یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن سرور بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

خریداران ممالک بیرون ... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام ہے ..... سے ر .... للہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب بشرط تصدیق ... للہ ر .... چار

بغیر چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج ہون گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے

منی آرڈر یا رجسٹری خط کا ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا

وکیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت

جلد ۶ | امرتسر ۷ شوال ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ | نمبر ۴۴

وکیل

امرتسر ۷ شوال ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۴۴

ای دل بچشم زخم حوادث فگار شو

ای چشم از تراوش دل آشکبار شو

ای لب بنوحہ نالہ جانکاہ سازدہ

ای سر بعرصہ خاک سر رہگذار شو

علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند

کاشتنکار کوئی ایسا امر نہین

جو ہر اعلے اور ادنے کا کلیجہ

نہلادے اس جان فرسا واقعہ اور ہوش ربا سانحہ کی پُرسوز کیفیت لکھنے اور علی وجہ الکمال حق تحریر ادا کرنیکے لئے کسی بڑے سے بڑے قادر الکلام مصنف یا اعلے سے اعلے قیافہ شناس انشا پرداز کی ضرورت ہے جو لوگون کے بشرون سے اونکی اندرونی حالت کا احساس کرسکے اور پھر اوسے عرصہ تحریر مین لاسکے۔ حق یون ہے کہ اردو اخبار بیچارے کو کس شمار مین ہین ہندوستان مین انگریزی اخبارون کو بھی یہہ روز بد کبھی نصیب ہوا کہ ایسے شفیق۔ رحمدل۔ نیکخیال۔ دلسوز۔ ہمدرد۔ اقبالمند بادشاہ کا نوحہ لکھین۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہین کہ انگریزی تاریخ بلکہ روئے زمین کی تاریخون کے صفحے ابتدا سے انتہا تک اولٹ والین تو بھی کسی سرزمین مین کوئی ایک تاجدار بھی ایسا نہ نکلے گا جو ہماری مادر مہربان کی خوبیون کو پہونچ سکے۔ اونکی معاملہ فہمی نیک طینتی عصمت۔ دلسوزی۔ اور سب سے بڑھکر اونکی اقبالمندی واقعی اونہین کا حصہ تھی۔ آڑے وقت مین ہر کہ مہ کے کام آنا۔ اور مصیبت کے وقت دامے درمے قدمے کی امداد سے دریغ نہ کرنا اونکی روزمرہ مین داخل تھا۔

کوئی ملک یا شخص ایسا نہ ہوگا جسکی تکلیف کا آوازہ بارگاہ قیصری تک خواہ کسی طرح ایک دفعہ پہونچ جائے اور پھر علیا حضرت کے کلمات تسلی آمیز سے شادکام نہ ہوا ہو جس قدر متعدد قومین مختلف مذاہب کی پیرو متضاد معتقدات کی تابعین۔ متبائین خیالات کے متقلد آپکے تحت نگین تھے۔ اوتنے کسی بادشاہ کو میسر نہین۔ مگر پھر بھی یہہ سب کے سب باوصف اس بُعد المشرقین کے اپنے خداوند مجازی کی نمک حلالی اور جوش عقیدت مین متحد الوصف اور ہمصفیر تھے۔ ان سب کے وسایل نجات جدا۔ طریق پرستش علیحدہ۔ رسم و رواج جداگانہ۔ طرز معاشرت بالکل ایک دوسرے سے ماورا ہے۔ مگر حسن اتفاق سے ایک کلمہ سب کے منہہ سے نکلتا تھا اور دل سے نکلتا تھا کہ کوئین وکٹوریا ہماری بادشاہ ہی نہین بلکہ ہماری شفیق مان ہے ہم ہندوستانی (عام اس سے کہ ہندو ہون یا مسلمان فطرتاً نمک حلال پیدا ہوئے ہین اور سلطان وقت کی خواہ وہ کسی مذہب دملت یا اوصاف کا ہو فرمانبرداری اور اطاعت ہماری گھٹی مین پڑی ہے) تو درکنار اگر اس وقت بوئرون اور اونکے سرغنون سے فرداً فرداً پوچھا جائے تو وہ اپنی آزادی یا پولیٹکل اقتدار کی نسبت خواہ کچھہ ہی کیون نہ کہین۔ مسٹر چیمبرلین یا لارڈ سالسبری پر کتنا ہی طعن و تشنیع کرین۔ مگر یہ کبھی نہ ہوگا کہ علیا حضرت کی شان مین کوئی سوء ادبی کا کلمہ زبان سے نکالین یا اونکے خلاف کوئی حرف گیری کرین۔ اونکی نیک طینتی۔ شرافت ذاتی۔ حسن نیت۔ کریم النفسی۔ اور سچی ہمدردی اونکے دلون مین ہی یقیناً ویسی ہی مرتسم ہے جیسی اون خانزاد خدمتگارون کے جنہین ہر وقت خدمت مین رہنے کا شرف حاصل تھا۔ جس طرح دنیا کی اور سب چیزین عارضی ہین اوسی طرح یہان کی رفاقت یا دوستی بھی چندروزہ ہوا کرتی ہے۔ بلکہ معظمہ نے تخت نشینی کے دن سے آجتک جس سے جو سلوک کیا وہ تریسٹھہ (۶۳) سال تک بدستور برقرار رہا۔ اور یہہ ایک ایسی بات ہے جو معاملات دنیا داری مین النادر کالمعدوم کا حکم رکھتی ہے۔

بادوستان تلطف بادشمنان مدارا۔ انکا کچھہ ایسا طبعی ہوگیا تھا کہ اوسے طبیعت ثانی کہنا مبالغہ مین داخل نہین۔ اور یہہ اسی شریف خصلت اور پسندیدہ عادت کا نتیجہ تھا کہ آپکے مبارک عہد مین انگلستان کے

خارجی تعلقات باوجود متعدد صف آرائیون اور جدال و قتال کے کبہی ایسے نہ ہوئے کہ مخالفون کو بہی کبہی یہ موقع ملا ہو کہ آپ کی نسبت کوئی ایسا کلمہ استعمال کر سکین جو آپ کی شان شہنشاہی کے شایان نہ ہو قسام ازل نے حکمرانی اور فرمانفرمائی کا سلیقہ کچہہ ایسے اسلوب سے عطا کیا تہا کہ بڑی بڑے باریک بین مدبر حیران تہے کہ الٰہی یہہ کیا بہید ہے کہ کوئین وکٹوریا گلیڈسٹون اور بیکنسفیلڈ جیسے مختلف الخیال آدمیون سے وزارت کا کام کامیابی کے ساتہہ لے رہی ہے اور یہہ بہی کبہی نہ کہلا کہ کوئی کام اونکے خلاف مرضی ہوا ہو حالانکہ دونون کے اصولون اور طرز حکومت مین آسمان و زمین کا فرق ہے۔ بڑے بڑے ریڈیکل بلکہ سلطنت اور سلطانون کے خونخوار دشمن، سوشلسٹ، نہلسٹ اور انارکسٹ جنکی خون آشام تلوارون سے جمہوری گورنمنٹون کے پریسیڈنٹ یا بادشاہون کی ناکردہ گناہ اور معاملات ملکی سے معطل بیویان بہی جانبر نہ ہو سکین۔ اس بااختیار قیصرہ کے حسن سلوک کے آگے کچہہ ایسے سرخم تہے کہ اتنی دراز مدت حکومت مین کسی کو یہہ حوصلہ نہ ہوا کہ آپ کو چشم زخم پہونچانے کی کوشش کرتا اور انگلستان کی جان نثار رعایا کے لئے یہہ کچہہ کم فخر اور مباہات کی بات نہین کہ اونکے شہنشاہ پر کسی ایسے شخص نے وار نہ کیا جو اصول کے رو سے اوسکی سلطنت کو مزیل آزادی سمجہتا ہو۔ اور جو ایک آدہ ناکام بزدلانہ حملہ ہوا بہی تو وہ ایسے شخصون کی طرف سے تہا جو آخر کار جوڈیشل تحقیقات کے رو سے مجنون اور فاتر العقل ثابت ہوئے۔

آداب سلطنت اور رعب جہانبانی کا یہان تک خیال پیش نظر تہا کہ آغاز سلطنت ہی مین جبکہ فرمانروائی کا ابہی پورا تجربہ بہی حاصل نہ تہا لارڈ بالمرسٹن جیسے کہن مشق مدبر کو ایسا دبایا کہ معاملات ممالک غیر مین پہر اوسے وہ مطلق العنانی نہ رہی جو وہ سمجہا ہوا تہا۔ آپکے اس اظہار اقتدار نے یہہ بات زمانے کو دکہا دی کہ ملکہ انگلستان بذات خاص اہم معاملات ملکی مین بہت بڑا حصہ لیتی ہین اور اپنی رائے صائب سے امور مملکت کا انفصال فرماتی ہین۔ اور اوس بیہودہ خیال کو دور کیا جو اون دنون لوگون کے دلون مین جاگزین تہا۔ بلکہ ابتک بعض کوتہ اندیشون کے دماغون مین سمایا ہوا ہے کہ انگلستان کا بادشاہ محض ایک شطرنج کا بادشاہ اور وزیرون کے ہاتہہ مین ایک کٹہہ پتلی ہے۔ یہہ تو خیر اگست سنہ ۱۸۵۰ء کا واقعہ ہے جبکہ تخت نشین ہوئے بارہ سال گذر چکے تہے۔ اور فی الجملہ کچہہ تجربہ بہی حاصل ہوا تہا عین آغاز سلطنت یعنی سنہ ۱۸۴۰ء مین وہ مشہور و معروف قصہ جو آخر مین بیڈ چیمبر کویسچن (مسئلہ خوابگاہ) کے نام سے مشہور ہوا اعلیحضرت کی استقلال طبع اور آزادی رائے کا شاہد ہے۔ اسکی حکایت اس طرح پر ہے کہ جب لارڈ ویلبورن نے وزارت سے استعفا دیا تو ملکہ معظمہ نے حسب قاعدہ فریق مخالف کے لیڈر سر رابرٹ پیل کو وزارت کے لئے ارشاد فرمایا۔ سر رابرٹ پیل نے باقی عہدے تو ملکہ معظمہ کے منشا کے مطابق اپنی جماعت مین تقسیم کئے۔ مگر اوسے یہہ دقت ہوئی کہ خاص اعلیحضرت کے مصاحبین خاص مین سے دو ایسی عورتین تہین جن مین سے ایک تو لارڈ نارمنڈی کی بیوی تہی جو وزارت سابق مین آیرلینڈ کا لارڈ لفٹنٹ تہا۔ اور دوسری لارڈ مورپتہہ کی بہن تہی جو اوسی وزارت مین آیرلینڈ کا چیف سکرٹری رہ چکا تہا۔ چونکہ ایسی دو عورتون کا بادشاہ کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہنا وہ اپنے مقاصد کے خلاف بلکہ مضر سمجہتا تہا اس سبب سے اُس نے چاہا کہ یہہ دو لیڈیان بہی اپنی خدمات سے علیحدہ ہون۔ ملکہ معظمہ کو یہہ امر اسلئے ناگوار طبع ہوا کہ ہمارے انتظام خانہ داری مین وزارت کو مداخلت کا استحقاق حاصل نہین چنانچہ اونہون نے اس بناء پر سر رابرٹ پیل کی استدعا نامنظور کی۔ رابرٹ پیل اپنی بات پر جمے رہے۔ لیکن کوئین نے اونکے اصرار کی مطلق پروا نہ کی۔ اور دوبارہ لارڈ ویلبورن کو ہی صدارت عظمی کا عہدہ عطا فرمایا۔ باوجود اس استقلال طبع اور پاس وضع کے جو شاہون اور شہنشاہون کیلئے ضروری ہین منکسر المزاجی اور تالیف قلوب کا مادہ مزاج اقدس مین اس قدر تہا کہ یہہ کہنا عین بجا بلکہ حکایت نفس الامری ہے کہ کوئین وکٹوریا اپنی رعایا کے دلون پر حکومت کرتی تہی۔ پیرانہ سالی مین جبکہ سن شریف ستر سے متجاوز ہو گیا تھا۔ آپنے محض اپنی ہندوستانی رعایا کی دلجوئی کے لئے اردو زبان کا سیکہنا اختیار کیا اور اس جودت فہم اور رسائی ذہن کی کن لفظون مین تعریف کی جائے کہ اس زبان مین فی الجملہ اتنی مہارت پیدا کر لی کہ معمولی گفت و شنید سے قاصر نہ تھیں۔ چنانچہ پچھلے دس سال مین جب کسی راجہ مہاراجہ یا نواب کو شرف ملازمت حاصل ہوا تو آپنے اُنہیں کی زبان مین اُنسے خطاب کیا۔ فقط اس تالیف کے مسئلہ کو یہیں تک محدود نہ رکہا۔ بلکہ اردو کے اُستاد منشی عبد الکریم کو بجائے منشی کے انڈین سیکرٹری کے لقب سے ملقب فرمایا۔ اور اُسکی یہان تک عزت افزائی فرمائی کہ آخر کار وہ دربار سلطنت میں بڑے بڑے پایہ کے امرا اور ارکین دولت کا محسود ہوا اُسکے لئے اور اُسکی ہندوستانی بیوی بچون کے لئے خاص محل شاہی کے احاطے میں وہ پردہ دار مکان بنوائے جن میں وہ اپنی شرعی پردہ داری کی رسموں کو بے تکلف ادا کر سکے۔ اور خود بنفس نفیس اُسکی آبرو افزائی کے لئے بارہا اُسکی بیوی کو دیکھنے کے لئے اُسکے مکان میں تشریف لیگئیں۔ اور ان ملاقاتوں میں اسلامی خیالات کا یہانتک لحاظ رکہا کہ پرنسس بیٹرس کے شش سالہ بیٹے کو اپنے ساتہہ لیجانے کی اجازت اس بناء پر چاہی کہ شرع اسلام کے رو سے اس عمر کا بچہ بوجہہ نامحرمی جا سکتا ہے یا نہیں؟ منشی عبد الکریم تو ایک رتبہ کا آدمی تھا اور اُسکی خاطر داری ایسے کریم النفس اور جوہر شناس بادشاہ سے بلحاظ اُسکے مرتبہ کے یقینی تہی۔ ہندوستان کے دو خانسامانوں کی یہانتک قدر افزائی کی کہ اُنہیں کے ہاتھ کا کہانا اب کچھ برسوں سے مطبوع خاطر تھا۔ اور سفر اور حضر میں فقط اُنہیں کو اس اعتبار اور عزت کی خدمت سپرد تھی جو سلاطین ماضیہ اور نیز موجودہ سلاطین کے ہاں بہت بڑے اعتبار اور بھروسہ کی خدمت سمجہی جاتی ہے یہ اُسی شفقت مادرانہ اور عطوفت بزرگانہ کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ اُسوقت جبکہ علیاحضرت کا سارا غمزدہ خاندان وارث تاج و نگین ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی رسم تخت نشینی کے لئے ایوان اوسبورن سے لنڈن میں تشریف لائے ہیں۔ فقط وہی اور وہی دو ہندوستانی جان نثار خادم ایک لیڈی کی معیت میں آپ کی نعش بیجان کی محافظت کے لئے متعین ہیں۔ اُن کے جوش عقیدت اور ایشیائی نمکحلالی نے اجازت ندی کہ جس شفیق آقا کی بدولت اُنہوں نے آرام اور امتیاز سے زندگی بسر کی اب اسوقت جبکہ اُسکا جسد بے روح چند دنوں کے لئے زمین پر مہمان ہے۔ اُسکی رفاقت چھوڑیں؟ ہان! بادشاہ میں ایسے اوصاف ہوں تو ہندوستان میں ایسے جان نثارون اور نمکحلالوں کی کمی نہیں۔!!!۔

آپ کی اس نیک طینتی اور حسن سلوک سے فقط وہی لوگ بہرہ یاب نہ تہے جنہیں ہر وقت خدمت میں رہنے کا شرف حاصل تہا۔ بلکہ یہ فیضان دور دور تک پہنچتا تہا۔ اور بارہا آپ ایوان اوسبورن اور جزیرہ ویٹ کے نواح میں اکثر مسکینوں اور بیواؤں کو اس طریق سے داد و دہش کر آتی تہین کہ اُنہیں عرصہ تک یہ پتہ نہ لگتا تھا کہ یہ کریم النفس لیڈی کون ہے؟ اور اکثر نے اُنہیں کوئی معمولی مشنری لیڈی سمجہا۔ اُن کے دست مبارک کے بنے ہوئے اونی کمبل ابتک سینکڑوں غریب گہروں میں موجود ہیں جو سردی کے آغاز میں آپ اپنے ہاتھ سے عادتاً تقسیم کیا کرتی تہین۔ غریب ہمسایونکی خبر گیری اور اپنے کاشتکارونکی عیادت بلکہ بسا اوقات تیمارداری اُن کی عادت میں داخل تہا

خوشمعاملگی کوئین وکٹوریا کا خاصہ تہا اور اُسکا سبق ایام طفولیت سے کچھ ایسا دلنشین ہو گیا تہا کہ عمر بھر کبہی نہ بھولا۔ صغر سنی میں جب کسی دوکان میں سے عزیزوں اور ہمجولیوں کے لئے کرسمس کے تحفے خرید رہی تہیں اتفاقاً ایک صندوق پر نظر پڑی جو بدرجہ غایت پسند خاطر ہوا۔ اور دوکاندار کو حکم دیا کہ اسے بھی گاڑی میں رکھدے مگر بیرونس لہزون نے جو آپ کی اتالیقہ تھی یہ کہکر ٹوکا کہ آپکے پاس جسقدر روپیہ تہا وہ صرف کر چکی ہیں جسوقت پہر روپیہ جمع ہو جائیگا تو اسکے لینے میں مضایقہ نہیں۔ آپنے فی الفور اُس نصیحت پر عمل کیا اور دوکاندار سے کہا کہ اگر تو اس صندوق کو تہوڑے دنوں تک ہماری لئے اپنے پاس رکھے تو ہم ضرور ہی خریدینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب دوسرے تیسرے دن آپکے پاس روزانہ جیب خرچ میں اتنا پس انداز ہوا تو وہ بکس خریدا۔ آپ اواخر عمر تک اکثر فرمایا کرتی تہیں کہ بیرونس لہزون کی یہ نصیحت ہمیں ابتک یاد ہے کہ جب تک انسان کے پاس کسی چیز کے خریدنے کے لئے فالتو روپیہ موجود نہو اوس وقت تک اُس چیز کا خریدنا ضرور نہیں۔ یہ اُسی خوشمعاملگی اور کفایت شعاری کا اثر تھا کہ آپنے تخت نشین ہوتے ہی اپنے والد مرحوم ڈیوک آف کینٹ کا سب قرضہ دام دام چکا دیا۔ حالانکہ یہ قرضہ ڈیوک نے اُسوقت لیا تھا جبکہ کوئین ابھی پیدا بھی نہ ہوئی تہیں۔ اور علاوہ عارض ہونے تمادی کے قرضخواہوں کو حوصلہ بھی نہ تھا کہ تقاضا کر سکیں۔

حق تو یہ ہے کہ ع ہر کسے را بہر کارے ساختند کا مشہور مصرع اُن کی طبیعت کے بالکل مناسب حال تھا۔ ایام طفولیت کی عادات اور روش سے ہر ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی بآسانی یہ نتیجہ نکال سکتا تھا کہ یہ اپنے وقت میں

بڑی عالیدماغ۔ صاحب سطوت اور نیکبخت شہنشاہ ہونگی۔ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے رفق و مدارا۔ حاشیہ نشینوں اور ندیموں سے لطف اور ملایمت۔ بیگانوں سے سلامت روی اُن کی جبلت میں تہا جو کسی خارجی تعلیم سے ہرگز نہیں ہوتا امور خانہ داری میں اُن کے دم سے وہ وہ اصلاحیں ہوئیں کہ یہ کہنا ذرا بھی مبالغہ میں داخل نہیں کہ کوئین وکٹوریا نے یوروپ کی خاتونوں کی طرز معاشرت میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ یوروپ کے تمام بادشاہی درباروں میں آپ کی تخت نشینی کے وقت تعیش اور کہالت کا ایسا چسکا پڑا تھا کہ کچھ ٹہکانا نہیں۔ اور خاص انگلستان کا دربار شاہی بھی جارج چہارم کی رنگین مزاج طبیعت کے سبب سے اس زہریلے اثر سے پاک نہ تہا۔ مگر کوئین وکٹوریا نے تخت پر بیٹھتے ہی اُسکی ایسی کایا پلٹ کر دی کہ تھوڑے ہی دنوں میں اراکین سلطنت اور عماید مملکت اور اُنکی عورتوں اور بہو بیٹیوں کا نقشہ ہی بدل گیا۔ اور اُن کے اخلاق اور روزمرہ میں ایک نئی روح پھونکی گئی جو بیسیوں ٹکٹوں اور سینکڑوں ریزولیوشنوں سے صورت پذیر نہو سکتی تہی۔ کثرت دولتمندی اور مردونکی رنگین مزاجی کے سبب سے عورتیں بالعموم آرام طلب اور کاہل ہو گئی تہیں۔ اور امور خانہ داری کی طرف متوجہ ہونا عار سمجہا جاتا تہا۔ اور بڑے بڑے امراء اور سوداگروں کی بیویاں دن رات کنگھی چوٹی کے پیچوں میں کچہہ ایسی اُلجھی رہتی تھیں کہ گھر کے ضروری کاموں کو ہاتھ لگانا دون منصب خیال کیا جاتا تہا۔ مگر کوئین وکٹوریا کی سادہ خانہ داری۔ اور اپنے شوہر کی دلی تابعداری۔ اور بچونکی مادرانہ پرورش نے معاشرت کی صورت ہی بدل دی اور اس نیکبخت عورت کے طرز عمل نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی وہ رہنمائی کی کہ جسکا اندازہ ہونا مشکل ہے۔ آپنے اپنے آٹھوں بچوں کو اپنا دودہ پلایا۔ اور دیگر امیرزادیوں کی طرح کبہی کسی اتا کی خدمتیں مستعار نہ لیں۔ اور باوجودیکہ ابتدائی عمر میں کثرت سے اولاد بھی ہوئی مگر سب کو اپنی خاص نگرانی اور ذاتی اہتمام میں پرورش اور تربیت کیا۔ اُن کی مصروفیت کی ایک مختصر حکایت اسطرح ظاہر ہوئی کہ امپریس فریڈرک موجودہ قیصر جرمن کی والدہ ایک دن کچھ کام کر رہی تھیں تو اُن کی مصاحب لیڈیوں میں سے کسی نے عرض کیا کہ حضور اتنی تکلیف کیوں فرماتی ہیں۔ ہم کنیزوں میں سے کسیکو حکم دیں تو ہو سکتا ہے جسکے جواب میں اُنہوں نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میری ماں کون ہے؟ اُسنے عرض کیا کہ حضور کسکو خبر نہیں کہ حضور کی والدہ کوئین وکٹوریا ہیں۔ جو انگلستان کی ملکہ اور ہندوستان کی قیصرہ ہیں۔ تو آپنے فرمایا کہ ہمیں بخوبی یاد ہے کہ ہم نے اپنی والدہ کو بارہا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ایک گود میں تو میرے بہائیوں یا بہنوں میں سے کسی ایک کو لئے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے ہاتھ سے کبہی کرسیاں اُٹھاتی ہیں۔ کبہی کچھ لکھ رہی ہیں۔ اور کبھی گھر کا کوئی اور کام کر رہی ہیں۔ پس مجھے جو اُن کی بیٹی ہوں ان معاملات میں اُن کی تقلید لازمی بلکہ عین فرض ہے۔ اپنے شوہر کی محبت کو عشق کے درجہ تک پہنچانا اسی نیکذات اور باعصمت خاتون کا کام تھا۔ اُن کا روزنامچہ دیکہنے والوں کو بخوبی معلوم ہے کہ وہ پرنس البرٹ کا نام کس محبت اور پیار سے لیتی ہیں۔ اور ایک سچے اور حقیقی عشق کو کس شوق اور بے تکلفی سے ظاہر کرتی ہیں۔ پاس وضع خواہ کتنا ہی ہو۔ مگر دلی ولولے چھپائے سے نہیں چھپتے۔ ایک موقع پر لکھتی ہیں کہ فلانی یونیورسٹی نے البرٹ کو فلانا علمی خطاب عطا کیا اور اُسکا مقررہ لباس بھی دیا۔ میں ایک کھڑکی میں فقط یہ دیکھنے بیٹھ گئی کہ وہ یہ لباس پہنکر ادہر سے گذریگا تو دیکھونگی کہ اُسکے بدن پر کیسا پہبتا ہے؟ بیرن سٹاک میر کو ایک خط میں لکہا کہ مجہے اپنے ماسٹر (آقا) کا دو روزہ فراق بھی سخت شاق ہے میں خدا سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجہے اُس سے پہلے ہی دنیا سے اُٹہالے۔ غرضیکہ یہ اور ایسے بیسیوں واقعات ہیں جو تھوڑی سی تلاش پر مل سکتے ہیں۔ اُسکے مرنے کا وہ سوگ رکہا کہ کیوں کوئی بیوہ رکہنے لگی۔ اور خاصکر ایسی بیوہ جو سامان تمول میں ایسی فارغ البال ہو۔ آج تک حالانکہ پرنس البرٹ کو فوت ہوئے چالیس برس ہو چکے ہیں۔ مگر اُسکی وفادار بیوی نے اپنے سر سے بیوگی کی چادر نہ اُتاری ۱۸۸۷ء میں جب گولڈن جوبلی ہوئی تو عوام کا یہ خیال تہا کہ آج تو ضرور ہی علیا حضرت اس ماتمی نشان کو چھوڑ دینگی۔ مگر جب وہ دعائے شکریہ کے لئے تشریف لائیں تو سر پر وہ سیاہ چادر برابر موجود تھی۔

پرنس البرٹ کے مرنے سے کچھ دنوں بعد جو کوئین تبدیل آب و ہوا کے لئے سکاٹلینڈ کو تشریف لیگئیں تو اُن کے روزنامچہ کا یہ فقرہ کلیجوں پر برچہی کا کام دیتا ہے وہ لکہتی ہیں کہ "میں اسمقام پر اپنے تینوں یتیموں کو لے کر پیادہ پا ہوئی"۔ ایک شہنشاہ وقت کا جسکے ایک اشارہ پر لاکہوں جاں نثار لہو بہانے کو تیار ہوں یہ فقرہ بے ساختہ لکہنا واقعی اُنہیں دلوں میں چٹکی لیگا جو چوٹ کھائے ہوئے یا درد آشنا ہوں۔ یہ محبت باوجود امتداد زمانہ کے کسی طرح کم نہوئی۔ چنانچہ انتقال کے بعد کی تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے اپنے خلف اکبر اور وارث تاج و تخت شہنشاہ ایڈورڈ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کو یہ وصیت خاصکر کی تھی کہ تم نے ایڈورڈ کا لقب اختیار کرنا اور البرٹ جو آپکا اصلی نام ہے اُس نام سے سکہ اور خطبہ کو زینت نہ دینا تاکہ یہ نام اُن کی وفات کے بعد بھی سلطنت کے مخمصوں سے ویسا ہی فارغ البال رہے جیسا کہ اُن کی حیات میں اُن کا پیارا شوہر (جن کا یہ نام ہے) رہا تھا۔

بڑے بڑے فلاسفروں کا قول ہے اور واقعی روزمرہ کا مشاہدہ اس مسئلہ کا موید ہے کہ عورتیں تسلیم و رضا کی پسندیدہ عادتوں سے مردوں کے مقابلہ میں طبعاً زیادہ تر بہرہ ور ہوئی ہیں۔ اور مصیبت کے وقت اُن کا رونا چلانا یا سینہ زنی کرنا فقط اس سبب سے ہوا کرتا ہے کہ رقت قلب اُن میں زیادہ ہوتی ہے اور اس رقت قلب کے سبب سے اُن کے اصلی شیوۂ صبر میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا۔ چنانچہ اُس خاص وقت کے گذر جانے پر جس حوصلہ اور استقلال سے وہ مصیبت کو جھیلتی ہیں وہ مردوں سے ہرگز نہیں ہوتا۔ مگر کوئین وکٹوریا نے جس علو ہمت اور استقلال طبع سے اپنی بیشمار مصائب کو برداشت کیا وہ فی الحقیقت حیرت انگیز ہے۔ ۱۸۶۰ء تک تو ان کی زندگی بڑی خوشی اور اللے تللے سے گذری۔ مگر اسکے بعد ایسے ایسے صدمے یکے بعد دیگرے پیش آئے کہ بڑے سے بڑے جگرداروں کی چہاتیاں شق ہوں۔ شفیق ماں کا سایہ یک بیک سر سے اُٹھ جانا اور اُس سے کچھ مہینوں بعد ہی پیارے شوہر کا دائمی فراق جسکی جدائی ایک آن واحد کے لئے بہی شاق تھی کیسے صبر شکن اور تاب گسل واقعات تہے۔ مگر اللہ رے علو ہمت اور بل بے سمو فطرت کہ مونہہ سے اُف تک نہ کی۔

وہ کون ہے جو مجہپہ تاسف نہیں کرتا ؛ پر میرا جگر دیکھ کہ میں اُف نہیں کرتا

اسی پر بس نہ ہوئی۔ پیرانہ سالی میں جبکہ اولاد کا داغ اُٹہانا قوت بشریت سے ناممکن ہے دو جوان بیٹوں اور بیٹیوں۔ پوتوں۔ پوتیوں اور دامادوں کا یکے بعد دیگرے دنیا سے ناکام اُٹھ جانا کیسے جانگداز واقعے ہیں۔ مگر آپکے صبر اور رضا میں فرق نہ آیا اور بڑی جوانمردی سے ان آفتوں کے آگے سینہ سپر رہیں اگر اُٹھائی نہ گئی تو یہ مصیبت اُٹہائی نہ گئی کہ اُن کی قوم کے ہزاروں بچے جو معناً اُن کی اولاد تہے ٹرانسوال میں ضایع ہوئے۔ یہ آخری صدمہ جو حقیقت میں ایک قومی نقصان تہا سوہان روح ہو گیا اور ایسی گرانمایہ لائیف کا خاتمہ کر گیا جسکی نظیر آج شمع لیکر دنیا بہر میں ڈہونڈہو تو ہرگز نہ ملیگی۔ (باقی آیندہ)

امپرس میموریل فنڈ اس موقع پر جبکہ کل وفادار اور جاں نثار مسلمانوں کے دل اپنی مادر مہربان ملکہ مکرمہ کے انتقال پر ملال سے غمگین ہو رہے ہیں اور اُنکی طبعی خواہش ہے کہ یہ غم ہمیشہ کے لئے تازہ رہے اور اسکے ساتہہ ہی کوئی ایسی سبیل بھی نکلے جو بنی نوع انسان کے لئے نافع ثابت ہو اور جس سے قیصرہ مرحومہ کی روح بھی خوش ہو۔ ہم یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ کل مسلمان محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے متعلق ایک فنڈ قایم کریں جسکا نام امپرس میموریل فنڈ ہو ہر ایک مسلمان علی قدر توفیق اُسمیں چندہ دے۔ جسوقت کافی روپیہ جمع ہو جائے تو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے گذشتہ اجلاس کے ریزولیوشن کے مطابق کانفرنس مذکور کے اہتمام سے تعلیم نسواں میں صرف کیا جائے۔ اس تجویز میں یقیناً کسی مسلمان نمکحلال کو اعتراض نہ ہوگا۔ ہم اپنی طرف سے بالفعل پچیس ۲۵ روپے اس فنڈ میں دینا تجویز کرتے ہیں۔ امید ہے کہ دیگر مسلمان بہی نہایت فراخدلی سے اس نیک تجویز میں چندہ دینگے جو اصحاب اس فنڈ میں روپیہ دیں وہ براہ راست نواب محسن الملک صاحب بہادر کی خدمت میں بمقام علیگڈہ بہیجکر ہمیں اسکی اطلاع دیں تاکہ وقتاً فوقتاً ہم اخبار وکیل میں اسکا اعلان کرتے رہیں۔ ہم نہایت خوش ہونگے اگر مسلمان عورتیں اس کار خیر میں کثرت سے شامل ہوں۔

سب سے اچھا پلسٹر - فلالین کا ایک ٹکڑا جو چیمبرلین کی درد کی دوا میں تر کر کے ماؤف جگہہ پر باندہا

Chamberlain's Pain Balm.

جاوے تو ہر قسم کے پلسٹر سے اچہا ہے۔ جب کمر یا پہلو یا چہاتی میں درد ہوتا ہو تو اس دوا کو آزماؤ۔ اغلب ہے کہ اسقدر جلد یہ تمہیں صحت دیگا کہ تم خوش ہو جاؤگے۔ درد کی اسی دوا سے وجع مفاصل بہی رفع ہو جاتا ہے ایک ہی دفعہ لگانے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور ہم

سلسلہ کیلئے دیکھو وکیل مطبوعہ ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء

آنکے بعد منشی نثار علی صاحب شہرت نے بیان کیا کہ سرسید مرحوم یونیورسٹی کے وجود کے سرے سے مخالف تھے چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کے خلاف انہون نے اپنی رائے ظاہر کی تھی۔

مولوی بشیر الدین صاحب نے اسکی تردید کی کہ سرسید مرحوم جیسا تعلیم کا شیدائی کبھی یونیورسٹی کا مخالف نہ تھا۔ ہان پنجاب یونیورسٹی کا طریق تعلیم (جو اوس وقت اوسکے بانی ڈاکٹر لیٹنر کے پیش نظر تھا) ہر ایک قومی ہوا خواہ کے خلاف طبع تھا اور اگر اس اعتبار سے سید صاحب نے اختلاف کیا تو اوس سے یہہ ہرگز لازم نہین آتا کہ وہ اصول کے رو سے اس کے مخالف تھے۔ یہہ تکرار کسی قدر بڑھ چلی تھی اور ممکن تھا کہ اور بڑھے۔ اتنے مین جناب خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب نے ساری معاملہ کو صاف کر دیا۔ انہون نے فرمایا کہ مین ابتدا سے انتہا تک انجمن پنجاب کا سکرٹری تھا اور منشی نثار علی صاحب اخبار انجمن پنجاب کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ جو ڈاکٹر لیٹنر کی سرپرستی مین تھا۔ ڈاکٹر مذکور انگریزی تعلیم کے مخالف تھے اور اونکی رائے مین ہندوستانیون کا انگریزی پڑھنا انگریزون کے رعب داب کے منافی تھا۔ اس سبب سے سرسید جو انگریزی تعلیم کے بہت بڑے حامی تھے اوسکے مخالف ہوگئے تھے۔ آخر کار انگریزی قایم رہی اور یونیورسٹی نئے اصول یعنی سرسید کے اصول کے مطابق قایم ہوئی۔ اور ڈاکٹر لیٹنر کو لاہور تک چھوڑنا پڑا۔ بعد ازان نواب محسن الملک نے ایک برجستہ تقریر مین سرسید کے خیالات کا تذکرہ فرمایا۔ اور ۱۸۸۲ء کی سلیکٹ کمیٹی کے تواعد کی کچھہ عبارت سند کے طور پر پیش کی اور سرسید مغفور کے لیکچر ۱۸۹۴ء کا بھی حوالہ دیا۔ آخر کار پریسیڈنٹ صاحب نے بھی چند شستہ الفاظ مین اسکی تائید کی۔

جناب صاحبزادہ شوکت علیصاحب نے ایک تمہیدی تقریر کے بعد مجوزہ یونیورسٹی کے لئے چندہ کی درخواست کی۔ چنانچہ حسب ذیل رقومات وصول ہوئین اور لکھی گئین :-

شوکت علی صاحب بی۔ اے (سپیکر) ایک وظیفہ دو سال کیلئے ماہوار ۵ر۔ قاضی عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر علیگڈھ تقریر سے متاثر ہوکر ۵ر۔ مولوی محمود خان صاحب رئیس بیکا سرائے تقریر سے متاثر ہوکر ۵ر۔ شیخ عبد القادر صاحب بی اے ینگ چیف آف بہاولپور کی طرف سے ماہ ۵ر۔ منشی امیر حسن صاحب سٹیشن ماسٹر مراد آباد انجینیری یا سب آرڈی نیٹ کلاس کیلئے برائے چار سال سالانہ ۵ر۔ خان بہادر ڈپٹی برکت علی خان صاحب لاہوری ماہ ۵ر۔ بشارت اللہ صاحب طالب علم مراد آباد ۴ر۔ یہ رقم نواب عماد الملک بہادر پریسیڈنٹ نے لے ۵ر مین خریدلی)۔ منشی نثار علی صاحب شہرت ۵ر۔ صاحبزادہ محمود علیخانصاحب نے یہ دو روپئے ۵ر مین خرید لئے) ایک اور صاحب نامعلوم الاسم ۵ر۔ سید صغیر حسین صاحب ۵ر۔ اور صہ ماہوار کا وظیفہ۔ جناب سخر صاحب شاعر طہرانی دو صد جلد کتب (قیمت فی نسخہ ۵ر) حاجی یوسف خان صاحب نے انہی مین سے ایک کتاب خریدی بقیمت ۵ر۔ ایک صغیر سن لڑکا مسمی علیم (کالج کے طالب علم کا لڑکا تھا) ۵ر۔ اسکو نواب فتح نواز جنگ بہادر نے ۵ر مین خرید لیا۔ حکیم محمد حسن صاحب ملازم ریاست رام پور ۵ر۔ (جو پریزیڈنٹ صاحب نے لے ۵ر مین خرید لئے)۔

اس موقعہ پر یہہ ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ جب بشارت اللہ طالب علم مراد آباد والے بہ نیلام ہو رہے تھے تو بولی دیتے ہوئے ایک نوجوان کے مُنہہ سے بیساختہ ایک ہزار روپیہ نکل گیا۔ مگر وہ بیچارہ اتنی مقدرت نہ رکھتا تھا مگر اسکی زبان کے پاس خاطر سے اسی وقت ایک ہزار روپیہ فنڈ کے نام سے ایک فنڈ کھول دیا گیا جسمین حسب ذیل رقومات وصول ہوئین :-

اس نوجوان نے جو اس فنڈ کے اجراء کا باعث ہوا۔ ۵ر۔ پنڈت سیتا رام ۵ر۔ آفتاب احمد خانصاحب پریزیڈنٹ صاحب ۵ر۔ حافظ سرفراز خانصاحب ۵ر۔ شیخ عبد اللہ ۵ر۔ اڈیٹر اخبار البشیر ۵ر۔ مفتی فدا محمد صاحب ۵ر۔ صاحبزادہ محمود علیصاحب ۵ر۔ محمد یوسف صاحب ۵ر۔ صاحبزادہ صاحبزادہ محمود علیصاحب ۵ر۔ حکیم محمد اجمل خانصاحب ۵ر۔ لالہ پربھو دیال ۵ر۔ محمد اسمٰعیل صاحب بیرسٹر ۵ر۔ منشی ارشاد الدین صاحب ۵ر۔ برکت علیخانصاحب ۵ر۔ غلام محمد صاحب ۵ر۔ مسٹر واحد علیصاحب ۵ر۔ صاحبزادہ پیارے صاحب ۵ر۔ ایک صاحب نامعلوم الاسم ۵ر۔ برخوردار عبد السلام ولد مولوی عبد الرؤف ۵ر۔ نامعلوم الاسم ۵ر۔ حافظ فیروز الدین احمد بی۔ اے ۵ر۔ عبد الرحیم خانصاحب طالب علم ۵ر۔ منشی عبد العزیز صاحب اڈیٹر روہیلکھنڈ گزٹ بریلی ۵ر۔ سید وزیر علی صاحب ۵ر۔ محمود خانصاحب ۵ر۔ صفدر علیخانصاحب ۵ر۔ میر عبد الوحید صاحب ڈپٹی کلکٹر امرتسر ۵ر۔ محمد عظمت اللہ خانصاحب سکرٹری بورڈ ۵ر۔ ڈیفنگ کلب علیگڈھ فرسٹ ایر کلاس کیطرف سے موہن لال طالب علم ۳ر۔ وقار الملک مولوی مشتاق احمد صاحب ۵ر۔ سلطان علیصاحب ۵ر۔ شیکسپیر ریڈنگ کلب تہرڈ ایر ۵ر۔ احسان حسین صاحب تحصیلدار غازی پور ۵ر۔ محمد بشیر علی ولد برکت علیخانصاحب ۵ر۔ لالہ ڈوری لال صاحب بخشی ریاست رامپور ۵ر۔ ایک اور طالب علم ۲ر۔ میر ولایت حسین حبیب اللہ خانصاحب ۵ر۔ رحمن حسین خانصاحب نے ۵ر کے علاوہ ایک گھڑی بھی دی۔ قیمت گھڑی جو خواجہ احمد شاہ صاحب نے خریدی ۵ر۔ زمان مہدی خانصاحب ۵ر۔ سید مرتضی خانصاحب ۵ر۔ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر ۵۰ جلد ناول۔ ریپوٹران اخبارات اردو نے باہم جمع کرکے ۵ر۔ صاحبزادہ میر یحیی صاحب نے مختلف اشخاص سے جمع کرکے ۵ر۔ ثناء حسین صاحب ضلعدار نے ایک گھڑی نقرئی دی۔ بدہو خانصاحب ۵ر۔ آغا محمد حسین خانصاحب ایک گھڑی۔ مولوی بہادر علیصاحب سید محمد ابراہیم صاحب وکیل رامپور ۵ر۔ مولوی امجد علیصاحب اڈیٹر نیر اعظم مراد آباد ۸ عدد کتاب۔ جلسہ جہل مرکب آٹاوہ کی طرف سے ۵ر۔ ایک طالب علم ۴ر۔ محمد یوسف خان صاحب ۵ر۔ چوہدری امیر حسن صاحب ۵ر۔ صاحبزادہ پیارے صاحب بہادر ۵ر۔ مہر شاہ خانصاحب چار سال کے لئے ۵ ماہوار۔ قاضی عزیز الدین صاحب ۵ر۔ محمد جان صاحب ۵ر۔

جب یہ فہرست مرتب ہوئی اور چندہ بھی وصول ہوا تو اوسدن کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

۲ بجے دوسرے اجلاس کے وقت مولوی نذیر احمد صاحب پلیڈر راولپنڈی نے چندہ کی فراہمی کی یہہ سبیل بیان کی کہ فصل کے موقع پر اگر استمداد کیجائے تو زمینداروں سے بہت کچھہ وصول کرنے کی امید ہے نواب محسن الملک نے کہا کہ یکم فروری سے دو ماہ تک برابر دورہ کرونگا۔ بعد ازان مسٹر ٹاٹا کی عدیم النظیر فیاضی کا ذکر خیر کیا اور اونکی ہمت اور سخاوت کی تعریف کی۔ اور حاضرین کو پُرزور الفاظ مین مجوزہ یونیورسٹی کے قیام کے لئے چندہ دینے کی تحریک کی۔ چنانچہ سب سے پہلے مسٹر واحد علیصاحب پیشکار رامپور نے ایک سو روپیہ دیا۔ اور بعد ازان رقومات ذیل وصول ہوئین :-

مولوی نور احمد صاحب نور مدرس انبالہ ۵ر۔ نواب عماد الملک صاحب پریزیڈنٹ جلسہ ۵ر۔ حکیم اجمل خانصاحب ۵ر۔ مولوی محمود خان صاحب بیکانیری ۵ر۔ منشی نثار حسین صاحب ضلعدار نہر ۵ر۔ منشی فدا حسین صاحب

گذشتہ برسون مین ہزارون آدمیون نے نزلہ زکام کیلئے چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی استعمال کی ہے جہان تک ہمین معلوم ہے ان مین سے ایک کو بھی نمونیا نہین ہوا ٹامسن ویفیلڈ اور کمپنی ۲۴۰ دیاش ریونیو چگا گو جو اس شہر مین بڑے مشہور دواؤن کے عمدہ فروش ہین وہ اسکی نسبت یون کہتے ہین کہ ہم ہر مرض مین بہت سی صورتون مین چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی کی سفارش کرتے ہین۔ کیونکہ اس سے نہ صرف فوری اور کامل صحت ہوجاتی ہے بلکہ یہ مرض مذکور سے نمونیا پیدا ہونے کو بھی روکتی ہے۔ +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

دمہ کو کسطرح شفا ہو مسٹر آلاگرے جو آرمینیا ڈچس کونٹی نیویارک کے قریب رہتے ہین یون لکھتے ہین کہ جسقدر دوائین مین نے آجتک استعمال کی ہین اون مین سے چیمبرلین کی کھانسی کی دوائی سب سے اچھی ہے۔

Chamberlains Cough Remedy.

بچونکی مرض دمہ کیلئے یہ دوا بہت اچھی ہے اور اس سے ہمیشہ صحت ہوتی ہے۔ جونہی بچے کی آواز پلٹنے لگی اگر اوس وقت یہ دوا دیجاوے یا جس وقت کھانسی شروع ہوجائے اوسکے بعد ہی دیجاوے تو اس سے مرض کا حملہ رک جاتا ہے اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے اور کھانسی کی دوائی کی ایک بوتل پاس رکھنی چاہیئے تاکہ جونہی علامات مرض ظاہر ہون دوا دیجا سکے۔ +

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

مار نقد اور ۱۰ کا وعدہ جملہ چار صد روپیہ۔ حاجی محمد یوسف خانصاحب خوراک فنڈ بعد وظیف للعہ ۔ چودھری امیر حسن صاحب ایک وظیف دو سال کیلئے ماہوار ۵ صاحبزادہ پیارے صاحب وظائف مین یک صد۔ صاحب زادہ مصطفے علی صاحب ولد صاحب زادہ محمود علیصاحب مار تعلیم نسوان کیلئے۔ تہور شاہ خانصاحب رام پوری ایک وظیفہ دو لم کیلئے ۵ ماہوار۔ مولوی عبد الحلیم شاہ سٹریمویل فنڈ مین مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار سے وصول ہوکر ۵۰ حمید اللہ خانصاحب رئیس ضلع ایٹہ ۵ محمد نسیم صاحب یں وظائف کیلئے ماہ ۵ سے ۵ مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب وکیل لکھنؤ ۵ آفتاب احمد صاحب ممبر جلسہ جہل مرکب ۵ مولوی ہدایت علیصاحب

بعد ازان چودھری خوشی محمد صاحب نے اپنا قصیدہ پڑھا جو صاحب موصوف نے نواب صاحب والی رامپور کی تعریف مین لکھا تھا۔ اس قصیدہ کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ مولوی خوشی محمد صاحب حالانکہ انگریزی اور دیگر علوم متداولہ مین ید طولی رکھتے ہین۔ مگر پھر بھی سبدار فیاض سے طبع موزون لیکر آئے ہین۔ اور ذوق سلیم اور وجدان صحیح رکھتے ہین۔ اور یہ بات آجکل کے نئے تعلیم یافتون مین بہت کم ملتی ہے۔ معلومات شعری نہایت عمدہ۔ روزمرہ بالکل صاف زبان بہت پیاری۔ اور طرز بیان نہایت دلکش ہے اور یہی باتین شعر کی جان ہین۔ مولویصاحب جب قصیدہ پڑھ چکے تو نواب محسن الملک بہادر نے نواب کلب علیخان مرحوم و مغفور کی نسبت بیان کیا کہ اونہون نے اوس وقت پر کالج کیلئے تیس ہزار روپیہ عطا فرمایا تھا۔ جب کوئی تیس روپیہ تک نہ دیتا تھا۔ اور سب سے پہلے سو روپیہ کا وظیفہ حضرت ہی عطا کیا تھا۔ اوکے بعد نواب صاحب حال نے بھی سب سے بڑی رقم پچاس ہزار روپیہ کی مجوزہ یونیورسٹی کیلئے عطا کی۔ بعد ازان جناب محمد یوسف خانصاحب رئیس و تالوی نے ایک مطول تقریر مین منشی نثار علیصاحب کی تردید کی۔ اور سید صاحب کی بعض تقریرون کا حوالہ بھی دیا۔ اور یہ ثابت کرنیکی کوشش کی کہ سرسید مرحوم یونیورسٹی ایجوکیشن کے بہت بڑے حامی تھے۔ اس وقت مسٹر رحمت اللہ صاحب رئیس مرادآباد نے مبلغ ۵ روپیہ عطا کیے۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

آج شب کو انجمن النوص کا جلسہ تھا۔ مین مزمل الدین صاحب نے پہلے اپنی نظم پڑھی۔ اوسکے بعد مولینا حالی نے اپنی ایک پرانی نظم پڑھی۔ اور پھر قاری سراج الدین صاحب نے ایک ظرافت آمیز نظم پڑھنے خیر نقل اتاری۔ پھر مولانا شوکت علی نے ایک ایسی ہی نقل کی۔ اور پھر سید حسین اور میر یحیی طلباء علیگڈھ کالج نے کچھ نظمین پڑھین۔ اور کچھ تقلین اتار کر اس جلسہ کو ختم کیا۔

(۳۰ دسمبر) آج شمس العلماء حافظ نذیر احمد صاحب کا لیکچر تھا۔ مولانا کی فصاحت اور بلاغت اقطاع عالم مین مشہور ہے لوگ پہلے ہی سے موجود تھے۔ مولویصاحب نے فرمایا کہ جب تک چندہ کی دعوت نہ ہو مین لیکچر شروع نکرونگا۔ اس وقت سب سے پہلے ہمارے رپورٹر نے ابتداء کی اور اوس کے بیٹھتے ہی روپیہ آنا شروع ہوا جب مولینا اپنے لیکچر سے فارغ ہوئے تو ایک صاحب نے عطر کا ایک شیشہ مولینا کی نذر کیا۔ مولینا نے وہ شیشہ بجنسہ صاحب پریسیڈنٹ کے حوالہ کیا۔ صاحب پریسیڈنٹ نے نیلام کا حکم دیا۔ اور نیلام مین نواب محسن الملک بہادر نے جو اجتک کانفرنس کو بتائیس ہزار روپیہ کی رقم دیچکے ہین سو روپیہ مین خریدا۔ اس سو روپیہ کو ہزار روپیہ والی رقم مین شامل کرکے کل پانسو روپیہ ہوگیا تھا۔ باقی پانسو روپیہ صاحب پریسیڈنٹ نے اپنے پاس سے دینے کا وعدہ کرکے اسطرح ایک ہزار روپیہ پورا کردیا۔ اس وقت مولوی ظہیر علیصاحب وکیل بریلی نے ۵ اور حبیب اللہ خانصاحب نے ۵ غریب بچون کیلئے عطا کیے اور پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے اجلاس کیوقت رزولیوشن نمبر ۷ و ۸ و ۱۰ و ۱۲ پیش ہوئے جو درج ذیل ہین:- ہمین

ریزولیوشن نمبر ۷۔ اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ مسلمانان ہند کی تمام کوششین اسبات مین صرف ہونا چاہئے کہ علیگڈھ مین ایک محمڈن یونیورسٹی قایم ہو۔ محرک تہیو ڈور ماریسن صاحب بہادر۔ موید نواب عماد الملک بہادر۔

ریزولیوشن نمبر ۸۔ بدین غرض کہ کانفرنس کا کام عمدہ طریقہ سے چلے۔ یہ مناسب ہے کہ ایک جداگانہ کانفرنس اغراض ذیل کیلئے قایم کیا جاے:-

(۱) تقرر ایک تنخواہ دار مستقل اہلکار کا بماتحتی آنریری سیکرٹری کے۔

(۲) تقرر تنخواہدار ایجیٹیٹون کا واسطے اشاعت اغراض و مقاصد کانفرنس کے۔

(۳) اجراء کسی اخبار کانفرنس کا۔

محرک نواب عماد الملک بہادر۔ موید شیخ عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی۔

ریزولیوشن نمبر ۱۰۔ اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ قوم کی تعلیمی حالت درست کرنیکو لیئے یہ ضروری ہے کہ قوم کے ہونہار اور لایق طلبا کو وظائف دیکر اونکو اعلے تعلیم دیجاے۔

محرک نواب محسن الملک بہادر۔ موید نواب وقار الملک بہادر۔

ریزولیوشن نمبر ۱۲۔ ریزولیوشن نمبر ۳ جو ۵۹ء کی کانفرنس مین پیش ہوا تھا کہ (اس کانفرنس کی رائے مین جو تعلیم بنگال کے مدارس مین دیجاتی ہے وہ مسلمان نوجوانون کی صحیح تربیت کیلئے کارآمد و مفید نہین بنابرین اس کانفرنس کی رائے مین ان مدارس کی نصاب تعلیم مین ضروری تغیر و تبدل کرنیکے لیئے گورنمنٹ سے درخواست کی جاے) اسکو دوبارہ پیش کیا جاے۔

محرک منشی سخاوت حسین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ موید مولوی واحد حسین صاحب ایڈیٹر مسلم کرونیکل

مولوی واحد حسین صاحب ایڈیٹر مسلم کرونیکل نے اپنا ریزولیوشن نمبر ۱۲ انگریزی مین پیش کیا۔ اور اوسکے ساتھ ایک فصیح و بلیغ تقریر مین اوسکے مقاصد کو ذہن نشین کرایا۔ شیخ عبد القادر صاحب نے اس تقریر کا ترجمہ اردو مین کیا اور بعد ازان اوسکی تائید بھی کی۔ بعد ازان نواب محسن الملک بہادر نے سالگذشتہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ یہ رپورٹ کے خاتمہ پر نواب عماد الملک پریسیڈنٹ نے آخری تقریر کی۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ ہمین اس جداگانہ کانفرنس کے جسکا تخم ہم نے بویا ہے جو آج ہوا دینے والی ہے۔ مگر خوشی اس بات سے ہے کہ اس کانگریس مین عملی کارروائی ہوئی۔ اور جیسا عملی فایدہ اس سے ہوا ہے وہ اور کہین نہین ہوا۔ آپنے نواب صاحب بہادر۔ شیخ عبد الغفور خانصاحب۔ حکیم محمد اجمل خانصاحب۔ صاحبزادہ محمود علیخانصاحب اور صاحبزادہ مصطفے خانصاحب کا شکریہ مناسب الفاظ مین ادا کیا۔ اور بعد ازان اون طالب علم کا شکریہ ادا کیا جسکے سبب سے ایک ہزار روپیہ جمع ہوا۔ اسکے بعد جمع حاضرین کو مخاطب کرکے اونکا شکریہ ادا کیا۔

صاحبزادہ محمود علی خانصاحب نے تمام کی طرف سے جواب مین نواب صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جب اس امر کی اطلاع سر سٹریچی لیپٹنٹ گورنر صاحب بہادر کو ہوئی تو نواب محسن الملک بہادر نے اوٹھ کر بیان فرمایا کہ سید علی امام صاحب ممبر ہین اور آیندہ سال کی کانفرنس کو بمقام پٹنہ مدعو فرماتے ہین اور چونکہ وہ ممبر ہین بالعموم ہر جلسہ طاعون کا ذکر ہوتا ہی اس واسطے تجویز فرماتے ہین کہ آیندہ کانفرنس بجاے دسمبر کے اکتوبر مین منعقد ہو۔ یہ تجویز پاس ہوئی۔ نواب عماد الملک نے تجویز کی اور جمیع حاضرین نے زور سے تائید کی کہ آیندہ اجلاس کے پریسیڈنٹ بھی نواب صاحب ممدوح ہی ہون۔ نواب صاحب نے کمال شفقت سے منظور فرمایا۔ اور حاضرین نے نعرہ خوشی بلند کیا۔ اسکے بعد صاحب ممدوح نے گورنمنٹ انگریزی کی برکتون کا ذکر کرکے اوسکی رعایا پروری اور آزادی پسند پالیسی کا اظہار شکریہ کیا۔ اور حضرت قیصر ہند کیلئے تین چیرز ہوئے۔ اسیطرح فرمانفرما ریاست کیلئے بھی تین چیرز۔ اور بعد ازان صاحب پریسیڈنٹ اور نواب محسن الملک و غیرہ حضرات کیلئے تین تین چیرز ہوئے۔ اور کانفرنس ۱۹۰۰ء کا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اوسی شب کے ریاست کیطرف سے ایک خاص گارڈن پارٹی دیگئی جس مین حضور پرنور بنفس نفیس تشریف فرما ہوئے اور وہ اراکین کانفرنس سے ملاقات فرماکر واپس تشریف لیگئے۔ اس موقع پر مولینا حالی نے اپنی ایک نظم پڑھی اور اراکین اور مہمان ریاست نے دو ہزار سے کچھ اوپر نقد رقم نواب محسن الملک کی خدمت مین پیش کی کہ اس رقم سے دو بورڈنگ ہوس کے کمرے تعمیر کیئے جائین جو حضور پرنور کے مشکوی معلی مین ولیعہد کے مولود مسعود کی مبارک یادگار مین تیار کیے جائینگے۔

اگرچہ اس کانفرنس کی روداد لکھنے مین ہمنے حق وقایع نگاری کما حقہ ادا نہین کیا۔ اور ہر ایک بزرگوار کی تقریر بہ تفصیل لکھنے مین قاصر رہے کیونکہ نہ تو ہمارے پرچہ مین اتنی گنجایش تھی۔ اور نہ شارٹ ہینڈ رائٹنگ کا طریق ابھی تک اردو مین رائج ہے (جو عجب نہین کہ محمڈن یونیورسٹی کی تجویز کے عمل پذیر ہونے پر جاری ہو) مگر جہانتک ممکن تھا ہمنے ہر ایک صاحب کے خیالات کی تلخیص مین دیانت سے کام لیا ہے۔ اور امید ہے کہ باضابطہ رپورٹ کی اشاعت تک ہماری رپورٹ اون براہمان دینی کو باخبر رکھیگی جو اس قومی مجلس مین بذات خاص شامل نہ ہوسکے۔

ہمین بڑی خوشی جو اس مجلس مین حاصل ہوئی وہ یہ ہے اور ہمین ہمین نواب عماد الملک اور دیگر سرآوردہ ممبران کانفرنس سے بالکل اتفاق ہے۔ کہ اس کانفرنس مین وہ الزام ایک حد تک رفع ہوگیا جس کا سب سے پہلے ہم نے اپنی پرچہ مطبوعہ ۱۲ دسمبر مین ذکر کیا تھا۔ اور جو اس بارہ مین تھا کہ خالی باتون سے کچھ نہین ہوتا کچھ ہاتھ بھی کرنا ضرور ہے۔ اور جسکو مولینا عبد الرزاق نے کن یدا و لا تکن لسانا کی خوبصورت پیرایہ مین ظاہر کیا۔ ہم امید بلکہ یقین کرتے ہین کہ اگر عملی کارروائی اسطرح ہوتی رہی تو یہ مجلس مسلمانون کے حق مین غایت درجہ مفید و بار آور ثابت ہوگی۔

یہ ہفتہ بالعموم ہندوستان بلکہ کل ممالک محروسہ کیلئے ایسا منحوس رہا ہے جس کا جواب نہین مختلف اقطاع عالم مین جو کچھ اظہار رنج و ملال ہوا ہے وہ اخبارات کو دیکھنے والون سے پوشیدہ نہین۔ خاص امرتسر مین جب علیا حضرت کی علالت طبع کی خبر بذریعہ تار برقی ۲۰ تاریخ کو معلوم ہوئی۔ تو امرتسر والون مین سے سب سے پہلے میان غلام قادر صاحب رئیس اعظم نے ایک اعلان اس مضمون کا شہر مین شایع کیا کہ تمام مسلمان عید کے دن عیدگاہ اور دیگر مساجد مین جمع ہو کر دوگانہ عید سے پہلے اپنی مادر مہربان کے حصول صحت اور بقائے عمر کیلئے بارگاہ الٰہی مین دعا کرین اور ہمنے بھی اسی مضمون کا ایک ضمیمہ اخبار کے ساتھ اپنے ناظرین کی خدمت مین روانہ کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ جہان جہان یہ ضمیمہ پہونچا۔ وہانکے لوگون نے اپنے اپنے شہرون مین اس حق نمک کو خلوص نیت اور بڑی گرمجوشی سے ادا کیا اور امرتسر کی عیدگاہ مین مسلمانونکی ایک جماعت نے جو تعداد مین پندرہ ہزار سے کسیطرح بھی کم نہ تھی۔ اور علاوہ اسکے شہر کی تمام مسجدون مین دس بجے کے قریب بڑے عجز سے دعائین مانگین۔ اوس دن قریب بارہ بجے دن کے میان صاحب موصوف کے پاس براہ راست ایک تار اس مضمون کا آیا کہ آج کسیقدر افاقہ ہے اس سے ہر اخبار ہون کی پژمردہ طبیعتون مین کچھ رونق سی آگئی۔ اور عام لوگونکی جو اس مژدۂ جانفزا کے چشم براہ تھے جان مین جان آئی۔ اور دل ہی دل مین خوشیان ہونے لگین کہ مخلصانہ دعاء اجابت سے مقرون ہوئی۔ اور خستہ دلون کے زار نالے بارگاہ کبریائی مین مقبول ہوئے۔ مگر کس کو خیال تہا کہ کارکنان قضا و قدر کسی اور ہی فکر مین ہین۔ اور مقدر یون ہے کہ آج ہی شب کو ہمارے سر پر سے ہما کا سایہ اوٹھ جائے۔ چنانچہ دوسرے دن دوپہر کو جب تمام مسلمان ٹرکے میلہ کی تیاریان کر رہے تھے یک بیک آسمان ٹوٹ پڑا اور یہ خبر آئی کہ علیا حضرت کا کل شام کو ایوان اوسبورن مین شنقار ہو گیا۔ وہ کل کی عارضی خوشی جسکی تائید بھی ایک دو تارون سے بعد مین ہو چکی تھی یک قلم ماتم اور سخت ماتم سے مبدل ہو گئی۔ اور روز روشن مین دنیا تاریک ہو گئی۔ ہر ایک چہرہ پر اداسی اور بے رونقی برسنے لگی۔ اور یہ مجلس جو ابھی ابھی سر بسر بزم چراغان تھی۔ بزم ماتم اور غمکدہ بنگئی۔ اوسیوقت ٹرکا میلہ جسکی تیاریان معمولی ساز و سامان سے ہو رہی تھین بند ہوا۔ اور بجائے اسکے ہزارون آدمی قیصرہ ہند کے سٹیچو کے پاس جو شہر کے وسط مین قیصر باغ کے اندر نصب ہے اظہار ملال کیلئے جوق در جوق جمع ہونے لگے۔ اوس وقت کے تاسف کا اندازہ واقعی وہی لوگ کر سکتے ہین جو ابتدا سے انتہا یعنی دوپہر سے شام تک وہان موجود رہے۔ ہزارون مرد اور عورتین آتے تھے اور ایک حسرت بھری نگاہ اور حرمان زدہ آنکھون سے اوس صورت بیجان کے آگے اپنے دلی ولولون کو نکالتے تھے۔ کوئی آنکھ ایسی دکھائی دیتی تھی جو اشک آلود نہ ہو۔ اور کوئی قلب ایسا نظر نہ آتا تہا جو درد آشنا نہ ہو۔ یونین کلب نے تو وہین اپنا ماتمی جلسہ کیا۔ اور ٹمپرنس سوسائٹی نے بابو گھنیا لعل کے منڈوہ مین اپنے غم و رنج کا اظہار کیا۔ اور میر کرامت اللہ صاحب میر خلف میر اسد اللہ صاحب مرحوم نے ایک نوحہ جو اس موقع کیلئے موزون تہا پڑہا۔ دوسرے دن انجمن اسلامیہ ہندو سبہا کی طرف سے ایک عام جلسہ کی دعوت ہوئی۔ اگرچہ اشتہار مین دو بجے کا وقت مقرر تہا مگر لوگون کو صبر کہان۔ وقت سے پہلے ہی وہان پہونچ گئے۔ سب سے پہلے لالہ گوپالداس صاحب بہنڈاری وکیل اور سیکرٹری ہندو سبہا نے ایک جامع اور پر درد تقریر مین علیا حضرت کے انتقال کا افسوس کیا۔ اور آپکے مبارک زمانہ اور حسن اخلاق کا مناسب تذکرہ کیا۔ بعد ازان مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے کسیقدر طوالت کے ساتھ اونکے محاسن کی تفصیل کی۔ اسکے بعد ایک سکھ صاحب سنگھ سبہا نے اونہین الفاظ کو دوہرایا۔ اسکے بعد پادری سیکنڈری صاحب نے آپکے اخلاق حسنہ اور عادات پسندیدہ کا بیان ایک دلسوز لہجہ مین کیا۔ ازان بعد ایک اور صاحب نے بھی اسی مضمون پر کچھ کہا۔ اسطرح پر یہ مجلس ختم ہوئی۔ دوسرے دن شہر کے بعض رئیس صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت مین ادائے رسم تعزیت کیلئے گئے۔ اس موقع پر مسلمانون مین میان غلام قادر صاحب اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب نے اور ہندون مین رائے بہادر لالہ گاگرمل صاحب اور لالہ گوپالداس صاحب بہنڈاری نے خاص طور پر سرگرمی دکھائی جو واقعی اونکی حیثیت کیلئے موزون اور ضروری تھی۔ سردار بھگوان سنگھ صاحب آنجہانی کی رانی صاحبہ نے اپنے مکان پر ایک سیاہ ماتمی علم نصب کر کے نمکحلالی اور جان نثاری کا ثبوت دیا۔ واقعی ایک ایسے شہر مین جو سکھونکا مرکز ہے ایک سربرآوردہ سکھ سردار کے گھر مین ایسا ہونا نہایت موزون تہا۔ اور یہ منشی بدر الدین صاحب مختار کی بیدار مغزی کی صریح دلیل ہے۔ اور تو اور شہر کے باربردارون نے جو چھکڑون کے ذریعہ بیوپاریونکا اسباب کرایہ پر لیجاتے ہین ایکدن کامل ہڑتال رکھی۔ اخبار وکیل جو اس مبارک عہد مین اس ترقی کو پہونچا ہے۔ اور جو واقعی اون عمیم احسانات کیلئے جو ہر مجسٹی کی آزادی پسند گورنمنٹ نے اخبار نویسونکو عطا کر رکھی ہے بحد غایت ممنون ہے اور جس نے اوس نعمت سے وقتاً فوقتاً جائز طور پر بہت کچھ تمتع اوٹھایا ہے۔ اس جانگزا ماتم مین سیہ پوش ہوا۔ اور اوسیوقت ایک ضمیمہ سارے شہر بلکہ بیرونجات مین شایع کیا۔ اور ساتھ ہی تین دن تک مطبع مین تعطیل کی۔ غرضکہ شہر کے ہر طبقہ کے لوگون نے اظہار عقیدت اور اعلان ارادتمندی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور واقعی اس سے زیادہ اور کر بھی کیا سکتے تھے۔

ولایت کی تازہ ترین تار کی خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدر قدرت پرنس البرٹ ایڈورڈ ۲۵ تاریخ کو تخت آبائی پر جلوس فرما ہوئے۔ آپنے تخت پر بیٹھتے ہی ایڈورڈ ہفتم کا لقب اختیار کیا ہے۔ اور حضرت نے یہ خطاب جیسا کہ اونکی اپنی پہلی تقریر سے ظاہر ہے ملکہ مرحومہ کی آخری وصیت کے رو سے اختیار کیا ہے اگرچہ وفور الم کے سبب سے اوس وقت اپنی پالیسی کے اظہار کا موقع نہ تہا۔ مگر تاہم جو کچھ آپنے مختصر الفاظ مین بیان فرمایا وہ آپکی کشادہ دلی اور فرخندہ طالعی کی نیک فال ہے۔ آپنے فرمایا کہ مابدولت و اقبال اپنی والدہ مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرینگے۔ اور جہانتک ممکن ہے اس بڑی ذمہ واری کے منصب کی خدمات تندہی سے ادا کرینگے ہمین امید بلکہ یقین کامل ہے کہ آپ اپنے عہد مین اس وعدہ کا ایفاء فرماوینگے۔ اور ایسا یقین کرنا آپکی نیکدلی کے اعتبار سے بالکل حق بجانب ہے۔ آپکا سنہ مبارک اس وقت قریب ساٹھ کے ہے۔ آپکی نصفت شعاری۔ فیاض طبعی۔ آزادگی پسندی۔ بیدار مغزی کا کامل تجربہ ہو چکا ہے۔ دور دور کے ملکون مین آپ کے حسن اخلاق اور فیاضی کی شہرت ہے حسن مکالمہ اور آداب معاشرت مین آپکی نظیر دیجاتی ہے۔ اور دیار و امصار کے صادر و وارد آپ کے خوان نوال کے ذلہ ربا اور حسن اخلاق کے مداح ہین۔ بہت کم ایسے بدنصیب ہونگے جنکی فریاد آپ کے کانون تک پہونچی ہو اور پھر ناکام آئے ہون۔ ہر ایک پارٹی کے لیڈر سے نباہنے مین آپ اپنی والدہ محترمہ کے خلف الرشید ہین۔ آپکی عالیدماغی کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ باوجودیکہ انگلستان کی پولٹیکس مین آپ کو چالیس سال کی براہ راست مداخلت ہے۔ مگر پھر بھی آپنے آجتک کبھی کسی معاملہ مین اپنی رائے کا اظہار نہ فرمایا۔ اور کسی فریق کے جنبہ دار نہ ہوئے۔ حالانکہ ہر ایک فریق اونہین اپنی طرف کھینچنا اپنے اور اپنی جماعت کیلئے موجب افتخار اور باعث کامیابی خیال کرتا تہا۔ حسن اتفاق سے اونکی شریک رنج و راحت ایک ایسی خاتون ہے جسنے علاوہ اپنے حسن خداداد کے ہر دلعزیزی کا وہ سکہ انگلستان مین بٹھایا ہے جو سوائے کوئین وکٹوریہ کے آجتک کسی کو نصیب نہ ہوا۔ ہماری نئی قیصرہ کرسچن نہم شاہ ڈنمارک کی صاحبزادی ہین۔ اونکی شادی ہمارے قیصر سے ۱۸۶۳ء مین ہوئی تھی۔ اور آجتک چھ بچے ہوئے جن مین سے تین تو لڑکے تھے اور تین لڑکیان۔ افسوس ہے کہ دو لڑکے فوت ہو چکے ہین۔ اور شکر ہے کہ تینون صاحبزادیان سلامت ہین۔ بلکہ دو کتخدا ہو کر اپنے اپنے گھرون مین آباد ہین۔ خلف اکبر ڈیوک اوف یورک جو اب ولیعہد سلطنت ہوئے ہین ۱۸۶۵ء مین پیدا ہوئے تھے۔ اس حساب سے اونکی عمر اس وقت ۳۵ برس کی ہے۔ اور فضل الٰہی سے چار بچون کے باپ ہین۔ اس نوٹ کو ختم کرنے سے پہلے شاید یہ ناموزون نہ ہوگا کہ ہم پہلے چھ ایڈورڈون کا کچھ مختصر سا حال دین۔ مگر چونکہ ہمارے پاس اسوقت کافی گنجائش نہین اسلیئے فقط اونکی تاریخ جلوس اور وفات پر بالفعل کفایت کرتے ہین:۔

	تاریخ جلوس	تاریخ وفات
ایڈورڈ۔ اول	۱۲۷۲ء	۱۳۰۷ء
" دوم	۱۳۰۷ء	۱۳۲۷ء
" سوم	۱۳۲۷ء	۱۳۷۷ء
" چہارم	۱۴۶۱ء	۱۴۸۲ء
" پنجم	۹ اپریل ۱۴۸۲ء	جنوری ۱۴۸۳ء
" ششم	۱۵۴۷ء	۱۵۵۳ء

انمین ایڈورڈ اول بہت بڑے معدلت پسند اور نیکنام گذرے ہین۔ حقتعالیٰ ہمارے موجودہ قیصر کو عمر طویل عطا کرے اور انکا مبارک زمانہ بھی جو صدی کے آغاز کے ساتھ ہی شروع ہوا ہے ویسا ہی اقبالمندی امن معدلت نیکنامی اور دادگستری کی برکتون سے معمور ہو جیسا اونکی والدہ محترمہ کا عہد رہا ہے۔ اور ہم ہندوستانیون کو اونکے وقت مین حقیقی شائستگی اور ترقی نصیب ہو اور آپس کے نفاق اور خانہ جنگیون اور مفسدون سے اپنے خداوند مجازی کے سایہ عاطفت مین اپنی پناہ مین رکھے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین

ہمنے اپنے کسی پچھلے پرچہ مین لارڈ بشپ ویلڈن کی دو انوکھی تجویزون سے اختلاف کیا تہا آج ہم بڑی خوشی سے اپنے ناظرین کو مطلع کرتے ہین کہ وہ دونو تجویزین ہمارے حسب مدعا فیصل ہوئین۔ اور ملک کی زبان نے متفق اللفظ ہمارے اعتراضون پر صاد کیا۔ پہلی تجویز کی نسبت یہ کہنا تعلّی مین داخل نہین کہ تقریباً ہندوستان کے سب سربرآوردہ اور قابل وقعت اخبار عام اس سے کہ کسی زبان مین ہون ہمارے ہمصفیر نکلے۔ اور یہہ ہمخیالی فقط اخبار نویسون کے طبقہ تک ہی محدود نہ رہی۔ بلکہ لارڈ بشپ بمبئی نے بھی جو تقدس مآبی مین لارڈ بشپ کلکتہ کے ہم پلہ ہین۔ صاف لفظون مین سرکاری مدارس مین انجیل کی حکمی تعلیم خلاف مصلحت سمجھی اور فقط لارڈ بشپ بمبئی پر کیا منحصر ہے خود اصل مجوز یعنے لارڈ بشپ ویلڈن نے بھی۔ انصاف شیوہ ہست کہ بالائے طاعت ست پر عمل فرماکر آخر کار دبی زبان مین معناً اپنی تجویز کو واپس لیا جیسا کہ اونکی اس تقریر سے ظاہر ہے جو صاحب ممدوح نے ۲۱ جنوری کو بمقام ترچناپلی کی۔

عالی جناب لارڈ کرزن وائسرائے نے بعض مدراسیون کی درخواست کے جواب مین صاف لفظون مین فرمادیا کہ گورنمنٹ ایسے معاملات مین مداخلت نہین کرسکتی۔ واقعی جس وقت ہمنے اپنا اختلاف ظاہر کیا تہا اوس وقت ہمارے نصب العین یہ امر ہرگز نہ تہا کہ ہم بہ حیثیت مفتی شرع یہ فتویٰ دین۔ اور نہ ایسا کرنیکا ہمین کوئی منصب ہے۔ ہمارا اختلاف محض اس بناء پر تہا کہ ناچ یا دیگر ایسی ہی محفلین ہندوستانیون کے سوشل حالات اور طرز معاشرت سے تعلق رکھتی ہین جسمین گورنمنٹ سے مداخلت کی درخواست کرنا سخت غلطی ہے۔ ایک ناچ پر کیا موقوف ہے بیسیون ایسے قبیح اور مذموم رواج مدتون سے ہندوستان مین رائج ہین جو شرعاً ممنوع اور قابل نفرت ہین۔ اور گو ملک اور قوم کے بہی خواہ انہین رفع کرنیکے دل سے خواہان ہین۔ مگر بلحاظ اس آزادی کے جو گورنمنٹ نے عطا فرما رکھی ہے اس قسم کی بیرونی مداخلت کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہین دیکھ سکتے۔ حق یون ہے کہ ایسے معاملات مین گورنمنٹ سے امداد چاہنا یا گورنمنٹ کا اسمین مداخلت کرنا انگلش اصول جہانبانی کے خلاف بھی ہے۔ گورنمنٹ نے عالی ہمتی اور وسیع نظری سے ہمین یہہ آزادی عطا کر رکھی ہے کہ ہم اس قسم کے معاملات مین خود ہی اپنا آپ بندوبست کرین۔ ایسے ایسے ناجائز اور قبیح رواجات کا مٹانا ہمارے ریفارمرون اور مصلحون کا کام ہے۔ اگر ہم ارباب نشاط کے وجود سے زمانہ کو پاک کرنا چاہین تو چاہیے کہ اسکے لیئے مناسب تجویزین عملمین لائین انجمنین اور سوسائٹیان قائم کرین۔ اور ملک کے دیگر بہی خواہون سے اس معاملہ مین مشورہ اور امداد لین۔ ہمین اس معاملہ مین دوبارہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر محض اس خیال سے لکھا گیا کہ کوئی کم فہم اپنی کم فہمی سے یہ نہ سمجھے کہ ہم ایسی محفلون کو شرعاً جائز سمجھتے ہین۔ جو بالکل نہین بلکہ قطعی حرام جانتے ہین۔

ولیکن مفتری را چارۂ نیست ؛ کہ او از خود سخن ہا می تراشد

طلباء مدرسۃ العلوم علیگڈہ کے عام کیریکٹر اور بالخصوص اونکی دینداری و پابندی مذہب کے متعلق جو سوء ظن بعض اوقات بزرگان قوم کی جانب سے ظاہر کیا جاتا رہا۔ اسمین شک نہین کہ وہ ہمیشہ سے اور سراپا بے بنیاد نہین تہا۔ اسکی کچھ نہ کچھ اصلیت ضرور ہوگی۔ اور یہہ ہمارا اور تمام بہی خواہان کالج کا فرض اور ایک اہم فرض ہے کہ جس حد تک کالج کے متعلق کسی قسم کی بدگمانی حق بجانب ہو اسے سن کر چڑ نہ جائین بلکہ ٹھنڈے دل سے تسلیم کرکے اسکے رفع اور کے اسباب مین ساعی ہون کیونکہ اگر ہم خود ہی اپنے عیوب کی پردہ پوشی کرنے لگجائین۔ تو اسکے صریحاً یہہ معنے ہونگے کہ ہمین اون عیوب کا دور ہونا اگر ناخوش ہے ہم خوش ہین کہ اون بزرگان قوم نے جن کی ماتحتی مین کالج کی باگ ہے کچھ عرصہ سے اپنی پوری توجہ اس جانب مبذول فرمائی اور انکی مساعی جمیلہ بفضلہ تعالیٰ ایک حد تک کارگر ہوئین۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ طلباء کالج کی اب اس بارہ مین بہت کچھ اصلاح ہوگئی ہے اور رہی سہی اصلاح امید ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد ہوجائیگی۔ ہمارے بیان کی تصدیق کیلیئے وہ تحریر غالباً کافی ہوگی جو آج "کیفیت تعلیم دینیات مدرسۃ العلوم" کے عنوان سے بہرہ مراسلات مین درج کیگئی ہے۔ اوسکے پڑہنے سے ناظرین کو خود اس معاملہ کے تمام پہلوؤن سے کماحقہا آگاہی حاصل ہوجائے گی۔ ہمین زیادہ کہنے کی کچھ ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ ہان البتہ یہہ ہمکو ضرور کہنا چاہیئے۔ اور بار بار کہنا چاہیئے کہ مسلمان اگر اپنی اس متہم بالشان قومی انسٹی ٹیوشن کی اصلاح چاہتے ہین تو انہین بجائے شتابکاری کے صبر و استقلال سے اور بجائے غیریت و طعنہ زنی کے یکجہتی۔ ہمدردی و دلسوزی سے کام لینا چاہیئے۔

مردم شماری اور اردو و ہندی کا سوال

ایک معاصر سے یہ معلوم کرکے سخت افسوس ہوا کہ مردم شماری کے متعلق ایک بڑی بے انصافی عمل مین آرہی ہے۔ وہ یہہ کہ حامیان ہندی عموماً بڑی سرگرمی سے اس کوشش مین ہین کہ زبان کے خانہ مین جہانتک ہوسکے ہندی لکھائی اور لکھی جائے۔ دیہاتیون کی زبان بلاشبہ صاف اردو نہین ہوتی۔ لیکن اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو اونکی زبان وہ ہندی بھی نہین کہی جاسکتی جس سے گورنمنٹ کی مراد ہندی ہے۔ اور جس کا رواج اس وقت باستثنائے الشاذ کالمعدوم کہین بھی نہین۔ پھر یہ صریح ناانصافی ہے کہ دیہات کے عامی و امی لوگون کی بگڑی ہوئی اردو بولی کو تعلیمیافتہ و شائستہ لوگونکی شستہ اردو زبان (تقریری یا تحریری) سے تلفظ اور لب و لہجہ مین کسیقدر مختلف پاکر اول الذکر کو کوئی دوسری ہی زبان اور خاصکر ہندی قرار دیا جائے۔ حالانکہ ٹھیٹھ ہندی یا برج بہاشا بھی آجکل اپنے اصلی مولد و مسکن تک مین ڈہونڈے سے نہین ملسکتی۔ یہ خطرہ فی الواقع نہایت وزندار ہے۔ اور انصاف پسندون مین حدود جائز سے تجاوز کرکے مذکورہ بالا غیر مستحسن کارروائی مین شریک یا اوسکے مؤید ہین۔ وہ اردو جیسی ہر دلعزیز ملکی زبان کو زیان پہونچانے کے درپے ہین۔ اردو بالیقین موجودہ انڈین نیشن کی مشترکہ قومی زبان ہے۔ ہندی کو اسکے مقابل لانا بالبداہت فاش غلطی ہے۔ ہان فارسی کے مقابل ہندی اور عربی کے مقابل سنسکرت کو رکھا جاتا تو بھی ایک بات تھی۔ حالانکہ من کل الوجوہ یہ مقابلہ بھی ٹھیک نہ ہوتا کیونکہ ہندی کا عدم وجود برابر ہے۔ اور سنسکرت جو ایک نہایت قدیم زبان تھی اب صریحاً مردہ ہوچکی ہے۔ مگر فارسی عربی صرف زندہ سلامت ہی نہین بلکہ بفضلہ تعالیٰ روز بروز ترقی پذیر ہین۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ باوجود ہندی و سنسکرت کو مردہ تسلیم کرلینے کے بھی گورنمنٹ محض معدودے چند اشخاص کی کہی سے انمین جان ڈالنے کی کوشش کرے یا ہونے دے۔ قطع نظر اس سے کہ ایسی خارق عادت مسیحائی مین یقیناً ناکامی ہوگی۔ اخلاقی طور پر بھی تو یہ امر مستحسن نہین معلوم ہوتا کہ ایک بوڑہی اور ساتھ ہی مردہ مینا کی خاطر ایک نوعمر بولتے چالتے طوطی کو نقصان پہونچایا یا پہونچنے دیا جائے۔

ہم یہہ نوٹ لکھ چکے تھے کہ ذیل کی چٹھی ہماری پاس پہونچی۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش اس ہفتہ ہم اس معاملہ پر کچھ زیادہ نہین لکھ سکتے۔ کسی آئندہ پرچہ مین اسکی تلافی کردیجائے گی۔

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم! مزاج شریف؟ آپ کی قابلیت پر تیقن کرکے مین آپ سے یہ دریافت کرتا ہون کہ آیا ہندی کوئی زبان بھی ہے یا صرف حروف ہی ہین؟ نیز یہہ کہ مسلمانونکا کوئی طبقہ اسکو استعمال کرتا ہے یا نہین؟

ان امور کے دریافت کرنے کیوجہ یہ ہے کہ بابو شام لال صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ مردم شماری مظفر نگر نے شمار کنندونکے واسطے چند ہدایات جاری کی ہین منجملہ اونکے ایک ہدایت امور متذکرہ بالا سے ناواقف ہونیکے باعث میری سمجھ مین نہین آئی۔ ہدایت مذکور واسطے ملاحظہ کے درج ہے (ب) یہ لازمی نہین ہے کہ ہندوؤنکی بولی ہندی اور مسلمانون کی اردو ہی لکھی جائے۔ کیونکہ بہت سے مسلمان صاحب بھی ہندوستانکی معمولی بولی یعنی ہندی ہی بولتے ہین۔ پس انکی بولی بھی ہندی لکھو۔ غرضیکہ جو بولی ہر آدمی اپنی بتلاوے وہ یا جیسی مصلحت ہو درج کرو۔ پنجابیونکی پنجابی اور مارواڑیونکی مارواڑی لکھو۔

ایک امر دریافت طلب یہ ہے کہ جب بابو صاحب یہ لکھ چکے کہ "جو بولی ہر آدمی اپنی بتلاوے" پھر اس سے کیا مطلب ہے کہ "جیسی مصلحت ہو" اس جملہ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر واقعہ کے خلاف بھی لکھنا مصلحت ہو تو مارواڑی لکھ دو۔ براہ مہربانی خط ہذا معہ جواب کے اپنے اخبار گہربار مین درج فرمائین۔ راقم آپکے وکیل کا ایک موکل۔ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء

پنجاب کی تعلیمی رپورٹ بابت سال گذشتہ مین منجملہ اور باتون کے جن کا ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر نے رپورٹ مذکور پر ریویو کرتے ہوئے تذکرہ فرمایا ہے ایک یہہ امر خاص طور پر قابل تاسف ہے کہ شہر دہلی جو صرف قرون ماضیہ ہی مین ملک ہند کا ایک ممتاز ترین مقام نہ تہا۔ بلکہ اب بھی ایک حد تک اوسی اعزاز و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اسمین تعلیم جیسا اہم امر بہت کچھ غفلت مین چھوڑا گیا ہے۔ چنانچہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ خود شہر دہلی کے میونسپل بورڈ سکول مین بھی ہر طرح سے تنزل واقع ہوا ہے اور حلقہ دہلی کی دیگر میونسپل کمیٹیان بھی ایجوکیشن جیسے ضروری کام مین بہت ہی کم دلچسپی لیتی ہین۔ ہائے افسوس ؎ فاقہ مستی اسے کہتے ہین کہ غارت ہوکر ؛ پھر اوسی رنگ مین ہے پیر و جوان دہلی ؛ تعلیم کا چرچا تو جب ہم

تقریر قاری سرفراز حسین صاحب جو انہون نے محمڈن کانفرنس کے چودہوین اجلاس مین بمقام رامپور فرمائی

محمڈن یونیورسٹی

اے قوم! دو ڈہائی برس سے سنا جا رہا ہے کہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار مین مسلمانون کی یونیورسٹی بنانے کی تجویز ہے۔ ایسی یونیورسٹی کی ضرورت اور فائدون پر بہت کچہہ لکہا اور کہا جا چکا ہے۔ پہر بھی بہت کچہہ لکہنا اور کہنا باقی ہے اور بلا امتیاز اسکے کہ آئندہ کہنے یا لکہنے والا کوئی مشہور لائق آدمی ہے یا نہین میری رائے مین ہر اوس شخص کا جسکے دل مین یونیورسٹی کے متعلق خیالات پیدا ہون فرض ہے کہ اپنے ہم قومون کو ان سے مطلع کرے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مین جسکے لئے سچے انکسار کے الفاظ بہی کہنے ایسے جلسہ مین گویا خودستائی مین داخل ہین آپ سے محمڈن یونیورسٹی کے متعلق کچہہ کہنے کہڑا ہوا ہون جس عنایت سے مجہہ جیسے معمولی آدمی کو آپنے اپنے پاک اور معزز جلسہ مین کہڑے ہونے کی اجازت دی ہے مین چاہتا ہون کہ اوسی عنایت سے ذرا صبر اور تحمل کے ساتہہ میرا کہا بھی سن لو۔ میرا یہہ جی چاہتا ہے کہ آپ کا رعب مجہہ پر نہ پڑے اور جو کچہہ سچ مچ میرے دل مین ہے صاف صاف کہہ گذرون۔ اب سنو اس تجویز کے کیا معنی ہین اور ہمین یہ دہن کیون ہے۔ ان دو لفظون مین کیا شیرینی ہے۔ کہ

از ہم نمی شود ز حلاوت جدا لبم

"محمڈن یونیورسٹی" یعنی مسلمانون کے لئے ایک دار العلوم بنانا مقصود ہے۔ نہ یہ بات ہے کہ اور قومون کی یونیورسٹیان ہین مگر مسلمانون کی کوئی یونیورسٹی نہین۔ یہ ذرا سبکی کی بات ہے۔ شان کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم ایک یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین۔ نہ یہ بات ہے کہ یونیورسٹی کوئی اس زمانہ کی قابل امتیاز نو ایجاد چیز ہے۔ ہم نے اپنی قومی زندگی مین نہ دیکھی نہ سنی۔ بغیر اس کی تہذیب کے اسٹیج پر کہڑے ہوتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اسلئے ہم یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین۔ یہ بات بھی نہین کہ گورنمنٹ انگریزی و ایما بر سر ما فدویان سایہ گستر باد نے مسلمانونکو ہندوستان مین رہنے کی لازمی شرط اسے قرار دیدیا ہے۔ اس لئے ہم یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین۔ یہ بات بھی نہین کہ خدا کے ہان سے کوئی نیا سرکلر آیا ہے کہ اگر مسلمانون نے ہندوستان مین یونیورسٹی نہ بنائی تو ایک شخص بھی جنت مین نہ داخل کیا جائیگا۔ اس لئے ہم یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین۔ دوستو مین تم سے سچ کہتا ہون کہ انمین سے ایک بات بہی نہین۔ ہندوستان مین کس نے کون سا اچہا کام کیا ہے جو ہم نے بہی نہین کیا ہے؟ کوئی قوم دنیا کے پردہ پر علم کے معاملہ مین ہماری پہلی قومی زندگی کو نظر حقارت سے دیکہہ سکتی ہے؟ کس نے کہا کہ بغیر یونیورسٹی کے بہی اب بہی ہم سرکار انگریزی کے نہایت دور اندیش۔ کارکن۔ جان نثار رعایا نہین؟ یہ کوئی شک کر سکتا ہے کہ من حیث الوجوہ اس آن واحد مین بہی ہم جنت کے مستحق نہین؟ یہ سب باتین بہت صحیح ہین اور دل کو خوش کرتی ہین۔ اب مجہہ سے سنو کہ پھر کیا بات ہے جو ہم محمڈن یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین۔ تم ایک قوم ہو جسکو خدا نے شہداء علے الناس کر کے دنیا مین بہیجا ہے۔ تمہاری بعض ذمہ داریان دنیا مین اورون سے بالکل جدا ہین۔ بعض ضرورتین خاص ہین۔ بعضے فرائض عجیب ہین اور بعض امیدین عجیب تر۔ تمہاری علت غائی اللہ تعالی نے کلام مجید مین یہی فرمائی ہے کہ تم بنی نوع انسان کیلئے نمونہ ہوگے۔ تم مین عقل ہوگی جس سے دنیا کے نیک و بد کو سمجہو گے اور ایسا راستہ اختیار کروگے جو بے خطر ہو۔ تم مین ایمان ہوگا جس کی چاشنی سے زندگی مین وہ بہار اور رنگینی ہوگی جس سے تم دنیا اور دنیا والون کے لئے آب رحمت ہو جاؤ گے۔ اور اسی بنا پر اور محض اسی بنا پر کفلین من رحمتہ یعنی رحمت اور کامیابی مین تمہارا دوہرا حصہ قرار دیا گیا۔ ایک عقل کے صلہ مین۔ دوسرا ایمان کے صلہ مین۔

مذہبی خیال سے قطع نظر کر کے بہی کیا سب سے بہتر اور زندگی کو قابل زندگی بنانے والا یہ خیال نہین ہے کہ ہم دنیا مین نمونہ بنکر آئے ہین۔ نمونہ بنکر رہنا چاہئے۔ نمونہ بنکر اٹہہ جانا چاہئے۔ آخری بات مین نے ذرا بے معنی سی کہی مگر آگے چل کر شاید بامعنی ثابت ہو جائے۔ وہ مذہب سب سے بہتر ہے۔ وہ فلسفہ سب سے اعلی ہے۔ وہ سائنس سب سے مفید ہے۔ وہ تربیت سب سے افضل ہے جو انسان مین اون سب قابلیتون کو متحرک کر دے۔ متحرک ہی نہین بلکہ بدرجہ اکمل Develop کر دے جو انسان کو نیچر اور نعمائے نیچر سے تمام و کمال طور پر فائدہ اوٹہانیکے قابل کر دین۔ اب صرف ایک یہ بات کہ تم دنیا مین نمونہ بنکر رہو کیا ساری اعلے قابلیتون کو جوش دینے کیلئے کافی نہین؟۔ اگر یہ بات دل مین جچ گئی تو رفتہ رفتہ اپنی ذمہ داریان بہی سمجہہ مین آجائینگی۔ ضرورتین بھی معلوم ہونے لگین گی۔ فرائض کا بہی پتہ لگ جائیگا اور امیدین بہی آنکہون کے سامنے آجائینگی۔

جب ہم ہم تھے تو واقعی ایسا ہوا اور سب مانتے ہین کہ ایسا ہوا کہ نمونہ بنکر آئے اور نمونہ بنکر رہے۔ قومی زندگی مین جب تنزل شروع ہوا تو وہ یون شروع ہوا کہ یہ نمونہ پن کا خیال کم ہونے لگا۔ اور اب تو اس درجہ کو پہونچا کہ کسی اور نمونہ کے موافق بہی ڈہل نہین سکتے۔ اسکا کچہہ زیادہ افسوس نہین۔ سب قومون کے ساتہہ ایسا ہی ہوا ہے اور سب قومون کے ساتہہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ یہ فطرۃ اللہ یا قواعد حیات ہین کچہہ ضرورت نہین کہ ہم ہاتہہ پاؤن پیٹین کہ پہلی سی حالت اب پہر ہو جائے۔ یہ قانون فطرت کے خلاف ہے۔ کون سی گری ہوئی قوم نے اپنی پچہلی ثروت حاصل کر لی جو ہم کر لین گے۔ جن قومون کی اب دنیا مین ترقی کرنیکی باری ہے اون کے لئے نہایت ایمانداری اور صبر سے راستہ چہوڑ دینا چاہئے اور اپنے آپ کو ہر نکبت ہر ذلت حتے کہ بالکل مٹ جانیکے لئے تیار کر لینا چاہئے۔ میرا غرور اور شاید جہوٹا غرور ان باتون کو قبول نہ کرے مگر عقل سلیم کہتی ہے کہ قبول کر اور ضرور قبول کر۔ میرے دوستو جسطرح بعضی پچہلی قومون کا خاتمہ ہوا اور خاتمہ سے پہلے جو اون کے آثار تہے اون کا خیال کر کے اور تمہاری قومی زندگی کو اب سے پچیس تیس برس ہٹا کر دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے بہی دن پورے ہو گئے تہے اور قانون فطرت چاہتا تہا کہ تم سے بھی آخری بات کہدی کہ لو اب رخصت" مگر تمہارے ساتہہ نہین معلوم کس وجہ سے ایک خاص رعایت برتی گئی ہے۔ جو جہانتک مجہے پچہلی مٹنے والی قومون کی تاریخ سے واقفیت ہے کسی کے ساتہہ برتی نہین گئی۔ خبر نہین مین نے یہ کیون کہا کہ نہین معلوم کس وجہ سے تمہارے ساتہہ خاص رعایت برتی گئی ہے۔ دوستو مجہے معلوم ہے تمہین معلوم ہے اور ہر صاحب دل اور صاحب ایمان کو معلوم ہے کہ وہ کیا وجہ ہے۔ وہ وہی وجہ ہے جسکی خصوصیت مین ہم اپنے کالج کو محمڈن کالج کہتے ہین اپنی یونیورسٹی کو محمڈن یونیورسٹی کہینگے۔

اس نام کی لذت دل عشاق سے پوچھو
جان آگئی تن مین جو لیا نام محمدؐ۔

ہان تو تمہارے ساتہہ ایک خاص رعایت برتی گئی ہے۔ وہ رعایت یہ ہے کہ مسلمانون کی ایک معتد بہ تعداد کو (یعنی ہندوستان کے مسلمانون کو) جو پردیس مین آکر ذرا بے رخے ہو گئے تہے اور جو مسافرت ہی کی وجہ سے زیادہ قابل رحم تھے یہ موقع دیا گیا کہ سنبہل جائین۔ اس سنبہلنے کیلئے جتنے ضروری سامان تہے سب مہیا کر دیئے گئے۔ ایک رفیق بہی ساتہہ کر دیا گیا۔ تاکہ اپنی کہوئی ہوئی انسانیت کو ڈہونڈہ لین اور ایک دفعہ اور شہداء علے الناس کی گونج دنیا کو سنا دین۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ خدا تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ہندوستان پر ایک ایسی قوم کو حکمران کیا جو انسان کو انسان سمجہتی ہے اور چاہتی ہے کہ وہ اپنی اصلی عزت کو جو تعلیم اور پاکیزگی سے ملتی ہے حاصل کرے۔ طرز حکومت اوس قوم کا خدا نے ایسا بنایا کہ کسی کی سچی رفتار ترقی کا مانع نہین۔ بلکہ برعکس اوسکے ہر طرح ممد و معاون۔ ایسی قوم کے حکمران ہونے سے اور اوس کی ایسی طرز حکومت سے اللہ نے ہمکو دنیا مین یہ خاص موقع دیا کہ اپنی اندرونی اصلاح کرین اور جوہر شرافت کو از سر نو قائم کر لین۔ مین خواہ مخواہ کلام کو طول دینا نہین چاہتا مختصر یہ ہے کہ انگریزون کو ہمارا نگران حال بنایا۔ سید احمد خان کو پیدا کیا۔ علی گڈہ کالج بنوا دیا الحمد للہ علے احسانہ۔

اگر ہر موئے تن گردد زبانے
ز تو رانم بہر یک داستانے

اگر اس خاص رعایت سے بہی نفع نہ اوٹہایا تو واقعی خسر الدنیا والاخرۃ سوائے تمہارے اور کس کے لئے ہے۔ اس کل تمہید کو محمڈن یونیورسٹی کے بنانے سے یہ تعلق ہے کہ تمہارے بہی خواہ چاہتے ہین کہ اس آخری رعایت کا کفران نہ کرو بلکہ اوس سے پورا فائدہ اوٹہا کر آدمی ہی نہین بلکہ ہم چشمون کے لئے آدمیت کا نمونہ بنو یورپ کی دماغی تعلیم جو انگریزون کی برکت سے تمہین کوڑیون کے مول مل رہی ہے واقعی تمہارے سنبہلنے کیلئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ مگر مین پہلے کہہ چکا ہون کہ تمہاری ذمہ داریان اور ضرورتین ذرا اورون سے الگ ہین

ہم کو محمڈن یونیورسٹی بناکر مسلمانون کو ایسی تعلیم دینی چاہئے جس مین وہ نہ صرف یورپ کی دماغی تعلیم ہی سے فیضیاب ہون بلکہ اپنی خاص ذمہ داریون اور ضرورتون کے موافق ایمان کی چاشنی پابندی مذہب عملی پاکیزگی حیات قومی خصوصیات قائم رکہنے کے ذرائع وغیرہ وغیرہ سے بھی بہرہ ور ہون۔ محمڈن یونیورسٹی تمہین آدمی بنادیگی مسلمان بنادیگی۔ بندہ اور خدا دونونکے سامنے سرخرو کرادیگی۔ ذالک فوز العظیم۔

تمہاری بھی خواہ بے چین ہین کہ یہ موقع ہاتہہ سے نہ جانے پائے اور اسلئے طرح طرح سے اس مفید تجویز کو تمہارے سامنے پیش کرتے ہین۔ سید احمد خان اسی دہن مین لگے رہے۔ تمہین معلوم ہے کہ اونکا اصلی خیال یونیورسٹی ہی تھا مگر جب بن نہ پڑا تو کالج ہی پر اکتفا کیا۔ اب محسن الملک اور اونکے ساتہی اسی خیال مین غرق ہین کہ یونیورسٹی بن جائے۔ کالج اسقدر وسیع ہو جائے کہ مسلمانونکی سب ضرورتین پوری ہونے لگین۔

انصاف یہ ہے کہ جسوقت سے تمہاری یہ آخری آزمایش یا رعایت کا وقت شروع ہوا اور سید مرحوم نے قوم کو چونکانا شروع کیا اوسوقت سے تم نے تہوڑا بہت ضرور کیا بلکہ ایک ہمدرد ناصح کہہ سکتا ہے کہ بہت کچہہ کیا مگر یہ بات بہی نظر انداز نہین ہو سکتی کہ اب بہی بہت کچہہ کرنا باقی ہے۔ اور وہ صرف اسوجہ سے کہ تم اوس معراج ترقی پر پہونچ جاؤ جس کے لئے تم فطرتاً۔ مذہباً اور منصباً وضع کئے گئے ہو۔ قوم کی پست حالت کا رونا برسون سے رویا جارہا ہے۔ برسون اور رویا جائیگا۔ اب مین اس تہوڑے سے وقت مین کیا روؤن۔ مختصر یہ کہ میکدہ ہم سے آباد۔ قمارخانہ کی ہم سے رونق جیلخانہ ہماری جاگیر۔ ہر بے عزتی ہماری عزت۔ ہر ذلت ہمارا فخر۔ ہر ادنی پیشہ۔ ہر ادنی خدمت ہماری Monopoly ہر چنو خان اور چہٹو خان ہماری ہی قوم کا ممبر۔ اے قوم شرم۔ شرم۔ شرم۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک صاحب دل کو اب ہم مین رہنا دشوار ہو گیا ہے۔ صفات حسنہ اکثر تو رخصت ہو گئے۔ اور جو باقی بہی ہین وہ معائب کے ساتہہ ایسے گڈمڈ ہو گئے ہین کہ ہندوستان کے مسلمانون کی زندگی بالکل ایک خلط مبحث معلوم ہوتی ہے۔ اب کیسی اشد ضرورت ایک ایسی انسٹیٹیوشن کی ہے جو زندگی اور شرافت کے صحیح قواعد بنائے۔ صحیح تعلیم دے۔ دل و دماغ۔ ہاتہہ پاؤن سب کو درست کردے سستی۔ کاہلی۔ نفاق عناد۔ فضولیات۔ لغویات۔ ان سب کا زنگ چہٹا دے۔ علی گڈہ کالج نے اس کام کو شروع کیا ہے۔ یونیورسٹی اسے پورا کردیگی۔ ہماری یہ خواہش کچہہ بیجا نہین بلکہ نہایت بجا اور صحیح ہے کہ مذہب کا شائبہ ہم سے ہمیشہ خصوصیت کے ساتہہ وابستہ رہے جسوقت مسلمان مذہب کی صدا بلند کرتے ہین تو وہ کوئی جہوٹی شیخی نہین کرتے جتنے اعلے اصول زندگی کے اونہون نے اوس زمانہ مین جسے اب یاد کرتے ہین سیکہے تھے اور جنہون نے اونہین معراج زندگی پر پہونچا کر کافہ انام کیلئے نمونہ بنایا تہا وہ مذہب ہی سے سیکہے تہے مذہب اون مین حلول کر گیا تہا۔ اب گو وہ اون باتون کو نہ بھی سمجہتے ہون۔ مذہب نے اونکے دلون پر سے اپنی اصلی گرفت ڈہیلی بہی کردی ہو۔ مگر پھر بھی دو چار باتین ایسی رہ گئی ہین اور آئندہ بہی رہینگی جن کی وجہ سے وہ جب ذلت محسوس کرتے ہین تو دل اندر سے کہتا ہے کہ ہائے مذہب۔ توحید نے اونکی زندگی ایسی مضبوطی کے ساتہہ خدا سے باندہ دی ہے کہ اونہین اپنی ہر مصیبت مین خدا یاد آتا ہے۔ ہر مرض کا علاج خدا معلوم ہوتا ہے اپنے نبی (روحی فداک یا رسول اللہ) کے ساتہہ نہ صرف ادب بلکہ وہ محبت ہے جو دنیا کے کوئی دوسری ملت شاید دعوی نہین کرسکتی۔ بقول شبلی۔ ؎

شیفتگانیم و پیمبر پرست ✤ سجدہ اگر نیست زمین بوس ہست

قانون فطرت کے خلاف ہے کہ مسلمان کسی حالت مین بہی مذہب کے خیال سے غافل ہون۔ اب ہمارا کام کیا ہونا چاہئے کہ نہ صرف اس شعلہ کو برقرار رکہین بلکہ جو پردے بیجا تعصبات کے۔ قبیح رسمیات کے۔ ناقص حجاب الاکبر علم کے سچے مذہب پر پڑ گئے ہین اور پڑتے جاتے ہین۔ اونہین دور کرین۔ یہ سب کچہہ پوری طور پر اوسی صورت مین ممکن ہے کہ یونیورسٹی اپنی ہو۔ یعنی ہر تعلیم پانے والے مسلمان کی باگ پوری پوری ہمارے ہاتہہ مین ہو اے وہ مسلمان جو ہر وقت مذہب کی صدا بلند کرتے رہتے ہو اور جو اکثر شکایت کرتے ہو کہ انگریزی خوان مسلمان دیندار نہین ہوتے سب سے پہلے تم سے تسلیم کرو کہ یہ شکایت صرف محمڈن یونیورسٹی ہی سے دور ہو سکتی ہے خدا اپنا ہے۔ رسول اپنا ہے۔ یونیورسٹی بہی اپنی بنالو۔ پھر تمہارا دین اور دنیا دونون نہ سنور جائین تو مہدی علیخان کا لقب محسن الملک سے بدل کر مخرب الملک رکہہ دینا۔

نئی بات تو نہین۔ مگر ذرا نئے طور پر کہتا ہون کہ تم مین وہ سب اجزا موجود ہین جو پہر تمہین تم بنا سکتے ہین۔ دماغ سے کام لینا چہوڑ دیا ہو یہ اور بات ہے مگر تمہارے دماغ نہ مختل ہوئے ہین نہ منتشر اس کی اصل وجہ صرف یہ ہے کہ توحید نے تمہاری قوائے دماغی کو Condensed کردیا ہے اور انتشار کی گنجائش ہی نہین چہوڑی۔ تم خدا کے احکام یعنی اعلے اصول زندگی کی پابندی نہ کرو یہ اور بات ہے مگر یہ نہ ہوگا کہ تمہارے دماغ مین اصلی انتشار پیدا کرنیوالے دس بیس خدا سما جائین۔ یا تم ایسے ہو جاؤ کہ کسی ایک بات پر یکسو نہین ہو سکتے۔ یہ یکسوئی جس کیلئے توحید ایک اصلی اور قوی دوا ہے ہر قومی Germ کیلئے اشد ضروری ہے۔ تم مین ہے اور رہیگی اور یہی بڑی بہاری امید دلاتی ہے کہ پہر تم آدمی بن سکتے ہو۔ تمہاری قلب سب تسلیم کرتے ہین کہ محبت سے خالی نہین جب تک تم مین اس پاک اور پاک کرنے والے Element کا ذرا سا بہی اثر باقی ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تم بالکل ڈوب جاؤگے یا نہین ہرگز نہین۔ عشق کا دائرہ تنگ کرکے اپنی ہی تفریح اپنی ہی خواہشات کے پورا کرنے پر محدود کرلیا ہو یہ اور بات ہے۔ مگر جبتک تم مین یہ مادہ موجود ہے اور خدا کرے موجود رہے۔ تم ہی سے تو یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ ایک دن وہ آئیگا کہ اس دائرہ کی وسعت قوم کے گرد حصار باندہ لیگی۔ عشق کی پہلی سیڑہی اپنے سے عبور کرنا ہے۔ اور مذہب مین بہی زخود بگذر ہمین معراج دین است ایک شخص کا قول ہے۔ اس کے یہ معنی سمجہلو کہ اپنے تئین تباہ کرکے بیٹہہ رہے تو اور بات ہے۔ مگر جسدن یہ سمجہہ مین آگیا کہ اپنی بیجا خواہشون نفسانیتون اور خواہ مخواہ کی کہاون کہاون سے زقن مار کر آگے نکل جانا اور ملک۔ قوم اور مذہب کے لئے کچہہ کرنا شرافت زندگی اور اعلے مقصد حیات ہے تو تم ہی تو وہ ہو جنمین سے بیسون سید اور بیسون محسن الملک پیدا ہو سکتے ہین۔ دیکہو یاد رکہنا۔ توحید تو خود تمہین نہین چہوڑیگی عشق کو تم ہرگز نہ چہوڑنا محمڈن یونیورسٹی بناکر ہم ایسی تربیت دے دینگے کہ تمہارے پاک مادے جائز سبیل اختیار کرین اور تمہاری زندگیان نمونہ ہو جائین۔ اب تو یونیورسٹی بنالوگے؟۔ ایک بڑی جیت یہ ہے کہ تم حسن پسند ہو اور اللہ جمیل و یحب الجمال کے معنے تم ہی نے سمجہے ہین۔ اگر اس حسن پسندی کے مادہ کو ظاہری صورتون ظاہری لباس ظاہری ساز و سامان پر محدود کرلیا ہو تو یہ اور بات ہے۔ مگر جسدن یہ سمجہہ مین آنے لگا اور انشاء اللہ یونیورسٹی بننے کے بعد سمجہہ مین آنے لگیگا کہ سچا حسن کیرکٹر ہے۔ اور صورت سے متجاوز ہو کر سیرت ہی لوٹ جانیکی چیز ہے تو زندگی مین کونسی ایسی خوبی ہے جو تم پیدا نہ کرسکوگے۔ باغ دنیا کو ٹہیک ٹہاک رکہنے اور اورون کو اور اپنے تئین اوس سے منتفع کرنیکے سب قواعد تمہین معلوم ہو جائینگے اور وہی وقت پہر تمہاری قومی زندگی مین نہایت مبارک اور قابل ناز ہوگا۔ تم پر اللہ کا ایک بڑا فضل یہ ہے کہ تمہین حب زر نہین اور اگر ہوتی بہی تو لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تم سے روپیہ اگلوا لیتا۔ اس نعمت کو غلط استعمال کرکے کسی قدر فضول خرچی اختیار کرلی ہو تو یہ اور بات ہے۔ مگر وہ دن آنے والا ہے کہ تم اسکا جائز استعمال سیکہہ جاؤگے اور قوم کی کوئی مشکل اٹکی نہ رہے گی۔

پھر مین وہین سے چلونگا کہ تمہارے ساتہہ اللہ نے خاص رعایت برتی ہے اور سب سامان ایسے مہیا کردئے ہین جو تمہارے سنبہلنے کیلئے بالکل کافی ہین اور تمہارے بھی خواہ بے چین ہین کہ جسقدر جلد ہو سکے یونیورسٹی بناکر تمہاری کشتی ورطہ ہلاکت سے نکال کر کنارہ نجات پر لگادین۔ سید صاحب کے بعد محسن الملک کا ملجانا۔ بک کے بعد موریسن کا ملجانا۔ کیا تم تائید غیبی نہین سمجہتے فبای آلاء ربکما تکذبان۔ ایسے آدمیون کے ہوتے کیا تمہاری یونیورسٹی نہین بن سکتی۔ سب سامان موافق ہین۔ اللہ کے فضل سے یہ لوگ موجود ہین۔ مہربان گورنمنٹ تعلیمی حالت کی ترقی کیلئے ہر جائز مدد دینے کو تیار ہے۔ چارٹر ضرور ملجائیگا۔ اعلی پروفیسر سب آجائینگے۔ رفقا۔ طلبا سب اکہٹے ہو جائینگے۔ چاہئے کیا ہے؟۔ روپیہ صرف روپیہ۔ اور مانگنا کن سے ہے؟۔ تم سے اور صرف تم سے۔

دلمین اک درد اوٹہا آنکہونمین آنسو بہر آئے ✤ بیٹھے بیٹھے ہمین کیا جانے کیا یاد آیا

ہائے روپیہ کا ذکر آگیا۔ کیا قوم بالکل مفلس ہے نہین غلط۔ کیا دنیا نہین چاہتی۔ یہ بہی غلط۔ کیا مانگنے والونپر اعتماد نہین۔ یہ تو بالکل ہی غلط۔ قوم وہی قوم تو ہے جسے ابتک۔ بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

پھر مزا آتا ہے۔ قوم وہی تو قوم ہے جو ابتک وجد مین آکر کہتی ہے ؎

ہر دو عالم قیمت خود گفتہ + نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

مانگنے والے وہی مانگنے والے تو ہین جنکے لئے ہر جگہ آنکھین بچھائی جاتی ہین جنکی ہر بات پر تحسین و آفرین کے نعرے بلند کئے جاتے ہین کیونکر عقل باور کرے کہ ایسی قوم اور ایسے مانگنے والون کے ہوتے روپیہ جمع نہین ہوتا۔ مگر یہ ایک Fact ہے اور قابل افسوس Fact ہے کہ روپیہ جمع نہین ہوتا اوس قدر جمع نہین ہوتا جسقدر یونیورسٹی بنانیکے لئے درکار ہے۔ نہ قوم قاصر نہ مانگنے والون کا قصور حسن ظن صرف یہ ایک Alternative بتاتا ہے کہ ابتک قوم کو اپنی ضرورتون سے پوری آگاہی نہین ہوئی حسن ظن ہی نہین بلکہ ثابت بھی ہے جس ممبر قوم کو خواہ وہ کسی طبقہ کا ہو قوم کی ضرورت اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے کچھ نہ کچھ کر گذرتا ہے۔ Reference کیواسطے حضور نواب صاحب والی رامپور دام اقبالہ کی فیاضی دیکھ لو۔ (باقی آئندہ)۔

پہلی ماتمی چٹھی

مکرمنا۔ السلام علیکم! یہان ۱۲ ماہ حال کو عید کا چاند نظر نہ آیا۔ ابر گہرا تہا۔ مگر ۲۲ کو بعد از دوپہر دیگر مقامات مثل لاہور وغیرہ سے چاند کے دکھلائی دینے کی خبرین موصول ہوئین۔ اسلئے یہان عید ۲۳ کو مقرر ہوئی۔ مگر سخت افسوس ہے کہ عین نماز عید کیوقت جبکہ مسلمان اپنی عید کی خوشیون مین تھے۔ اور ارادہ تہا کہ بوقت نماز علیا حضرت قیصرہ ہند کی صحت کیلئے دعائین مانگین۔ اتنے مین بذریعہ تار خبر وحشت اثر انتقال پر ملال حضور ممدوحہ مشتہر ہوئی۔ عید کی خوشیان رنج و غم سے مبدل ہو گئین۔ ساری دن یہی تذکرے رہے اور ایک عام مجمع ہر ایک مذہب والونکا ٹون ہال میونسپل کمیٹی مین چار بجے بعد از دوپہر منعقد ہوا جس مین سوائے صاحبڈپٹی کمشنر بہادر کے دیگر کل یوروپین و دیسی افسران شریک تھے۔ جہان اوس پاکدل مرحومہ معظمہ کے انتقال پر افسوس کیا گیا۔ بوقت ۷ بجے شام کے ایک کثیر مجمع مسلمانون کا انجمن اسلام ہوشیارپور کے مکان مین جمع ہوا جس مین سوائے ہوشیارپور کے دیگر مقامات ضلع کے مسلمان بھی شامل تھے۔ اونہون نے اس جلسہ کا پریزیڈنٹ مولینا مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ کو بنایا۔ مولانا موصوف نے افتتاحی تقریر مین بعد اظہار اوصاف حمیدہ علیا حضرت قیصرہ (خدا اونکی روح کو مغفرت اور امن دے) ثابت کیا کہ مذہبًا مسلمانون کیلئے ضروری ہے کہ اس نیکدل قیصرہ کے انتقال پر رنج کرین۔ اوسکے بعد مغفرت کیلئے دعا مانگی گئی۔ بہت سے ریزولیوشن باتفاق پیش ہوئے جنمین سب سے امپارٹنٹ یہ تہا کہ بذریعہ تار بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اظہار رنج کیا جاوے اور التجا کیجائے کہ حضور ممدوح بحضور پرنس آف ویلز و پرنسس آف ویلز و دیگر ممبران خاندان شاہی اس رنج کا اظہار مسلمانان ہوشیارپور کیطرف سے فرماوین۔ چنانچہ اوسیوقت تار دیا گیا۔ اور نیز بجناب صاحب کمشنر بہادر جالندہر و صاحبڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بذریعہ خطوط عرض کیا گیا۔

آپکا نیازمند محمد وزیر الدین ڈپٹی کلکٹر نہر جمن غربی ڈویژن دہلی رخصتی سیکرٹری مجلس مذکور

دوسری ماتمی چٹھی

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل! سلام علیکم۔ اخبار وکیل مطبوعہ ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء کے ساتھ جو پرچہ "دعائے صحت" بطور ضمیمہ واسطے دعائے صحت حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند روانہ کیا تہا۔ اول تو اسکے دیکھتے ہی ماتہا ٹہنکا تہا کہ خدا خیر کرے! چونکہ یہان عید ۲۳ تاریخ کو ہوئی۔ اور اخبار کے ساتھ پرچہ مذکور ۲۲ کی شام کو پہونچ گیا تہا۔ اس واسطے نماز عید کا اسیوقت سے انتظار تہا اور ارادہ تہا کہ بعد نماز عید بحضور شافی مطلق واسطے صحت جناب ممدوحہ کے دعا کیجاویگی۔ الا افسوس کہ ہنوز وقت نماز نہ ہوا تہا اور ابھی جماعت مسلمانان مسجد مین آ ہی رہی تھی کہ بحوالہ ٹیلیگرام یہ منحوس خبر گوش زد ہوئی کہ ۱۱ جنوری کی شام کو ۷ بجے ۶ منٹ پر قیصرہ ہند کا انتقال ہو گیا۔ اس خبر نے جیسا کچھ حزن و اندوہ تمام مسلمانون کے دلون پر طاری کیا۔ اسکا اندازہ ناممکن ہے مختصر یہ کہ عید کا دن یوم ماتم بنگیا۔ چونکہ نماز کا وقت آگیا تہا نماز تو پڑھ لی گئی۔ الا وہ خوشی اور بشاشت جو عمومًا اوس روز ہوا کرتی ہے بالکل نہین ہوئی۔ اور جا بجا اسی حسرت و افسوس کا چرچا تہا۔ بعد ختم خطبہ حاجی عبد الرحمن صاحب نے اول سلطنت عظمیٰ برطانیہ کی برکات بیان کین پھر ایک پر درد تقریر مین اظہار افسوس کیا۔ اور محمڈن کمیونٹی کیطرف سے ایک تعزیت کا تار بحضور جناب سیکرٹری نائب السلطنت کشور ہند روانہ کیا گیا۔ ۲۴ جنوری کو جملہ باشندگان دہرمسالہ کیطرف سے اس حادثہ عالم آشوب پر اظہار غم و رنج کا ایک جلسہ پولیس لائین مین ہوا جسکے پریزیڈنٹ ٹیکہ راجندر پال صاحب آنریری مجسٹریٹ دہرمسالہ اور سیکرٹری بابو عبد الاحد صاحب سپروائزر اور مسٹر سندر داس بیرسٹرایٹ لا قرار پائے۔ پریزیڈنٹ و نیز سیکرٹری صاحبان نے غرض انعقاد جلسہ بیان کرکے اپنی اپنی تقریرون مین اظہار رنج و افسوس کیا۔ اسکے بعد اور دو تین صاحبان نے بھی تقریرین کین جن مین سے حاجی عبد الرحمن صاحب کی تقریر ارسال ہے (جو آگے درج کیگئی ہے۔ ایڈیٹر) اسکے بعد یہ تجویز قرار پائی کہ تعزیت کا ایک تار منجانب جملہ باشندگان دہرمسالہ بحضور جناب پرنس آف ویلز اور ایک بحضور جناب وائسرائے کشور ہند اور ایک بحضور جناب صاحب کمشنر بہادر اور ایک بحضور جناب صاحبڈپٹی کمشنر بہادر بھیجا جائے۔ چنانچہ یہ جملہ تار اسیوقت بھیجے گئے اور جلسہ برخاست ہوا۔

تقریر حاجی عبد الرحمن

یہان یہ مجمع ہے آہ کیسا کہ رنج و غم سے اداس ہین سب ۔ نہین ہے نام و نشان خوشی کا قلق ہے کیا بدحواس ہین سب

صاحبان! اس مجمع یا جلسہ کی پوری حالت کی تصویر غالبًا اس شعر کے مضمون سے آپ کی نظرون مین پھر گئی ہوگی تاہم مین اسکو اور مفصل بیان کرنا چاہتا ہون۔ یا یون کہئے کہ مین اسی تصویر مین اپنے بیان سے کچھ اور خط و خال دکھلانا چاہتا ہون۔ یہ مجمع جس مین آپ سب حضرات شامل ہین یہ وہ مجمع جگر خراش ہے کہ جسکے ذکر سے دل پاش پاش ہوا جاتا ہے۔ یہ وہ مجمع ہے جس مین تم آج اپنی مادر مہربان حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفات حسرت آیات پر اظہار ماتم کرنے یا یون کہا جائے کہ ہم اپنے سرون سے سایہ ایزدی کے اٹھ جانیکا سوگ منانے آئے ہین ؎

دریغا شہنشاہ ہندوستان ۔ دریغا کہ تاج سر خسروان
دریغا کہ آن مادر مہربان ۔ دریغا کہ آغوش امن و امان
دریغا کہ ابر و سحاب کرم ۔ دریغا کہ ما را عروج و حشم
برفت از سر ما دریغا دریغ ۔ نہان گشت خورشید در زیر میغ

حضرات! یون تو یہ جہان گذشتنی و گذاشتنی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے آجتک ہزارون لاکھون فرمانروا اون نے فرمانروائی کی اور چلے گئے۔ الا جس اقبال خداداد اور جس رعایا پروری کے اوصاف مین ہماری ملکہ معظمہ مرحومہ نے ابتدائے تخت نشینی سے آخر وقت تک جس کو ۶۳ سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے۔ اپنی مبارک زندگی ختم کی اسکی نظیر آج دنیا کی تاریخ مین تلاش سے بھی نہین ملیگی حضور ممدوحہ کیوفات سے آج یونتو روئے زمین پر کوئی فرد بشر خالی از افسوس نہ ہوگا۔ (نہ صرف اس وجہ سے کہ آپ ایک عظیم الشان سلطنت کی فرمانروا تہین بلکہ جنابہ ممدوحہ کی ذاتی کریم النفسی اور رحمدلی نے ربع مسکون کو اپنا گرویدہ بنایا ہوا تہا) الا اس حادثہ دلگداز و جانگسل سے جس رنج و اندوہ کا اہل ہند کو سامنا ہوا ہے وہ بیان نہین ہو سکتا۔ اوراق تواریخ الٹیے اور دیکھئے کہ فرمانروایان سلف کے عہد مین کیسی کچھ بدامنی اور بے چینی تھی۔ یا اب وہ زمانہ ہے کہ تمام ممالک محروسہ مین ہر ایک شخص نہایت امن و عافیت سے بجائے خود بیخوف و ہراس بیٹھا ہوا آزادی کے ساتھ اپنے کام مین تسلی اور اطمینان سے لگا ہوا ہے۔ اور یہ صرف اسی ہماری ملکہ معظمہ مرحومہ کا ظل عاطفت تہا۔ آہ یہ کل کی بات ہے کہ ۱۸۹۷ء مین جشن جوبلی حضور ممدوحہ اسی دہرمسال مین ہوا تہا تو ہر چہار طرف سے نعرہ خوشی بلند تھے یا آج وہ دن ہے کہ ہم اپنے اسی شہنشاہ کی دائمی مفارقت مین نوحہ خوانی کر رہے ہین صاحبان ہمارے قرآن مجید مین ایک یہ بھی ارشاد ہے "کل نفس ذائقۃ الموت" بھلا آپنے کسی تاریخ مین دیکھا یا کبھی سنا کہ کوئی شخص دنیا مین دائمی زندگی لیکر آیا ہو؟ ہرگز نہین۔ پھر اسی کلام پاک مین یہ بھی ارشاد ہے "فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون" اب آپ خیال کرین کہ کیا ہماری قیصرہ ہند کے معالج اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹر نہ ہونگے؟ یا کوئی ایسی بھی دوا دنیا مین ہے جو حضور ممدوحہ مرحومہ کیلئے میسر نہ آسکی ہو؟ نہین۔ اس کوچہ مین امیر و غریب شاہ و گدا سب برابر ہین۔ یہی وہ مرحلہ ہے کہ جہان نہ کسی لائق سے لائق دانشمند نہ بڑے سے بڑے زور آور اور نہ حاذق سے حاذق ڈاکٹر یا طبیب غرض کسی کی پیش نہین جاتی۔ پس بجز صبر کے اور کیا چارہ ہو سکتا ہے؟ خدا ہماری قیصرہ ہند کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرماوے اور ہمارے آئندہ شہنشاہ جانشین قیصرہ ہند کی عمر مین برکت دے اور جسطرح کہ جنابہ ممدوحہ کے عہد دولت مہد مین ہم امن و امان کے ساتھ اپنی خوش زندگی بسر کر رہے ہین آئندہ بھی ایسا ہی رہے۔ آمین۔ الراقم نامہ نگار از دہرمسال۔ ۲۵ جنوری ۱۹۰۱ء

تیسری ماتمی چٹھی

زمین مین کل کھلبلی ہو گیا ہے بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے
نہ گور سکندر ہے نہ قبر دارا ۔ مٹے نامیو کو نشان کیسے کیسے

یا الٰہی آج یہ صبح ہے یا روز محشر اندوہ و ملال کی کالی کالی گھٹائین محیط عالم ہین ۔ ہر چہار طرف حزن و ملال کا سماں رہا ہے ۔ آفتاب عالمتاب پر تاریکی چھا رہی ہے ۔ چمنستان جہان مین بادخزان کی مخالف ہوائین چل رہی ہین ۔ بہار ستان ایک دشت سنسان بیابان بن رہا ہے ۔ دلون پر رنج و پریشانی کے آثار نمودار ہین ۔ یہ کون واقعہ جان خراش ہے جس سے ہر فرد بشر کا دل اور جگر پاش پاش ہو ۔ آخر اس سانحہ ہوش ربا سے یہ ظاہر ہوا کہ اس حادثہ جانگداز کی بوقت گیارہ بجے دن کی یہ خبر وحشت اثر مشہور ہوئی کہ فرمانروائی انگلستان و ہند ۔ دستان ہماری مادر مہربان علیا حضرت قدسیہ ملکہ معظمہ گوین وکٹوریہ شہنشاہ قیصرہ ہند نے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی ۔ آج وہ علم شہنشاہی جو ایوان قیصری پر سربفلک کشیدہ تھا سرنگون کیا گیا ۔ کالا پرچم و پھریرے اوڑائے گئے ۔ وہ ایوان شاہی جو رشک دار ارئیس مین فردوس برین تھا ماتم کدہ بنا ہوا ہے ۔ اہل فوج ۔ اہل دربار ۔ ارکین سلطنت غرض عام و خاص سب کے سب گریہ و زاری واویلا و احسرتا آواز شور و بکا بلند ہے افسوس صد افسوس ہزار افسوس ۔ کل جو ہزار جاہ و جلال آرائے سلطنت ہو آج وہ بستر قضا پر افتادہ ۔ باستماع حال پر ملال انتقال علیا حضرت بفرض تصدیق منجانب منشی محمد عثمان غنی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول حسب ضابطہ پوسٹ ماسٹر صاحب ڈاکخانہ نجیب آباد کو تحریر بھیجی گئی بارہ بجے بعد تصدیق خبر وحشت اثر ہیڈ ماسٹر صاحب نے تحریک کی کہ طلبہ و مدرسین کی ایک میٹنگ برسم تعزیت و ماتم داری فوراً منعقد کیجاوے ۔ اور اس واقعہ جانگداز پر افسوس و ملال کا اظہار کیا جاوے ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے میٹنگ کا افتتاح کیا ۔ جناب ڈاکٹر ہادی حسن صاحب اسسٹنٹ نے تحریک کی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب میٹنگ کے پریسیڈنٹ مقرر ہون ۔ جناب منشی اکبر شاہ خانصاحب نے تائید کی اور باتفاق رائے ہیڈ ماسٹر صاحب پریسیڈنٹ تجویز ہوئے پریسیڈنٹ یعنی منشی محمد عثمان غنی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے اپنی اسپیچ مین بالفاظ اندوہ و ملال اظہار رنج و افسوس کیا ۔ بعد ازان ڈاکٹر ہادی حسن صاحب و ماسٹر عبد السلام صاحب و منشی رادھے لال صاحب و منشی ہرگلال صاحب و پنڈت دیبی دت جوشی نے یکے بعد دیگرے تقریرین کین ۔ بعد ادائے رسم عزاداری پریسیڈنٹ نے تجویز کی کہ جلسہ مدرسین بغرض ادائے رسم تعزیت سیاہ ماتمی بلہ اپنے اپنے بازوؤن پر باندہین ۔ اور ایک تار ماتم و عزاداری کا حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت مین بھیجا جاوے ۔ مراقمہ حسن رضا خان شیر کوٹی از مقام نجیب آباد ۔

چھٹی ماتمی چٹھی

یہان کوہاٹ مین آج بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۱ بجے دن کے جلسہ عام بغرض اظہار ماتم بوجہ انتقال جنابہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مرحومہ مغفورہ میونسپل ہال مین منعقد ہوا ۔ چونکہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہاٹ میں تشریف رکھتے تھے اسلئے صاحب مہتمم بندوبست پریزیڈنٹ ہوئے ۔ اس جلسہ میں مسٹر گلینی صاحب مسٹر ارکورٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنران ۔ جملہ رؤسا و خوانین صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران و ممبران میونسپل کمیٹی و وکلا و ساہوکاران بھی موجود تھے ۔ باتفاق مجمع حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے

(۱) بتجویز سید محمد اشرف وکیل و بتائید دیوان متھرا داس صاحب بیرسٹرایٹلا قرار پایا کہ باظہار غم حسب ذیل مضمون کا تار بخدمت گورنمنٹ بھیجا جاوے ۔ "رؤسائے کوہاٹ آج اپنی پیدی ملکہ معظمہ کی وفات کی خبر پاکر مجمع عام میں اپنا سخت رنج و الم ظاہر کرتے ہیں اور اپنی پوری ہمدردی کا ممبران خاندان شاہی سے اظہار کرتے ہیں ۔"

(۲) بتجویز مسٹر گوپال سنگھ بیرسٹرایٹلا و بتائید مولوی خورشید احمد ڈسٹرکٹ انسپکٹر قرار پایا کہ برذمہ تدفین جنابہ قیصرہ ہند تمام رعایا اپنے اپنے مذہبی طریقوں پر دعائے مغفرت کرے ۔

(۳) بتحریک سیٹھ رتن سنگھ اور تائید سیٹھ لوڑ نیدامل قرار پایا کہ بطریق ماتمداری شہر بھر میں ہڑتال رہے

(۴) بتجویز شہزادہ محمد سلطان جان سی ۔ آئی ۔ ای ۔ و بتائید خان حمید اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و لالہ گنگا سہائے صاحب ایم اے اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست قرار پایا کہ ایک کمیٹی اصحاب ذیل کی مقرر کیجاوے جو مابعد غور کریگی کہ بہتر سے بہتر طریق یادگار کا کیا ہے ۔ اور بخدمت جناب کپتان سی ۔ بی فرانسس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درخواست کیجاوے کہ صاحب ممدوح براہ مہربانی کمیٹی مذکور کا پریزیڈنٹ ہونا منظور فرماویں ۔

(۱) شہزادہ محمد سلطان جان صاحب سی آئی ای اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۔ (۲) خان بہادر خان عبد الغفور خان خٹک (۳) خان خوشدل خان نگیش ۔ (۴) خان بہادر اللہ یار خان (۵) خان بہادر عثمان خان (۶) ارباب میر احمد خان تحصیلدار (۷) خان بہادر سید سکندر شاہ (۸) سیٹھ ساون مل ۔ (۹) سید محمد اشرف لیڈر (۱۰) سیٹھ رتن سنگھ

راقم سید محمد اشرف وکیل کوہاٹ ۔

چوتھی ماتمی چٹھی

مکرمی معظمی بندہ جناب ایڈیٹر صاحب ۔ افسوس صد افسوس کہ ہمارے سر سے وہ سایہ جو بملحاظ عاطفت و محافظت مثل سایہ والدین کے تھا ہمیشہ کے لئے اٹھ گیا ۔ ہملوگ نہایت عمدگی و آزادی سے زندگی بسر کرتے تھے ۔ واحسرتا ۔ کہ بوجہ ہماری بدقسمتی کے آج اوٹھ گیا اس سے بڑھ کر اور کیا حادثہ عظیم ہوگا ۔ ہائے برحال ما ۔ کہ آج ہم اوس مادر مہربان کی شفقت شاہانہ سے محروم ہو گئے ہمیں اس شہنشاہ عادل کیوجہ سے کیسی طمانیت اور فراغبالی میسر تھی ۔ مگر آہ ۔ ایا اوس خوشی مین غمی حلول کر گئی اور غمی بھی ایسی بڑی کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نکرے ۔ امیر و غریب ۔ بوڑھے ۔ جوان ۔ حتیٰ کہ لڑکون تک کو ایسا صدمہ محسوس ہوا ہے جسکی بیان سے کلیجہ کانپتا ہے ۔ ہائے اوہ ماں جو ہم سب کو اپنی آغوش شفقت مین رکھتی تھی ۔ ماں جسکی ہم سب دکھی بچون سے زیادہ عزیز تھے ۔ وہ ماں جو ہماری پرورش اور محافظت کرتی تھی ۔ وہ ماں جو ہمین دشمنون کے خونریز حملون سے بچائے رکھتی تھی ۔ ناگہان اپنے سب بچون کو یتیم و یسیر بنا کر چھوڑ گئی ۔ کیا وہ سال یا وہ مہینہ یا وہ دن یا وہ گھنٹہ یا وہ لمحہ جسکے ناشدنی سلوک سے ہم نوحہ کنان ہین ۔ اور جو ہمین اسطرح وقف غم و الم بنا گیا کبھی ہمین بھولیگا ؟ ہرگز نہین یہ صدمہ کبھی عمر بھر فراموش نہین ہو سکتا ۔ یہ ورد سر ایسا ہی کہ سر جائے تو جائے ۔ اللہ تعالیٰ اوس شہنشاہ کا قائمقام ویسا ہی عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین ۔ احقر ناظور احمد رسولپوری نستوی ضلع دربھنگہ از مدرسہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ۔ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۱ء

پانچوین ماتمی چٹھی

۲۳ راہ حال کو بوقت شام ایک خاص جلسہ سنٹرل لگے زئی سوسی ایشن کا بصدارت جناب خان صاحب بابو حاجی میراں بخش صاحب پرسنل اسسٹنٹ چیف انجینیر ریلوے سکندر آباد بغرض اظہار غم متعلقہ وفات حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند منعقد ہوا ۔ جسمیں برادری لگے زئی لاہور کے علاوہ تمام بہائی میر و نجات کے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں شامل ہوئے اور حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے ۔ (۱) سنٹرل لگے زئی سوسی ایشن تمام قوم لگے زئی کی طرف سے ان بیشمار احسانات کا جو ملکہ معظمہ مرحومہ کے پرامن عہد حکومت میں ہندوستان پر کئے گئے ہیں مخلصانہ شکریہ اور جناب ممدوحہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج ظاہر کرتی ہے اور مرحومہ کے لئے دعا مغفرت اور شاہی خاندان کیلئے دعا عمر درازی کرتی ہے (۲) ایک تار بغرض اظہار غم بخدمت حضور وائسرائے مقام کلکتہ اور ایک تار بخدمت جناب لفٹیننٹ گورنر پنجاب لاہور بھیجا جاوے ۔ (۳) تمام اخباروں کو اس جلسہ کی اطلاع دیجائے ۔ ریزولیوشن پاس ہونیکے بعد اسیوقت آرڈر دیگئیں اور جلسہ برخاست ہوا

راقم ۔ آپکا خادم حافظ فیروز الدین اسسٹنٹ سیکرٹری لگے زئی سوسی ایشن لاہور

مرثیہ وفات حسرت آیات جنابہ ملکہ معظمہ معصومہ مرحومہ قیصرۂ ہندوستان

از نتیجۂ فکر جمیل احمد المتخلص صابر نگینوی ۔

کیا غضب ہے اے فلک کیا تو نے	داغ کیسا ہمیں دیا تو نے	وہ جو راحت دہِ غریباں تھی	وہ جو ہندوستان کی ماں تھی
جس کے ہم زیر سایہ رہتے تھے	جس پہ زیبا تھا تاج سلطانی	جس کی ہندوستان کی رانی تھی	
ہند کیا ملکۂ جہانی تھی	مالک روزگار تھی ملکہ	ہند کی شہریار تھی ملکہ	
لطف عالم پہ عام تھا جس کا	خلق تکتہ کلام تھا جس کا	سارے عالم میں نام تھا جس کا	
رحم ہر وقت کام تھا جس کا	حاصل معدن سخا تھی جو	گوہر مخزن عطا تھی جو	
راحت خلق جس کی راحت تھی	جس کا پایہ بلند پایہ تھا	جس کا سایہ ہما کا سایہ تھا	
وہ جو تھی کل جہان میں یکتا	کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا	اور چپ بھی رہا نہیں جاتا ۔	
وہ جو صاحبقران تھی دنیا میں	اے اجل تو نے کیا ستم ڈھایا	ہائے کیسا ستم کیا تو نے	
کس زباں سے کہوں نہیں ملکہ	اے فلک تو نے کیا ستم ڈھایا	ہند پر کیا بپا یہ آفت کی	
سارے ہندوستان کو کلپایا	اے اجل تو نے کیا قیامت کی	ایک عالم کا دل دکھانے سے	
کچھ ہمیں پر کرم کیا ہوتا !	مل گیا کیا تجھے ستانے سے	خوش نہ خود ہم کو کر گئی ہو تم	

کیفیت امتحان دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ

اس سے پیشتر کہ مین مدرسۃ العلوم مسلمانان علیگڈھ کے امتحان دینیات کی کیفیت لکھون مناسب سمجھتا ہون کہ مدرسہ ہذا مین حاضر ہونیکا باعث بیان کردون میرے یہان آنے اور اسلامی خدمت یعنی دینیات کا امتحان لینے کی یہ وجہ ہوئی کہ مولوی عبداللہ صاحب انصاری جو بوجہ تعلق بزرگان اسلام عمدہ علماء کے مخدوم زادہ اور اپنی ذاتی صفات جمیلہ کے باعث میرے محترم مخلص ہین اونہون نے مجھ کو مدرسہ ہذا کی دینیات کا امتحان لینے کو تحریر فرمایا مگر مجھ کو بوجہ اس امر مین پس وپیش تہا کہ اوس کے بعد ہی مولوی صاحب ممدوح غریبخانہ پر متفرق امور ذکر فرمائے اور زبانی ذکر فرمایا کہ مدرسۃ العلوم مین ماشاء اللہ روزانہ کتب دینیات کی تعلیم دیجاتی ہے اور نواب محسن الملک صاحب ناظم مدرسہ ہین اور پرنسپل یعنی مدرس اعلیٰ مسٹر ماریسن صاحب ہین جو بڑے شریف نیکدل اور مسلمانون کے خیر اندیش ہین، وہ بدل وجان طلبہ کو فرائض مذہبی کا پابند رکھنے مین سعی بلیغ فرماتے ہین اور دینیات کی تعلیم دلانے مین سرگرم ہین۔ مدرسۃ العلوم مین دینیات کی تعلیم پہلے ہفتہ وار ہوتی تہی مگر اب محض انکی توجہ سے بفضلہ تعالیٰ روزانہ ہوگئی ہے اور فرائض مذہبی کی پابندی بہی پہلے سے کہین زیادہ ہے۔ اونکی نیکدلی کا اندازہ ہر شخص اس امر سے بخوبی کرسکتا ہے کہ مدرسۃ العلوم مین صیغہ دینیات کی افسری کا عہدہ خاص انہی کی تحریک اور پرزور تحریر سے مقرر ہوا ہے جسوقت مین نے یہ کیفیت مفصلہ مولوی صاحب ممدوح کی زبانی سنی تو مطلقاً میرا جی نہ لگتا رہا اور مین نے نہایت خوشی سے اسلامی خدمت سمجھکر مولوی صاحب سے امتحان لینے کا وعدہ کرلیا چنانچہ ۲۹ - و ۳۱ اکتوبر کو مین نے امتحان تحریری اور ۳۰ اکتوبر کو امتحان تقریری مدرسۃ العلوم کی (دو جماعتون) فورتھ ایر اور سکنڈ ایر کا لیا۔ فورتھ ایر کا امتحان عقیدۃ الحسنہ، لمعات النجات، ابواب الہدایہ، طبقات محمد بن سعد۔ اور سکنڈ ایر کا امتحان بدء الاسلام، جامع صغیر، کتاب الحقوق، کتاب الصدق مین لیا۔ پرچون کے دیکھنے مین اگرچہ حسب بیشتر پرنسپل صاحب کسی قدر سختی کی گئی مگر تاہم اکثر طلبہ نے خاصے نمبر پائے۔ اور یہ سختی اسوجہ سے جائز رکہی گئی کہ طلبہ مدرسۃ العلوم سال آئندہ دینیات مین زیادہ محنت اور کوشش سے کام کرین۔ اور اس مضمون کو بہی وہ ایسا ہی تیار کیا کرین جیسا کہ وہ انٹرنس کورس کے دیگر مضامین کی تیاری کرتے ہین۔ جناب نواب صاحب ممدوح اور پرنسپل صاحب موصوف جس کام کیطرف توجہ خاص مبذول فرما رہے ہین اور سرگرمی کے ساتہہ کوشش کر رہے ہین وہ میرے نزدیک کیا بلکہ تمام مسلمانون کے نزدیک ایسا ضروری اور مہتم بالشان امر ہے جسکو کالج کی ہر قسم کی تعلیم سے مقدم سمجہنا چاہیے۔ اسواسطے کہ اگر مسلمانون کے بچے جو مدرسہ مین تعلیم پا رہے ہین بی اے اور ایم اے ہوگئے اور ولایت کے اعلیٰ امتحانات پاس کرکے ڈپٹی کلکٹر اور جج بنگئے لیکن اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی اسلامی اخلاق و آداب وغیرہ سے بے بہرہ رہے تو اسلام کو انکی ذات سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ اور مسلمانون کو ایسے لوگون کے قوم مین موجود ہونے پر کیونکر فخر ہوسکتا ہے؟۔ اور نام کی جنٹلمین جماعت مسلمانونکے کس مرض کی دوا ہوسکتی ہے؟ مسلمانون کو تو اسی وقت فائدہ پہنچ سکتا ہے جبکہ دنیوی ترقی کے ساتہہ اپنے مذہبی اخلاق و آداب سے بہی متصف ہون۔ اسلامی ہمدردی اور ایمان و اخوت کا جوش اونکے دلون مین موجزن ہو۔ وہ اسلامی جماعتون مین داخل ہون اور ہر ایک مسلمان کو وہ اپنا بہائی سمجہین اور مسلمانونکے موجودہ تنزل دینی و دنیوی پر نہ صرف زبانی نوحہ خوانی کرین اور برآنسوؤن کے خالی آنکہون کو ڈبڈبائین بلکہ نہایت جوش اور استقلال کے ساتہہ اوسکی دور کرنے کی کوشش کرین۔ اور اپنی صورت ظاہری اور سیرت باطنی سے اپنے سلف صالحین کے سچے نمونے اور پاک مثالین بنین نہ ایسی غیر مہذب اور غیر پسندیدہ حالت اختیار کرین جیسے کہ سکنڈ ایر کے ایک طالب علم نے اپنے امتحان تحریری کے پرچہ مین بنائی گستاخانہ اور بے ادبانہ۔ اسلامی صورت پر توہین کا حملہ کیا اور سلف صالح کی صورت متبرکہ کا مذاق اوڑایا۔ مجہکو اس تحریر کو دیکہکر سخت ملال ہوا اور یقین ہوگیا کہ مدرسہ ہذا کی طرف سے جو لوگون کو نفرت ہو اوسکے باعث گاہ گاہ ایسے ہی اشخاص بدنام کنندہ نکونامے چند ہوتے ہین۔ مجہکو ایک اسی برس کے معمر شخص مراد آباد ہی سے معلوم ہوا کہ اوس طالبعلم کے پدر بزرگوار ماشاء اللہ اسی اسلامی صورت پر ہین کہ جسکو اوس نے مذاقاً لکہا ہے مین نے اوسکی گستاخی اور بیباکی سے محض بوجہ خیر خواہی مدرسہ آپکو مطلع کیا ہے تاکہ ایسے لوگونکی اصلاح کیطرف زیادہ توجہ مبذول ہو۔ پس اگر ناظم و پرنسپل مدرسہ کو یہ مدنظر ہے کہ مدرسہ کی طرف سے اہل اسلام کی نفرت دور ہو تو لازم ہے کہ ایسے طلبہ کی زبان اور قلم کو روکین اور جملہ طلبہ کو صورت اسلامی کا پابند کرین تاکہ اہل اسلام کی وحشت جاتی رہے اور کسیطرح کا الزام باعتبار اسلام طلبا مدرسہ ہذا پر عائد نہو۔ ڈاڑہی کا رکہنا اور مونچہونکا کترانا مسلمانون کے رواج کی بات نہین ہے بلکہ مذہبی بات ہے چنانچہ صحیح حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظون مین فرمایا ہے۔ مونچہون کو کتراؤ اور ڈاڑہی کو بڑہاؤ اور خود آنحضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی مونچہین اپنے دست مبارک سے تراشی ہین۔ حجام کے حاضر ہونیکا بہی انتظار نہ فرمایا بس عقل سلیم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے کسقدر تاکید مونچہونکے کترنیکی معلوم ہوتی ہے۔ علاوہ برین ظاہر کا اثر باطن پر بہت کچہ پڑتا ہے اسی لئے نماز و روزہ و حج وغیرہ افعال ظاہری اصلاح باطن کے لئے شرع شریف مین مقرر کئے گئے ہین۔ اور دل کی حالت اور اوسکے اخلاص سے تو خداوند عالم الغیب ہی واقف ہے مگر ہم کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلحاء کی صورت اختیار کرنیکی ہدایت فرمائی ہے اور خساق و فجار کی مشابہت صورتی سے بہی پرہیز رکہنے کو ارشاد فرمایا ہے چونکہ یہ مدرسہ خاص مسلمانون کا ہے اور اہل اسلام کی ذریت اسمین تعلیم پاتی ہے اسپر فرض ہے کہ مین جیسی یہان کی تعلیم دینیہ کی خوبی اور جماعت نماز پنجگانہ کی پابندی اور طلبہ کے اخلاق حسنہ کو ظاہر کرون ایسے ہی مجہپر لازم ہے کہ محض بغرض اصلاح طلبہ اور مسلمانون کے اعتراضات دفع کرنیکی وجہ سے جو برائی دیکہون اوسکو بہی صاف طور سے عرض کردون ورنہ مین قیامت کے روز نعوذ باللہ منہا خائن اور مسلمانون کا بدخواہ شمار ہون گا۔

اب مین امتحان کے دوسرے حصہ یعنی تقریری امتحان کے بیان کی طرف متوجہ ہوتا ہون۔ تقریری امتحان کے جلسہ مین جناب نواب محسن الملک و جناب مسٹر ماریسن صاحب پرنسپل بہی موجود تہے نواب صاحب ممدوح اول سے آخر تک تقریباً تین گہنٹے جلسہ امتحان مین رونق افروز رہے کتاب عقیدۃ الحسنہ مین سے جو عقاید مین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم و مغفور کا ایک مفید اور جامع و مختصر رسالہ ہے حشر اجساد، حقیقت وحی، حسن و قبح اشیاء۔ دیدار اخروی۔ خداوند تعالیٰ جوہر ہے یا عرض۔ وغیرہ وغیرہ سوالات پوچہے گئے اور جامع صغیر مین سے مسائل نماز و طہارت و اذان و اقامت وغیرہ دریافت کئے گئے۔ اسیطرح باقی تمام کتابون سے مختلف مسائل کے متعلق سوالات کئے گئے امتحان کے درمیان نواب صاحب ممدوح بہی اکثر مشکل اور ادق سوال کرتے جاتے تہے مین نہایت خوشی کے ساتہہ ظاہر کرتا ہون کہ اکثر طلبہ نے نہایت صحت کے ساتہہ شافی جواب دئے۔ اور جو اعتراضات کئے گئے انہون نے نہایت عمدگی اور برجستگی سے اونکو حل کیا۔ اکثر طلبہ نہایت ذہین اور فہیم اور سمجہدار معلوم ہوتے ہین۔ مجہے یقین ہے کہ دینیات کے مدرس نے اپنے فرائض کے ادا کرنے مین پوری محنت اور کوشش سے کام لیا ہے

اشتہار زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی۔ عدالت دیوانی باجلاس منشی محمد شمس الدین صاحب منصف ڈیرہ مقام کانگڑہ باختیار درجہ دوم بمقدمہ دائرہ مسمات لچمی مع دیگر مدعیان بنام سوبہ مل ولد گنپت ذات برہمن ساکن سدرہ تحصیل ڈیرہ مدعی بنام سماۃ بہگوانی بیوہ رولدو ذات برہمن ساکن چلیال تحصیل حمیرپور دلولمان ضلع شاہپور

دعوے مبلغ ۵ روپے بہی

چونکہ مقدمہ مذکورہ بالا مین مدعا علیہا کے نام سمن چند دفعہ جاری کئے گئے و تعمیل سمن نہ ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہا دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتی ہے جیسا کہ رپورٹ پیادہ سے ظاہر ہے۔ لہذا یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہا مذکورہ ۱۵ فروری ۱۹۰۱ء کو مقام عدالت منصفی ڈیرہ مقیم کانگڑہ مین حاضر ہوکر پیروی مقدمہ مسکرہ کرے ورنہ اوسکی غیر حاضری مین کارروائی یکطرفہ شروع کیجاویگی۔ وقت عدالت ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۰۱ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط منصف صاحب

اشتہار زیر دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی۔ بعدالت دیوانی اجلاسی منشی مولا بخش صاحب منصف درجہ دوم بمقدمہ دائرہ شام سنگہ ولد امیر سنگہ اروڑہ ساکن سیدا تحصیل ہیالہ بنام خدا بخش ولد جیون ارائین ساکن سیدا تحصیل ہیالہ

دعوے مبلغ ۵ روپے

مقدمہ بالا مین شہادت مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کو سمن کی اطلاع ہوگئی ہے مگر اب وہ فرار ہوگیا ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام خدا بخش مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۱ فروری ۱۹۰۱ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے ورنہ برخلاف اوسکی کارروائی یکطرفہ عمل مین لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۰۱ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔ (مہر) دستخط صاحب منصف

اور اسکو اپنا مذہبی فرض سمجھکر ادا کیا ہے مین نے حسب وعدہ سودہ مولانا عبداللہ صاحب انصاری نواب صاحب ممدوح اور پرنسپل صاحب کی دینیات کیطرف پوری توجہ پائی اور دونون صاحب کوشش کر رہے ہین کہ کالج کے مسلمان لڑکے اپنے دینی مسائل سیکھین اور اپنے مذہبی فرائض کے پابند ہون۔ اسلامی اخلاق و آداب سے آراستہ ہون۔ اور دینی و دنیوی بہبودی حاصل کرین۔

اب مین طلبہ مدرسہ ہذا کی اخلاقی حالت کو لکھتا ہون۔ کہ ماشاءاللہ طلبہ بڑے ہی با ادب اور مہذب ہین اکثر طلبہ نے حاضر ہوکر مجھ سے نہایت اخلاص سے مصافحہ کیا۔ اور اس عاجز کے مدرسہ ہذا مین آنیکا نہایت شیرین الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور جسوقت اُنکا تقریری امتحان لیا جارہا تھا اُس وقت کچھہ وقفہ ہوگیا تھا تو طلبہ حاضرین نے یہ کہا کہ "حق تعالے آپ جیسے بزرگون کی توجہ کو ہمارے حال پر ایسے ہی مبذول فرماتا رہے کہ جس سے ہم کو ایسے مقدس بزرگون کی قدمبوسی کا موقع حاصل ہوتا ہے۔ تاکہ جس قسم کی کمی اور نقصانات ہمارے اندر ہین وہ آپ جیسے بزرگون کی شرف زیارت سے دور ہوجائین ہم لوگ دل سے دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اسیطرح ہر سال آنجناب کی زیارت سے مشرف فرماتا رہے وغیرہ" مین نے کہا کہ مین تو ایک گوشہ نشین آدمی ہون اسوقت بھی مجھہ کو مجبوراً بہ تعمیل ارشاد محترمی مولانا عبداللہ صاحب انصاری آنا پڑا اسکے جواب مین طلبہ نے کہا کہ "اگر آپ جیسے مقدس اور بزرگوار اسلام ہم جیسے اسلامی بچون سے تجنب فرمائین گے تو ہم لوگون کو ہدایت پانیکا کیا ذریعہ ہوسکتا ہے؟ پروردگار عالم نے آپ بزرگون کو قائم مقام انبیاء فرمایا ہے آپکے اوپر ہم لوگون سے ملنا اور رہنمائی کرنا فرض ہے۔ آپ جیسے بزرگون کو لازم ہے کہ اس فرض اسلامی کو ادا فرماتے رہین تاکہ ہماری سعادت اور نجات اخروی کا ذریعہ ہو" فی الحقیقت ان عزیز طلبہ نے ایسی محبت اور اخلاص سے یہ تقریر کی کہ اونکی محبت اور اخلاص کا نقش میرے دل پر جم گیا۔ خداوند تعالے اون کو کامل طور سے ابتلاع شریعت نصیب فرمائے۔ کہ جس پر بالیقین دین و دنیا کی بہبودی منحصر ہے مین نے بچشم خود معائنہ کیا کہ ماشاءاللہ نماز کی پابندی کا بہت عمدہ انتظام ہے مگر جس قسم کی کمی ہے اسکا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مسجد مین دو وقت کی نمازین بہت رونق ہوتی ہے مگر باعتبار مذہب پانچون وقت کی نماز یکسان فرض ہے بلکہ صبح اور عشا کی نماز کی زیادہ فضیلت حدیثون مین آئی ہے۔ ان ہی دو وقتون مین طلبہ بہت کم مسجد مین دیکھے گئے پس چونکہ نماز پنجگانہ فرض مذہبی ہے لہذا ناظم مدرسہ کو اسکی پابندی کی طرف بدرجہ کمال توجہ لازم ہے دوسرا امر قابل خیال یہ ہے کہ بعض لڑکون کو دیکھا کہ اونہون نے بعد جماعت کے حاضر ہوکر نماز پڑھ کر حاضری دی ایسے طلبہ کے دل مین جماعت سے نماز پڑھنے کی کچھہ وقعت نہین وہ صرف نماز پڑھ کر حاضری دینے کو ضروری سمجھتے ہین نہ جماعت سے نماز پڑھنے کو۔ اس نقص کے رفع کرنیکی یہ تدبیر ہے کہ ایسے لڑکون کی بجائے چار حاضریون کی ایک حاضری سمجھی جائے۔ اس انتظام سے وہ طلبہ انشاءاللہ ضرور ہی پابند جماعت ہوجاوینگے ہان البتہ جمعہ کی نماز بڑی شان و شوکت سے ہوتی ہے۔ دوسری نومبر روز جمعہ کو مسجد مدرسۃ العلوم مین اجتماع طلبہ کا بڑا لطف اور ایک عجیب دل کش نظارہ ہوا بعد نماز کے مولوی عبداللہ صاحب انصاری نے نہایت پُراثر وعظ فرمایا کہ جس مین نماز پڑھنے کی تاکید پُرزور دلائل شرعیہ سے فرمائی۔ اور حسن اتفاق سے جناب مولوی صدیق احمد صاحب ساکن قصبہ اینٹھہ ضلع سہارنپور جو کہ حضرت مولینا و بالفضل اولینا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سلمہ اللہ تعالے کے بزرگترین خلفاء مین سے ہین اور الحال آپ قصبہ جیہرہ ضلع علیگڈھ کے مدرس اول مدرسہ عربیہ کے ہین میری خبر سنکر جمعرات کو مجھہ سے ملنے کی غرض سے کالج مین تشریف لائے اگلے دن صبح کو جمعہ تھا کئی پرچے جوابات طلبہ مدرسۃ العلوم کے ملاحظہ فرمائے اور جمعہ بھی آپنے کالج ہی مین پڑھا۔

نماز جمعہ مین طلبہ تخمیناً ساڑھے چار سو ہونگے اونہون نے نہایت مستعدی کے ساتھہ نماز جمعہ باجماعت ادا کی اور پھر سب نے بدل و جان متوجہ ہوکر وعظ مولوی عبداللہ صاحب کا سنا اس اہتمام اور کیفیت کو دیکھکر جناب مولینا موصوف نہایت محفوظ ہوئے۔

اب مین تحریر ہذا کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ پروردگار عالم قادر علی الاطلاق طلبہ مدرسہ ہذا کو علوم معاش و معاد مین کامیابی عطا فرماوے اور جملہ طلبہ کو باعتبار صورت و سیرت سلف صالحین کا نمونہ بنائے۔ اور ترقی ظاہری و معنوی کی عزت بخشے اور مدام اپنی مرضی پر چلائے اور اپنے حبیب پاک فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ظاہراً و باطناً مرحمت فرماوے! آمین ثم آمین۔ فقط + الراقم محمد مراد الفاروقی مدرس مدرسہ اسلامیہ مظفرنگر۔

جلسہ ماتمی جالندہر۔

جالندہر کے قیصری باغمین ۲۵ جنوری ۱۹۰۱ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے مسلمانان ضلع جالندہر کا ایک عظیم الشان جلسہ واسطے اظہار افسوس قائمی یادگار دفات حسرت آیات علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہند کے منعقد ہوا۔ منجملہ حاضرین جلسہ کے صاحبان ذیل موجود تھے۔ شیخ حسین بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر جالندہر۔ قاضی محتشم الدین صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ شیخ محمد نجم الدین صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ خانصاحب فضیلکریم خان صاحب سپرنٹنڈنٹ صوبیدار میجر سردار بہادر غلام حسین صاحب مہر نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ شیخ محبوب بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ میان باگہے خان صاحب آنریری مجسٹریٹ قاضی محبوب عالم میونسپل کمشنر۔ سید غفور اللہ صاحب رئیس۔ بابو مبارک علی صاحب رئیس۔ محمد اکبر علی خانصاحب رئیس۔ منشی محمد شیر الدین خانصاحب رئیس۔ منشی نیاز محمد خانصاحب پلیڈر۔ خواجہ شاہ محمد صاحب پلیڈر۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مختار۔ منشی امام الدین صاحب منصف۔ شیخ برکت اللہ صاحب کمشنر۔ محمد عمر خانصاحب گورنمنٹ پنشنر۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب ناظر ضلع۔ منشی نذیر احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع۔ منشی غلام فرید صاحب پلیڈر۔ منشی محمد اشرف خانصاحب داروغہ صفائی۔ شیخ مہتاب الدین صاحب رئیس۔ حکیم فضل محمد صاحب۔ سید محمد شاہ صاحب۔ منشی فاضل شیخ حسین بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر صدر انجمن اور مولوی عبدالرحمن صاحب مختار سکرٹری مقرر کئے گئے۔ جب صدر انجمن اپنی کرسی پر متمکن ہوئے تو صوبیدار میجر غلام حسین صاحب سردار بہادر نے پہلا ریزولیوشن مفصلہ ذیل الفاظ مین پیش کیا۔ اس جلسہ کی خواہش ہے کہ اوسکی طرف سے نہایت درجہ کا رنج علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی وفات حسرت آیات پر ظاہر کیا جاوے اور اس حادثہ کی یادگار مین خیراتی کاموں کیلئے سرمایہ مہیا کرنیکی تجویز کیجاوے جیسا کہ ہندو مسلمانون کی جنرل میٹنگ مین جو ۲۳ تاریخ کو کنور سوچیت سنگھ صاحب اہلووالیہ کی کوٹھی پر منعقد ہوئی تھی قرار پایا تھا۔ اس ریزولیوشن کی تائید منشی نذیر احمد شیخ مہتاب الدین اور قاضی محبوب عالم نے کی اور باتفاق رائے پاس ہوا۔ دوسرا ریزولیوشن مہر نظام الدین صاحب نے پیش کیا جسکا مضمون حسب ذیل تھا "یہ کہ واسطے فراہمی چندہ کے تحصیلانکمو در۔ نوشہر اور پسلور مین کمیٹیان مقرر کیجائین میان باگہے خانصاحب اور میان شیر الدین صاحب نے اسکی تائید کی اور بالاخر پاس ہوا۔ تیسرا ریزولیوشن شیخ نجم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے پیش کیا۔ یہ کہ اس امر کو ملحوظ رکھکر کہ جناب علیا حضرت ملکہ معظمہ کو یتیم بچون کو ساتھہ بطور مادر مشفقہ ایک خاص دلچسپی تھی جناب موصوفہ کی قائمی یادگار کیلئے یہ تجویز سب سے بہتر ہوگی کہ جو روپیہ جمع کیا جاوے وہ یتیمونکے فائدہ کیلئے انجمن حمایت اسلام لاہور کو دیا جاوے۔" اس ریزولیوشن کی شیخ حسین بخش صاحب نے ایک مختصر اور فصیح تقریر مین تائید کی اور قاضی محتشم الدین صاحب اور منشی نیاز محمد خانصاحب نے بھی تائید کی اسکو باتفاق رائے منظور ہوا۔

چوتھا ریزولیوشن قاضی محتشم الدین صاحب نے پیش کیا اور قاضی محبوب عالم اور منشی نیاز محمد خانصاحب نے تائید کی۔ "یہ کہ ایک نقل اس کارروائی کی بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جالندہر بھیجکر التماس کیا جاوے کہ براہ مہربانی بخدمت حکام بالا ارسال فرماوین۔ نیز ایک ایک نقل اخبارات سول اینڈ ملیٹری گزٹ لاہور۔ پنجاب ابزرور لاہور۔ اخبار وکیل امرتسر بغرض اشاعت بھیجی جاوے۔

پانچوان ریزولیوشن منشی امام الدین صاحب نے پیش کیا جو حسب ذیل تھا۔ "یہ کہ اس جلسہ کی خواہش ہے کہ ایکتار بغرض اظہار افسوس و ہمدردی ممبران خاندان شاہی کی خدمت مین بتوسط جناب نواب وائسرائے بہادر بھیجا جاوے۔" یہ ریزولیوشن باتفاق رائے منظور ہوا اور تار بھیجا گیا۔ اس کے بعد جلسہ شروع ہوا ۱۱ بجے دردج فہرست ہوئی جسمین سے اس جگہ درج ہوئے۔ وصول ہوگئے۔

فٹ نوٹ۔ مولوی مفتی محمد مراد صاحب حضرت باوا فرید شکر گنج کی اولاد مین سے ہین اور باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ شیخ بدرالدین مرحوم تھے جو بعد شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دل مسند نشین ہوئے شیخ بدرالدین صاحب مرحوم کے فرزند شیخ تاج الدین مرحوم کہ جنکا آباد کیا ہوا شہر تاج سرور ہے اور مفتی صاحب موصوف شیخ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ کی نسل مین سے ہین اور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اولاد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے ہین آپ نے علم ادب کو مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم سے پڑھا اور علم معقول مولانا فیض الحسن صاحب و مولانا مولوی عبدالعلی خانصاحب امپوری مرحوم سے اور علم ہیئت و ریاضی و فرائض مولانا مولوی سید احمد صاحب مرحوم سے اور باقی علوم تفسیر و حدیث مولانا مولوی محمد یعقوب نانوتوی مرحوم مغفور سے اوس سالکی دستار بندی مین اپنے مقام ہمراہ ۱۳۱۸ھ سے ۱۳۲۲ھ تک مظفرنگر مین اول مدرسہ عربیہ مین خاندان جلیلہ مین جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم مغفور سے بیعت ہیں + + + + + آپ مظفرنگر کو تمام دفاتر کے متولی ہین مظفرنگر کا تمام خاندان آپکے مرید ہوئے ہیں + اس جگہ

نجوم و جفر۔ تعبیر عملیات۔ رمل۔ علیات۔ مکاشفات۔ طلسمات۔ پیشگوئی۔ تسخیر و تسخیر استفاضہ از ارواح بزرگان سے کافی جوابات مشورت کے واسطے جناب مولوی بقار حسین صاحب فلکی منجم اعلیٰ مقام فیروزآباد ضلع آگرہ سے خط و کتابت کیجئے و نیز باقرار شاگردانہ التماس یہ علوم مذکورہ بالا مولانا فلکی ممدوح تسلیم فرماتے ہین شایقین درخواست کرین قرعہ رمل ہزار نام باری تعالے معہ اعداد سہ رجتری تقویم اکبری +

اسلامی خبرین

سلطان مالدیو کے سٹاف کا ایک ملازم سری علی دیدی عنقریب کلکتہ روانہ ہونے کو ہے۔ یہ شخص اپنے ساتھ ایک کثیر مقدار کھربائے مالدیو کی بغرض تجارت لیجائیگا

دمشق کہ ریلوی کی مجوزہ لائین کے علاوہ وادی دجلہ کے کنارے کنارے ایک اور بھی لائین کیلئے (سروے) پیمایش ہو رہی ہے۔ اور اس کے متعلق جنگی ضروریات کیطرف بڑی توجہ منعطف ہو رہی ہے۔ ساتھ ہی حکام کو اس امر کی بھی جستجو ہے کہ اس لائین کا اہتمام کسی ایسی کمپنی کے ہاتھ میں جائے جو جرمن کمپنی سے بھی زیادہ سرمایہ رکھتی ہو۔ مرکزی اس سے کسی کیلومیٹر گارنٹی کی خواستگار نہ ہوگی۔ یہ جدید ریلوے لائین سقوطرہ سے جاری ہو کر ادابازار امامیہ کیواس سیار بکر۔ وطلس۔ وان اور موصل وغیرہ مقامات تک پہونچیگی۔ اور ایک شاخ دیار بکر سے میڈیٹرینین تک جائیگی۔ موصل سے جنوب میں یہ لائین اسی راستہ پر جائیگی۔ جسکی واغ بیل جرمن کمپنی نے لگائی تھی۔

خزانۂ مالدیو سے متعلق ہمصر سیلون محمدن رقمطراز ہے کہ "مالدیو کے معاملات روز بروز زیادہ پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں اور انجام کار کی نسبت کچھ عقل کام نہیں کرتی کہ کیا ہوگا۔ شہزادہ شمس الدین اور اسکے احباب نے جو پرجوش تحریک پیدا کی ہوئی ہے وہ باشندگان مالدیو کے جوش اور شور و غوغا کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ ان میں یہ شور و شغب ایسی باتوں کے سننے اور سوچنے سے پیدا ہوا ہے کہ خزانۂ سرکاری بالکل خالی پڑا ہے اور اسی لیئے اب یہ خطرہ ہے۔ خزانہ کو آباد کرنے کیواسطے اون پر بھاری بھاری ٹیکس لگائے جائینگے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ خزانہ کیا ہوا اور کہاں گیا؟" (وکیل۔ افسوس جتنی خوشی اس خیال سے ہونی چاہیئے کہ جزیرہ مالدیو بھی ایک مسلمان کے زیر فرمان ہے۔ اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ رنج یہ معلوم کرکے ہوتا ہے کہ وہاں کی انتظامی حالت کچھ اچھی نہیں جس سے خزانہ کا خالی ہونا صاف دلالت کرتا ہے)

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کی نسبت سنا جاتا ہے کہ آپ کربلائے معلی کی زیارت کو تشریف لیجاتے ہیں

اخبار سیلون محمدن رقمطراز ہے کہ غازی پاشا عنقریب سیلون سے مصر روانہ ہونیکو ہیں خدیو المکرم نے اون کو معافی دیدی ہے

لیو بولو شاہ بلجیک نے حضرت امیر المومنین سے درخواست کی ہے کہ برو کسل میں دولت علیہ عثمانیہ کا قونصل مستقل طور پر دولم کیلئے مقرر کیا جائے

صنعا کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر یمن نے باغی فریق کے سردار سیخ ابی منصور کو گرفتار کر لیا اور اٹھارہ موضعہ جو شیخ مذکور کے قبضہ میں تھے اونکو فوج نے فتح کر لیا۔ اب شیخ ابی منصور پابزنجیر پولیس کی زیر حراست ہے

اللواء رقمطراز ہے کہ مسمی دانش بک روسی جہاز پر روانہ آستانہ علیہ ہو گیا۔ یہ شخص محمود پاشا داماد کا سیکرٹری ہے۔ اور اس سیکرٹری کا روانہ ہونا خالی از مطلب نہ ہوگا

بقول جرائد شام بالعالی نے گہر نرمان سے حساب طلب فرمایا ہے کہ قلمروئے عثمانیہ میں کتنے گرافک چھاپہ کے پتھر ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اہل مطابع کے سوا اور کوئی شخص ان پتھروں کی خریداری کا مجاز نہ ہوگا

سو مسلمان تو سطنجہ سے ہجرت کرکے آستانہ علیہ میں وارد ہوئے ہیں ان سو نفر میں دس خاندان ہیں۔ انکے علاوہ ۱۳ کنبے اور بھی روسی مسلمانوں کے آستانہ علیہ کو آئے ہیں جن میں ۸۲ نفر ہیں

ممالک عثمانی کے ایک قریہ یوسومہ قوزہ میں ایک شیخ مسلم ہے جسکی عمر ۱۴۰ سال کی ہے۔ اسکے قویٰ ابھی تک نہایت اچھے ہیں نماز پنجگانہ بڑے شوق سے ادا کرتا ہے۔ اور اکثر شکار کے شغل میں مصروف رہتا ہے

بابعالی کیجانب سے حدود طرابلس الغرب کی حفاظت کیواسطے بہت سے قراول خانے تعمیر کرنیکا فرمان نافذ ہوا ہے۔ محافظ فوج کے دستے بھی روانہ ہو گئے ہیں

مولوی سید امجد علیصاحب اشہری آجکل حیدرآباد دکن میں ہیں۔ نواب سر وقار الامراء بہادر کی خدمت میں آپنے اپنا کچھ تازہ کلام پڑھ کر سنایا ہے دوسرے روز آپکو پانسو روپے بھیجے گئے۔ سنا جاتا ہے کہ شہری صاحب کی دربار حیدرآباد سے مستقل امداد اور حوصلہ افزائی کیجائے گی

خلیج فارس سے ایک بڑا قیمتی موتی دستیاب ہوا ہے جسکی بابت سلطان مسقط اور شیوخ عرب میں حق ملکیت کا

افسوس کہ منشی اعجاز نبی خانصاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور جو عرصہ سے علیل تھے ۲۶ جنوری کو عین عالم شباب میں

شمس العلماء مولینا امداد امام صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل بنگال میں ممبر مقرر ہونے والے ہیں

ڈوئیر نہارے بردوان۔ بہاگلپور اور پٹنہ کا کوئی باشندہ بوجہ طاعون کے حج کو نہ جائیگا

محمڈن کالج علیگڈھ میں ایک جدید بگلاش بورڈنگ ہوس کھولے جانیکی تجویز ہے۔ جس کا افتتاح وسط جنوری میں ہونا تھا۔ اس نئی انسٹی ٹیوشن کی نگرانی کا کام مسٹر گارڈنر برون کے سپرد ہوگا۔ یہ صاحب اسکے رزیڈنٹ ہیڈ کے طور پر ہونگے

مدرسۃ العلوم مسلمانان کے بورڈنگ ہوس میں بورڈروں کی تعداد اگرچہ آہستہ مگر بالاستقلال بڑھ رہی ہے۔ اس وقت کے موجودہ بورڈرز کی تعداد چار سو ہے۔ بجائیکہ ابھی طلباء کے رہنے کی کافی گنجائش نہیں ہے جو روز افزوں ضرورت کو پورا کرسکے یہ امر موجب مسرت ہے کہ "پکا بورڈنگ ہوس" کی باقی کمروں کی تکمیل ہوگئی ہے اور ڈیوٹی سوسائٹی کے قرضہ اوٹھاکر "نیا بورڈنگ ہوس" بھی تعمیر ہونیوالا ہے

فہرست زیر چندہ حجاز ریلوی جو میان غلام نبی وحبیب اللہ صاحبان تاجران لشمینہ ام البصر کو وصول ہوا میزان منذرجہ پرچہ ۲۱ جنوری لما للعہ

مرزا عبد الستار صاحب مختار مقام ڈالٹین گنج خریدار وکیل اخبار نمبر ۱۸۹۵ .. .. .. ۵ ۶

محمد اسمٰعیل خانصاحب اور سیر شہر بوٹمانہ تحصیل گوہانہ ضلع رہتک ۵

شمس الحق صاحب ڈیانوان ضلع پٹنہ ڈاک خانہ کرری پرسرا معرفت وکیل اخبار ۵

معرفت یوسف علیصاحب .. .. ..ا سسٹنٹ کورم ازپارا چنار لعہ ۵ بتفصیل ذیل:-

ڈاکٹر یوسف علیصاحب ۲ + پیر محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ۲ + ڈاکٹر عالم شاہ صاحب ۲ + بابو کرم الٰہی صاحب ۲ + غلام جانصاحب وکسنی ٹیچر ۲ + جمال الدین صاحب ٹھیکہ دار ۲ + بابو عجب گل صاحب ۲ + بابو غلام نبی صاحب ۲ + بابو مصنف خانصاحب ۲ + محمد بخش صاحب تار بابو ۲ + محمد اسمٰعیل صاحب کمپونڈر ۲ + شیر محمد صاحب ۲ + حبیب اللہ صاحب میزان لعہ ۵ نفیس منی آرڈر۔ میزان کل (لعہ)

معرب ہمصر اللواء لکھتا ہے کہ بلاد عثمانیہ میں ولایت بصرہ و بغداد کو گویا کل قلمروئے عثمانیہ کی جان سمجھنا چاہیئے بحر عمان اور نہر عمان ان دونو ولایتوں کے لیئے ترقی و فروغ کا نہایت عمدہ ذریعہ ہیں۔ انکی آبادی بڑھ جائے اور سرسبز و خوشحال ہو تو گورنمنٹ ٹرکی رعایا ہر دو کا فایدہ ہے۔ اگر گورنمنٹ انجینری اصول کی بنا پر دریائے عمان کا پانی مناسب مقامات میں لاکر صیغہ زراعت کو ترقی دے تو سرکار کو آمدنی وافر ہوگی۔ کیونکہ ان دونو ولایتوں کی زمین زراعت کی اچھی صلاحیت رکھتی ہے۔ آمدنی میں اضافہ ہونیکے علاوہ بدوی لوگ جو اس فن شریف سے ناآشنا محض ہونیکے باعث ہمیشہ سے لوٹ کھسوٹ کے عادی بنے ہوئے ہیں وہ بھی راہ پر آجائینگے اور ملک میں ہر طرح برکت پھیلیگی۔ سرکار صیغہ تجارت کو ترقی دے اور سرکاری جہازات معین کردیئے جائیں تو ہند اور عجم تک یہانکی تجارت جاری ہو جائے کیونکہ ان بلاد کی بہت سی اشیاء تجارت اس قابل ہیں کہ بطور مال امد غیر ممالک کو بھیجی جائیں تو یقیناً قدر و قیمت پائیں

سفارت یونان نے بذریعہ ایک یادداشت کے بابعالی کو مقدونیہ کی موجودہ حالت اور صوبہ مذکور میں کثرت واردات قتل کیجانب توجہ دلائی ہے۔ اس نوٹ میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان سنگین جرایم کے انسداد کی ضروری تدابیر عمل میں لائی جائیں اور ڈاکٹر سکیلیرین کے ورثاء کو خونبہا دیا جائے جو ضلع سالونیکا میں پچھلے دنوں قتل کیا گیا تھا

تصحیح پرچہ ۲۳ جنوری ۹۳ میں سید یوسف علی شاہ صاحب سردھنہ ضلع میرٹھ کو ہی خریدار نمبر ۱۹۰۱ لکھا گیا ہے حالانکہ یہ دو صاحب ہیں جنہوں نے جداگانہ چندہ عطا کیا ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔ سید یوسف علی شاہ صاحب (رہے) + خریدار وکیل اخبار نمبر ۱۹۰۱ قسط پنجم (للعہ)

ولایت قونیہ نے دمشق حمد ریلوی کے چندہ میں پانسو لیرہ کی رقم اور کمیشن کے پاس بھیجی ہے

رومانیا سے ایک سو مسلمان مہاجرین اور وارد قسطنطنیہ ہوئے

یکم رمضان المبارک کو دمشق اور مدینہ منورہ کے درمیان سلسلہ تار کا افتتاح ہو گیا

ہندوستان کی خبرین

معطل شدہ ای۔ اے۔ سی جہلم سید بہادر شاہ کی مقدمہ کا نتیجہ صاحب ڈپٹی کمشنر ۳۱ ماہ حال کو سنا دینگے۔

انڈین ریلونکی کل آمدنی یکم اپریل سے ۳۱ دسمبر تک نوے لاکھ روپے ہوئی جو سال گزشتہ کے اسی عرصہ کی آمدنی سے زیادہ ہے۔

ایک اور موضع موسومہ چرکلان مین بھی طاعون پہوٹا۔ یہ گاؤن سیالکوٹ گورداسپور کی سرحد پر واقع ہے۔ آبادی اسکی ۲۶۶ ہے۔

بانکی پور مین ایک یونانی طبیب کے علاج سے طاعون کے اکثر مریض شفایاب ہوئے۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال اسکی ملاقات کو خود تشریف لیگئے اور بڑی مہربانی سے پیش آئے۔

لارڈ بشپ کلکتہ نے ممالک متوسط مین اشاعت تعلیم دین عیسوی کیلئے تین ہزار روپیہ جیب خاص سے دیا۔

بنارس کے سنٹرل ہندو کالج مین آئندہ سے کوئی شادی شدہ طالب علم داخل نکیا جائیگا۔ اس تجویز سے صغر سنی کی شادی کا انسداد مقصود ہے۔

ہندوستان سے قحط مین مویشیونکی کہالین آٹھ آٹھ آنہ فی کہال کے حساب سے ولایت کو جاتی رہی ہین اور معمولی حالتون مین دو روپے۔ اور وہان سے یہی کہالین درست ہو کر پچاس روپیہ فی میشہ کے حساب سے ہند کو واپس آتی ہین۔ دیگر سوداگری مالون کا بھی ایسا ہی حال ہے۔ بیرسٹری وغیرہ مین ہزارہا روپیہ برباد جاتا ہے کیون نہین چند نوجوان کہالونکی درستی کا فن سیکہنے کیلئے ولایت بھیجے جاتے؟ کیون نہین دیہات کے چمارون کو بوٹ سازی سکہائی جاتی؟ تاکہ گہر کی دولت گہر ہی مین رہے۔

گورنمنٹ نے منظوری دی ہے کہ اپریل سے چکراتہ مین دس ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک ہسپتال قائم کیا جائے۔

کلکتہ اور لکہنؤ کی گہوڑ دوڑین بوجہ ماتمداری ملکہ محترمہ مرحومہ کے ملتوی رکہی گئین۔

مغربی بنگال مین طاعونی اموات کی تعداد برابر بڑہ رہی ہے۔

اعلان ہوا ہے کہ سینٹ آف یونیورسٹی کلکتہ کا اجلاس کانووکیشن بغرض عطائے ڈگریہائے سینیٹ ہوس مین بتاریخ ۱۶ فروری بوقت ۳ بجے بعد دوپہر منعقد ہوگا۔

بہار کے انجینئرنگ سکول کے افسران معائنہ کی کمیٹی مین ان دو دیسی صاحبان کا تقرر ہوا ہے۔ بابو اوپندر ناتھ گہوش ڈپٹی کلکٹر نہر سون۔ سید خورشید نواب صاحب پرسنل اسسٹنٹ ٹو دی کمشنر پٹنہ ڈویژن۔ علاوہ انکے تین صاحبان یوروپین ہین۔

دیوان کانتی چندر مکرجی انجہانی کی وفات پر جو قحط کمیشن کے دیسی ممبر تھے۔ رائے بہادر شام سندر لال ممبر آف سٹیٹ کونسل و دیوان کشن گڑہ منتخب ہوئے ہین۔

قحط کمیشن کے پریزیڈنٹ سر اے۔ پی مکڈانل بہادر کو اس امر کا اختیار دیا گیا ہے کہ جب ضرورت پڑے ممبران کمیشن کی آمد و رفت کیلئے سپیشل ٹرینین چھوڑوا کر کارروائی کرین۔ کیونکہ معمولی ٹرینون پر انحصار رکہنے سے بسا اوقات سفر مین بڑی دقت بے آرامی اور ڈہیل ہوتی ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی ہندو بورڈنگ ہوس کو لوکل گورنمنٹ کی منظوری و پسندیدگی حاصل ہوگئی ہے اور گورنمنٹ نے اسکے لیے بیس ہزار روپیہ کی امداد کا بھی وعدہ کر لیا ہے۔ جو اس کام کا ذاتی فنڈ جمع ہو جانے اور تعمیر کا کام شروع ہونے پر عطا ہوگی۔

وزیری بدستور چستی پر ہین۔ ۱۶ کی شب کو چند رائفل کے چورون نے ۲۳ وین پایونیر کے ایک بکٹ پر حملہ کیا۔ دو سپاہیون کو زخمی کر کے ایک رائفل چرا لیگئے۔

فیروزپور کی گیرزن آرٹیلری کو ملیریا بخار نے اسقدر ستایا تہا کہ سپاہ مذکور کو تبدیل آب و ہوا کی غرض سے عارضی طور پر قلعہ گوبند گڑہ امرتسر مین منتقل کرنا ضروری سمجہا گیا۔

شمالی وزیرستان کی ملیشیا بٹالین اب ایک عمدہ اور معقول فوج ہے جس مین سات سو توانا جوان شامل ہین ان سب کو پورے طور پر مسلح اور وردی کیل کانٹے سے اچھی طرح آراستہ کر کے اگلے دو مہینون مین خوب فوجی قواعد سکہائی جائیگی۔ اور پھر وہ وادی توچی کی بعض چوکیون پر متعین کیے جانیکے لیے بالکل تیار ہو جائینگے۔

سندہ ساگر لائن پر وادی دریائے انڈس مین جو ایک نئی چہاؤنی قائم کرنے کی تجویز تھی۔ وہ ملتوی رہی۔ چنانچہ جو افواج سمانہ۔ کورم۔ توچی اور وانا سے بالآخر واپس آگئی ہین۔ انہین سرحدی یا سرحد کے قریب کے موجودہ سٹیشنون پر ہی رکہا جائیگا۔

کالکا مین آبرسانی کی توسیع ہونیسے متعلق تجاویز زیر غور ہین۔

نیلی کچ کے قریب درہ گول مین ۲۴ ماہ حال کو ایک ہرکارہ ڈاک قتل کیا گیا۔

پنجاب اور برہما کے ججان ہائیکورٹ کو آیندہ کیلئے یہ حق عطا کیا گیا ہے کہ انکے نام کے ساتھ آنریبل کا خطاب ہوا کرے۔

تجارت کا کاروبار چونکہ اب بہت بڑھ گیا ہے اور دن بدن بڑہتا جاتا ہے اور ریلوے لائنوں پر اسکی ضروریات ترقی پذیر ہیں اسواسطے صیغہ ٹریفک کے سٹاف میں ان ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے چار سو سگنلروں کا اضافہ کیا جائیگا۔ مگر ان کے کام سیکہنے اور تیار ہونے میں کچھ عرصہ لگیگا۔

لاہور اور ہندوستان کے دیگر تمام پراونشیل دارالخلافوں میں ہفتہ کی شام کو بوقت ۵ بجے جدید شہنشاہ برطانیہ و آئرلینڈ و قیصر ہند کی شہنشاہی کا اعلان ہوا۔

قحط کے امدادی کاموں پر اس وقت ۲ لاکھ ۲۸ ہزار آدمی ہیں۔

گلگت کی سڑک پر گورائی اور کراگ بال کے درمیان ۱۴ تاریخ کو جو پانچ ہرکارے برف میں دب گئے تھے ان میں سے دو تو کھود کر زندہ نکال لئے گئے۔ مگر باقی تین مر گئے۔ ڈاک کے تھیلے تمام ملگئے اور بحفاظت پہونچائے گئے۔

بمبئی آرٹ سوسائٹی کی گیارھویں سالانہ نمایش کا پروسپکٹس شایع ہو گیا ہے۔ اس میں انعامات کی ایک بڑی فہرست ہے جو فنون صنعت کی حوصلہ افزائی کی غرض سے انکے ہر ایک شعبہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ یہ نمایش ۱۴ مارچ سے سکول آف آرٹ بمبئی میں شروع ہوگی۔

مدراس یونیورسٹی کے امتحان فرسٹ آرٹس کے نتائج شایع ہوگئے ہیں۔ کامیاب شدگان میں ابکے دو برہمن لیڈیاں بہی ہیں جو مہارانی کالج میسور سے شریک امتحان ہوئی تہیں اور وہیں انہوں نے شروع سے تعلیم پائی تہی۔

قحط زدہ اضلاع کے سوا تمام علاقوں میں امید ہے کہ اس مہینہ اراضیات کی جمع کثیر المقدار ہوگی اور سرکاری خزانے مالامال ہو جائینگے۔

رنگون میں ۲۴ تاریخکو ایک تیل کے کارخانہ میں آگ لگ گئی خیر گزری کہ تیل کا چہ بچہ بالکل بہرا ہوا نہ تھا ورنہ آس پاس کے اور بہی چہ بچوں کو آگ لگجاتی تو بڑا بہاری خطرہ تہا۔ اس آتشزدگی کا کوئی سبب اب تک دریافت نہیں ہوا۔ چہ بچہ بالکل غارت ہو گیا اس میں کئی ہزار گیلن تیل تہا۔

حضور والیسرائے کے پاس ملکہ معظمہ کی وفات کے باعث چار وانگ ہند سے خطوط اور تار خبرونکی بہرمار ہو رہی ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ کی شادی ۸ فروری کو ہوگی مگر ملکہ معظمہ کی وفات کے سبب سے جلسے اور دھوم دہام کا پروگرام منسوخ ہو گیا ہے۔

پنجاب گزٹ اردو کی آیندہ اشاعت میں مہم چین کے متعلق دیسی سپاہ کے نقصانات کی فہرست شایع ہوگی۔

سرحدی مقام میرز کی شورش و فساد ۱۸۹۷ء کے دو سرغنے اور بہی حوالہ سرکار کئے گئے۔ اب صرف دو باقی ہیں۔

انڈین میڈیکل سروس کا امتحان لندن میں ۸ فروری سے ہوگا۔ پاس شدگان کیلئے ۲۹ اسامیاں نکلینگی۔

ملازمان صیغہ ہائے ڈاک و ریلوے کی یہ شکایت واقعی قابل توجہ ہے کہ ان کیساتھ رخصت وغیرہ کے معاملہ میں نہایت سختی کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ حال میں ایک کلرک کی ماں بیمار ہوئی اور اس نے آخری دیدار کیلئے اپنے بیٹے کو بتاکید طلب کیا۔ اس غریب نے رخصت کے واسطے عرضی دی مگر حکم ہوا کہ نامنظور! اتنے میں خبر پہنچی کہ ماں اسے ایک نظر دیکہنے کو ترس ترس کر مر بہی گئی۔ اب اس مصیبت کے مارے نے ماں کی تجہیز و تکفین میں شریک ہونے کی غرض سے رخصت کی درخواست دی۔ لیکن ابکے یہی بیچارہ کو یہی حکم ملا کہ "نہیں مل سکتی"۔ افسوس! ایسا بہی کیا روزگار جسکی خاطر انسان دین کا رہے نہ دنیا کا۔

۴۴ یہ نقص واقعی نہایت قابل اعتراض ہے اور اگر حکام توجہ فرمائیں تو اسکا دور ہو جانا کچھ بڑی بات نہیں۔

محاربۂ ٹرانسوال

لنڈن ۱۳ جنوری۔ بہرتی تو پہلے ہی زور شور سے ہو رہی تھی اب قریباً ایک ہزار آدمی کیپ کی فوج مدافعت مین آنکر ملے ہین جو میدان کارزار مین جنگی خدمات انجام دینگے۔ یہ لوگ بیشتر پیدل ہین ضرورت تو مزید سپاہ سوارہ کی بھی ہے مگر وہ کیپ ٹون مین ملتی نہین۔ پس نہایت اشتیاق کے ساتھ اس خبر کا انتظار ہو رہا ہے کہ کب سوارہ فوج کی کمک ولایت سے روانہ کیپ ہوگی۔ نارفوک اور انگولا نام دو سٹیمر ۹۶۰ گھوڑے لیکر کل روانہ کیپ کئے گئے۔ اور الجیریا نام جہاز ۲۶۰ سوار لیکر منگل کو روانہ کیپ ہوگا۔ بلوم فونٹین کی پیس کمیٹی (مجلس حامی امن) نے برگرون کے نام ایک اپیل باین مضمون شایع کی ہے کہ لارڈ کچنر نے جو پناہ دہی پر آمادگی ظاہر کی ہے اس امر کی اطلاع شایع کرنے اور برگرون کو اطاعت کی ترغیب دینے مین جہانتک ہوسکے کوشش کرین۔ دو سو بویر قیدی سینٹ ہلینا مین اور پہونچے ہین۔ بویر کمانڈنٹ بوتہا سے لفٹننٹ سٹرنگ کی ملاقات ہوئی تو اوس نے صاف کہا کہ اگر جب ہی لڑنے سے باز آئینگے جب کہ انگریز انکا ملک چھوڑ دینگے۔ مجلس متعلقہ معاون جوہانسبرگ کے سیکرٹری صاحب ملازمان کان سے ایک فوج مدافعت ترتیب دے رہے ہین جو ملٹری حکام کی ماتحتی مین کام کریگی۔ کمانڈو ینک کے قریب جو لڑائی بدھ کے دن ہوئی اسمین کناڈو والی برٹش دستہ نے بہاگتے ہوئے بویرون کا تعاقب کرنے مین (بویر جنرل) ڈیلاری کے گھوڑے کو جا پکڑا جو خرجیون مین سرکاری مراسلے لیے جاتا تہا۔ مقام رینڈ سے اکثر اجنبی جو انگریزون کے ساتھ مخالفانہ برتاؤ رکہتے تھے یوروپ کو کالا منہ کر گئے۔ کیپ ٹون سٹی گارڈ کی تین ہزار جوانون نے کل جنرل برابنٹ کے سامنے قواعد پریڈ کی۔ جنرل موصوف نے اونکو مخاطب کرکے کہا مجھے امید ہے کہ تم مین سے اکثر جنگی خدمات کیلئے اپنی خوشی میدان مین جانیکے خواہان ہوگے۔ کارنارون کے ڈچ باشندے ہتھیار حوالہ کر رہے ہین۔ آئرش رائفلز نام فوج جو مقام ونٹرزبرگ مین قلعہ نشین تھی اسکو ایک دستہ نے شبخون مار کر بویرون کو اچانک جا دبایا۔ اور اونکے گھوڑون سامان رسد اور چارہ وغیرہ کو اپنے تصرف مین لیلیا۔ غنیم نے بہتیرا زور لگایا کہ کسیطرح اپنے گھوڑے واپس نکال لیجائے مگر اوسکو ناکام بے نیل مرام پسپا ہونا پڑا۔ فلپ بوتہا جو ونٹرزبرگ کے گرد بویرون کی کمان پر ہے وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ برٹش کیطرف سے مدافعت کا بندوبست واقعی اسقدر مستحکم ہے کہ ہمارے حملہ آورون کی کچھ پیش نہین جاسکتی۔

۱۴ جنوری۔ آٹھ سو بویرون نے جنرل بے یرس کی ماتحتی مین جمعہ کی شب کو تار کاٹ دیا۔ اور اگلی صبح کو کال فونٹین پر حملہ کیا۔ یہ مقام پریٹوریا سے تیسرا سٹیشن ہے۔ ہماری فقط (۱۲۰) سپاہ قلعہ نشین تھی جو چھ گھنٹہ تک برابر زور شور سے غنیم کا مقابلہ کرتی رہی اور آخر اوسکو بہگا کے چھوڑا۔ اس مقابلہ مین برٹش نقصان کچھ نہین ہوا۔ اگلی تار خبر مین اس حملہ کے حالات کی تفصیل اسطرح بیان کیگئی ہے کہ بویرون نے مقام مذکور کو ہر چار طرف سے گھیر لیا۔ اور بڑی تندی و تیزی کے ساتھ اسپر گولہ باری کرتے رہے۔ رائفلون کی آگ پڑی برس رہی تھی۔ کہ اسی عالم مین چشائر رجمنٹ کا ایک آدمی پرائیویٹ پارک نامی کلائی تک آہنی دستانے پہنے بانک کے ہاتھ دکہاتا ہوا اولیفینٹس فونٹین پہونچا۔ جہان سے اسنے پریٹوریا کو تار دیا کہ کمک بھیجو۔ اتنے کمک پہونچے اتنے اہل قلعہ باوجودیکہ نہایت قلیل التعداد تھے یعنی آٹھ سو کے مقابلہ مین صرف ۱۲۰۔ پھر بھی بڑی بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔ آخر غنیم کو ہزیمت ہوئی۔ بویر مقتولین کی تین لاشین بھی رہ گئین۔ مگر یہ کمبخت ہین بڑے شریر اور پاجی کہ چلتے چلتے بھی لائن کو اڑا گئے۔ جنوب کو جانیوالی ڈاک گاڑی بویرون کے ہاتھ پڑنے ہی کو تھی کہ عین وقت پر دشمن کے منصوبون کی خبر لگ گئی۔ اور ٹرین پریٹوریہ کو واپس کر دیگئی۔ جوہانسبرگ کی کانون پر شروع مین ڈیڑہ ہزار حفاظتی فوج رہیگی۔ بعد مین جلدی ہی بڑہا دیجائیگی۔ لارڈ کچنر تار خبر دیتے ہین کہ پیس کمیٹی کے برٹش ایجنٹ کو ڈیوٹ نے اول تازیانے لگوائے اور پھر گولی سے مروا ڈالا۔ لارڈ ممدوح نے ۱۳ کو پریٹوریہ سے ایک مراسلہ بدین مضمون بھیجا کہ بویرون سے کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیان ہوئین جن مین وہ پسپا کیے گئے اور طرفین کا تہوڑا تہوڑا نقصان ہوا۔ ایک لڑائی بمقام سینکال ہوئی جس مین بویر کمانڈنٹ ڈوپریز اور ۸ بویر مارے گئے (بعد کی خبرین) بویر علاقہ سدرلینڈ سے ہٹ گئے۔ کرنیل ڈیلائیل اور کرنیل تہارنیکرافٹ کے دستے جانب شمال سے بڑہ رہے ہین۔ حملہ آورون نے مغربی بیفورٹ کے قریب ایک پیٹرول کو گرفتار کر لیا تہا مگر پھر چھوڑ دیا۔ بقول مارننگ پوسٹ جنوبی افریقن پولیس کی تجویز ملتوی رہی۔ حکام کا ارادہ ہے کہ ایسا ہی ضروری ہوا تو عارضی طور پر یومینری فوج اور طلب کر لیجائیگی۔ (جو بوقت ضرورت دہقانون سے مرتب کیجایا کرتی ہے)۔

۱۵ جنوری۔ مارننگ پوسٹ کے بیان متعلقہ "سوتھ افریکن پولیس" کی سرکاری طور پر تردید کیگئی ہے۔ پیر کی صبح کو بویرون نے زار فونٹین پر حملہ کیا مگر پھر پسپا ہوئے۔ لارڈ رابرٹس نے پرائیویٹ طور پر لارڈ میر لنڈن اور دیگر میرون سے درخواست کی ہے کہ میرے خیر مقدم وغیرہ سے متعلق جشن اور جلسے فی الحال ملتوی رکہے جائین کیونکہ جنوبی افریقہ کے تازہ تر حالات اور ناگوار واقعات کو ملحوظ رکھکر اس قسم کی تقریبات قرین مصلحت نہین معلوم ہوتین۔ ۷ جنوری کو بلفاسٹ کی جنگ مین برٹش فوج کے چودہ آدمی مقتول ہوئے۔ ساٹھ مجروح اور ۴۵ مفقود الخبر۔ یہ نقصان زیادہ تر گورڈن۔ روائل آئرش اور شروپ شائر رجمنٹون مین سے ہوا۔ ٹائمز صلاح دیتا ہے کہ ہندوستان کی پندرہ ہزار سپاہ کو جنکی میعاد ملازمت ختم ہوگئی ہو خدمات جنوبی افریقہ کیلئے مزید مدت دیجانی چاہئے۔ کیپ کے ۵۰۰ سائیکل سوارون کا ایک دستہ تیار ہو رہا ہے۔ جنرل برابنٹ نے جنگی ضروریات سے متعلق انکا مفید ہونا مان لیا ہے۔ جنرل بروین ہملٹن معہ ۲۱ وین بریگیڈ کے اورینج کالونی مین دو مہینے سے کوچ کر رہے تھے انکا یہ کوچ اب ختم ہوا ہے۔ مرگی کی ایک ہزار مشتبہ آدمی کیمپ مین لائے گئے ہین۔ بویر کیلو پینا سے آگے کوئی نہین بڑہے۔ نوآبادی وکٹوریہ نے پانسو آدمیونکی اور امداد پیشکش کی ہے۔

۱۶ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے فوج یومینری کے نقشے روانہ جنوبی افریقہ کئے ہین اور پانچہزار دہقانون کی بھرتی کا اختیار دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کئی ملیشیا بٹالینین بھی از سر نو مرتب ہونگی۔ پریٹوریہ سے لارڈ کچنر کی ایک مراسلت مورخہ ۱۴ جنوری مظہر ہے کہ کیپ کی حالت مین تاحال کوئی اہم تبدیلی واقع نہین ہوئی ہے۔ کئی چھوٹی چھوٹی پارٹیان اورینج کالونی کیطرف لوٹتی معلوم ہوتی ہین۔ اور کیپ کے کچھ باغیون نے جو بویر کمانڈوز کے ہمراہ تھے اطاعت قبول کر لی ہے۔ (بویر جنرل) بے یرس کی ساری سپاہ کال فونٹین کے قریب ریلوے عبور کرکے مشرق کو جا رہی ہے۔ بے یرس کا اپنا ارادہ غالباً یہ ہے کہ ڈیوٹ سے جا ملے۔ افواہ ہے کہ پانسو بویرون نے دریائے ٹوس کے بند کاٹ دیئے۔ کیپ ریلوے انہی بندون کے ذخایر سے پانی لیا کرتی تھی۔ چونکہ اطاعت گزین بویرون اور دیسی باشندون کیلئے بڑے بڑے شہرون کے قریب بڑے بڑے کیمپ قایم ہو رہے ہین جن مین یہ لوگ بحفاظت رکھے جائینگے۔ اور ساتھ ہی باربرداری مین بھی بڑی دقتین پیش آ رہی ہین۔ اس وجہ سے ہر قسم کے ذخایر رسد روز بروز کمیاب ہوتے جاتے ہین (بعد کی تار خبرین) گورنمنٹ نے بھی پانچہزار والنٹیر طلب کئے ہین۔ جو واپس شدہ والنٹیر کمپنیون کے قائمقام ہونگے۔ ایک سرکاری مراسلہ مظہر ہے کہ ۱۱ تاریخ کو ضلع مریزبرگ مین بویر حملہ آورون کے ساتھ ایک جنگ ہوئی۔ جسمین کپتان ایچ فٹزبرٹ اور پانچ سپاہی مارے گئے۔ ۱۵ زخمی ہوئے اور ۴ مفقود الخبر۔ سڈنی (دار الخلافہ اوسٹریلیا) مین لوگ جوق جوق آکر جدید آسٹریلین کنٹنجنٹ فوج مین بھرتی ہونے کی درخواستین گذران رہے ہین۔ ایکہزار اسامیان جو خالی ہوئی تھین انکے لیئے ڈیڑہ ہزار آدمی بڑی کشمکش سے مقابلہ کر رہے ہین۔ شہر وکٹوریہ مین بھی اسی قسم کا جوش پھیلا ہوا ہے۔ ہالینڈ مین بویرونکی کمک کیواسطے بڑے زور شور سے بھرتی ہو رہی ہے۔ کچھ آدمی تو نما کوالینڈ کو روانہ بھی ہوگئے۔ سر ایچ فولر نے ولن ہال مین تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمین اپنے افسرون مقیمہ جنوبی افریقہ پر اور بالخصوص لارڈ کچنر پر نہایت واثق اعتماد ہے۔ اور کہا کہ میرا تو اب بھی یہی عقیدہ ہے کہ لڑائی اٹل اور ناگزیر تھی۔ بویرون نے بمقام رہنوسٹر کوپ ایک برٹش بدرقہ جس مین بارہ چھکڑے تھے گرفتار کر لیا ہے۔ بدرقہ کی اسکورٹ (حفاظتی سپاہ) مین سے دو آدمی مارے گئے۔ گیارہ زخمی ہوئے اور باقی کے گرفتار ہوگئے تھے۔ مگر بعد مین چھوٹ گئے۔ مقام سپرنگز کے قریب ایک اور لڑائی ہوئی جس مین پانچ بویر مقتول اور کئی ایک مجروح ہوئے۔ برٹش نقصان صفر تہا۔ اول و سوم ڈریگون (سوارہ فوج) جو اب جنوبی افریقہ کو روانہ ہوئی ہے اسکو قاربینون کے بجائے انفلیڈ رائفلون سے مسلح کیا گیا ہے۔ یہ فوج بالکل مونٹڈ انفنٹری کیطرح آراستہ کیگئی ہے۔ یومینری فوج مین شامل کئے جانیکی درخواستین بہت سی تو ابھی سے آچکی ہین۔ حالانکہ جن دفترون مین بھرتی ہوگی وہ ہنوز کھلے بھی نہین۔ چونکہ ایک خاص تعداد کو پولیس مین شامل کرنا ہے یا دیگر کامون پر لگانا ہے اس وجہ سے ممکن ہے کہ یہ بھرتی اوس تیزی و زور شور سے نہ ہو جیسے کہ پہلی یومینری کیلئے ہوئی تھی۔

۱۷ جنوری۔ ڈیوٹ دریائے وال کو عبور کرکے ٹرانسوال کی بویر کمانڈون مین آن ملا ہے۔ اتوار کے دن کال فونٹین سے منہزم ہوتے ہوئے بویرون نے بڑا بھاری نقصان اوٹھایا تہا۔ تخمیناً ۶۰ مجروح و مقتول ہوئے ہونگے۔ پریٹوریہ کی گورنمنٹ نے سویلینون کو خاکی وردی پہننے سے منع کر دیا ہے کیونکہ بویر اس بھیس مین سنتریون کو اکثر دہوکا دیتے تھے

(بعد کی خبرین) بیان کیا جاتا ہی کہ بوئر ابرڈین مین آگئے ہین۔ جو گراف رینیٹ سی ۴۰ میل جنوب مین واقع ہی۔ بوئرون کی ایک کمانڈو نے سدرلینڈ پر یورش کرکے اسی تاخت و تاراج کیا۔ سلسلہ تار برقی کاٹ گئی۔ اور جانب شمال واپس پھر گئے۔ جنوبی افریقن پولیس مین بہرتی ہونے کی درخواستین دہڑا دہڑ کنڈن ملیشیا ڈیپارٹمنٹ مین پہونچ رہی ہین۔ وہ بہت سی لوگ بھی جو اپنے اپنی گھرون کو واپس چلے گئے تھی۔ اب دوبارہ آن آن کی بھرتی ہو رہے ہین۔ لارڈ کچنر کے خبر رسان ہرکارون مین سی ہر ایک کو دو دو زائد گہوڑے ملے ہین۔

۱۸ جنوری۔ لارڈ کچنر اطلاع دیتے ہین کہ تین ہزار بوئر مقام کیرولینیا پر آن کر جمع ہوئے ہین۔ وانٹنڈرز ہوک پر جنرل کولول کی متحرک دستہ نے بوئرون کو بنقصان کثیر پسپا کیا۔ تین سو بوئرون نے ابرڈین مین ایک ذخیرہ رسد لوٹ لیا۔ اور پھر برٹش سپاہ کی سو آدمیون کو دیکھکر بہاگ گئی۔ کیپ کالونی کی تمام اضلاع مین (بجز آٹھ ضلعون کے جن مین برٹش رعب غالب ہی) فوجی قانون کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کیپ مین سوائی فوجیون کی اور کسی کی پاس اسلحہ جنگ یا گولی بارود کا ہونا جرم خلاف قانون سمجہا جاتا ہی۔ ایک چھوٹی سی بوئر یورش نما کوالینڈ خورد مین شودار ہوئی ہے +

ایضاً۔ حملہ آوران کیپ کالونی مغرب سی کیلونیا کو لوٹ رہی ہین۔ جہان انکی مین کمانڈو ابھی رہتی ہی اور وسطی اقطاع مین جہان وہ مقام "ولو مور" کیطرف بڑہ رہی ہین انکی چستی اور بھی بڑہی ہوئی ہے۔ جنرل کولول کے دستہ پر جو بوئر حملہ آور ہوئے انکی تعداد ایکہزار تھی۔ جن مین سی چار سو نے تو رسالہ کی ریر گارڈ پر یورش کی جسپر گارڈ کو مجبور ہو کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور باقیون نے سامان رسد پر جان توڑ کر حملہ کیا مگر پسپا ہوئی۔ اس مقابلہ مین برٹش نقصان یہ ہوا۔ مقتول ۱ مجروح ۱۵ مشرقی بارکلی پر غنیم دو بار حملہ آور ہوا۔ مگر وانٹرنونکی فوج مدافعت نی اسے دونو دفعہ پسپا کر کر دیا۔ پرتگال نی خلیج ڈیلاگو اسے نو سو پناہ گیر بوئر لزبن کو روانہ کئی ہین۔ جوہانسبرگ مین پانچہزار درخواستین اس مضمون کی موصول ہوئی ہین کہ "ہمین بیڈن پول کی پولیس مین بھرتی کیا جائے"

۱۹ جنوری۔ مقام ورٹزبرگ کی قریب نیوزیلینڈرون اور ریشمینون نے آٹھ سو بوئرون پر اک زور کا حملہ کیا اور انکا خوب ہی ستیاناس مارا۔ دشمن کا بڑا نقصان ہوا۔ برٹش سپاہ مین سی فقط ایک زخمی ہوا۔ غنیم چونکہ ولو مور کی جانب بڑہا چلا آرہا ہے جو ساحل سی چالیس ہی میل کے فاصلہ پر واقع ہی۔ اس واسطی فوجی قانون کو کیپ کی اضلاع جنوب مغربی تک توسیع دیگئی۔ آجکی تاریخ مین پانسو پولیس کی جمعیت روانہ جنوبی افریقہ ہوتی ہی۔ نقل و حرکت افواج سی متعلق آج کیپ کی کوئی تازہ خبر نہین۔ میگرز فونٹین مین بہت سی کولونیل قیدی بنا کر لائی جا رہی ہین۔ انکی خلاف بڑے بڑے سنگین الزامات قایم کیئے جائینگی۔ لارڈ میتھوان نی ۱۴ تاریخ کو مقام ٹانگز کے قریب بوئر جنرل ڈیلاری کو زک دی۔ جنرل ہنٹر کے بیماری سی بیکار ہو جانیکی سبب انکی جگہ جنرل ٹکر بلومفونٹین کی کمانڈ پر متعین ہوئی ہین +

۲۰ جنوری۔ مقام سپرنگز کے قریب جوہانسبرگ سوارہ فوج کی تین سکواڈرنون نے بوئرونکی ایک بیرونی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر انکے ایک زبردست حملہ کو پسپا کیا۔ بالمورل کی قریب ڈیلاگو الائین پر بوئرون نے ہماری ایک ریٹرین گرفتار کر لی جسمین زیادہ تر سرنگین لگانیکا سامان تہا۔ غنیم کی سپاہ نے تمام مسافرون کو جیبین ٹٹول ٹٹول کر خوب لوٹا۔

۲۱ جنوری۔ اورینج ریور کالونی کے جن بوئرون نی برٹش کی شرائط امن کو تسلیم کرنیسے انکار کیا تہا۔ انکی پاس برگرون کی کمیٹی امن کیطرف سی ایک ریپریزنٹیٹو گیا ہے۔

ایضاً۔ کرٹزنجر کی کمانڈون نے ولو مور پر حملہ کیا تہا۔ جسی ہماری سپاہ نے پسپا کر دیا۔ پھر دشمن مقام کرسنا کیطرف بڑہا جو ساحل بحر سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

۲۲ جنوری۔ جونسا ڈیوٹ پچھلی دنون ٹرانسوال مین (بوئر جنرل) بوتھا سے آکر ملا ہے۔ دشمن کی مشہور جنرل ڈیوٹ کا صرف ہمنام ہے نہ کہ خود وہی۔ ورنہ اسکی نسبت تو یقین کیا جاتا ہے کہ ابھی اورینج کالونی ہی مین موجود ہی۔ لارڈ کچنر اطلاع دیتے ہین کہ بوئرون نے مقام ہیلویشیا پر آدہی رات کیوقت حملہ کیا۔ لڑائی دیر تک ہوتی رہی مگر نقصان جان کوئی نہین ہوا۔ ایک دستہ شب گرد کا ستر بوئرون سی مقابلہ ہوا جسنی غنیم کے چار آدمی ہلاک کئی اور تین اسیر +

۲۴ جنوری۔ پریٹوریہ کی برگرون نے تجویز کیا ہے کہ نئی بادشاہ کی امان نامون سی جلد تر صلح ہو جائے۔ ۲۵ جنوری لڑائی مقام ولو مور کے قریب بڑہتی جاتی ہے۔ مگر مفصل حالات ہنوز معلوم نہین ہوئے۔ مقام کلین ولیم کے قریب جہان ایک زبردست برٹش دستہ خیمہ زن ہی بکٹون کے درمیان دونو طرف سی گولہ باری ہوتی رہی۔ افواہ ہے کہ ساحل مغربی کے حملہ آورون کو توقع ہے کہ یوروپین سمندری ڈاکوؤن کا ایک جتہا اسلحہ حرب اور سامان جنگ سمیت انکی مدد کو پہونچنے والا ہے۔ حملہ آورون نے ماریسبرگ کی قریب ۲۵ پولیسمینون کو گرفتار کر لیا ہے

محاربہ چین

۱۸ جنوری مارننگ پوسٹ کے ایک وقایع نگار متعینہ پیکین کی ایک مراسلت مظہر ہے کہ عہدنامہ صلح سے متعلق آخری مراسلہ وزراء کیطرف واپس بہیجدیا گیا۔ فغفور چین نے یہ درخواست کی ہے کہ مہمیں اب موقوف کر دیجائیں اور قلعہ جات ٹاکو مسمار و منہدم نہ کئی جائیں بلکہ طاقتیں ان پر قبضہ کر لیں +

۱۹ جنوری۔ وکلاء چین نے وزراء دول عظام کی یادداشت کو جو واپس کیا اس پر ٹہیک ٹہیک دستخط ہو گئی تھے اور مہر شاہی بہی لگ گئی تہی +

۲۵ جنوری۔ ایلیکسیف امیر البحر روس نے "پلوور" نام برٹش اگنبوٹ کی روانگی پر اعتراض کیا ہے جو سمندری ڈاکوؤں کو جزائر ایلیٹ بلونڈ سے نکالدینے کی لئے گیا تہا۔

امیر البحر سیمور نے روسی امیر البحر کی اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا کہ جزائر مذکورہ (جو مقام لیاؤتنگ سے جانب مشرق واقع ہیں) روسی علاقہ میں شامل ہیں۔ چنانچہ امیر البحر سیمور نے اس بارہ میں ولایت کو لکہا ہے +

مختلف خبرین

بوئر قیدیوں نے گرین پوائنٹ کیپ ٹون میں بخیال ہمدردی حضور ملکہ معظمہ مرحومہ۔ اپنی تمام خوشیاں اور دلچسپی کے سامان تجہیز و تکفین ہو جانے تک کیلئے ملتوی کر دیئے +

لنڈن ۲۵ جنوری۔ کونسل میں ایک آرڈر شایع ہوا ہی جسکا منشاء یہ ہی کہ دعاء کی کتاب میں تبدیلی کر دیجائے۔ اس میں پرنس آف ویلز کے بجائی ڈیوک آف کارنوال و یورک کا نام رکھا جائی +

کناڈا میں ۲ فروری ماتم کا دن مقرر ہوا ہے +

۲۳ تاریخ کے پیغام تار کی اصلاح جو ابہی ابہی ایسٹرن کیمبل کمپنی کیطرف سی موصول ہوئی ہی اس سی معلوم ہوا کہ جدید پادشاہ سلامت سی اوتھ لینے کی رسم لارڈ سالسبری نی نہیں بلکہ لارڈ ہالسبری نی ادا کی +

قیصر ولیم شہنشاہ جرمنی تجہیز و تکفین تک انگلینڈ ہی میں رہیں گے +

الہ آباد ہائیکورٹ جو ملکہ معظمہ کی وفات کی خبر پہونچتی ہی بند ہو گیا تہا۔ پہر آج کھلا ہے +

جرمنی میں قریباً بیس ہزار کتابیں سالانہ نئی شایع ہوتی ہیں۔ فرانس میں گیارہ ہزار۔ اٹلی میں نو ہزار انگلینڈ میں چھ ہزار۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں پانچہزار +

موکڈن (دار الخلافہ منچوریا) میں ایک روسی ریزیڈنٹ رہا کریگا جس کے فرایض و اختیارات اسی قسم کے ہونگے جو ہندوستانی ریاستوں میں برٹش ریزیڈنٹ کے ہوتے ہیں +

سیلون کے ایک قصبہ واقع صوبہ کفالاپرم میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکے دو سر تھے۔ چار آنکہیں چار ہاتھ اور چار پاؤں۔ یہ بچہ ۲۰ دسمبر کو پیدا ہوا تہا اور ۲ جنوری تک جیا +

چین میں پایہ تخت (پیکین) سی ٹنٹس تک کے سلسلہ ریلوی کی حفاظت کا کام ہندوستانی فوج کے سپرد کیا گیا +

وسط ایشیا سے گھوڑونکی خریداری کی لئے گورنمنٹ عالیہ ایک ایجنسی کاشغر میں قایم کرنیوالی ہی +

سیلون میں اب کل بوئر قیدیان جنگ کی میزان (۵۰۱۹) ہی جن میں (۱۰۷) افسر بہی شامل ہیں +

سکندریہ کے جہاز موسومہ فرائری پر بندرگاہ ہل میں پہونچکر طاعون کی کئی وارداتیں اور تین موتیں ہوئیں +

برلن کے ایک اخبار کا وقایع نگار لکہتا ہی کہ ۱۹۰۲ء میں بذریعہ انتخاب کے ایک زوردار کوشش اس امر کی ہوگی کہ پرنس لوئس نپولین بوناپارٹ کو فرانس کے تخت پر بٹھلا دیا جائی۔ کہا جاتا ہی کہ حال میں جو شہزادہ مذکور پیرس آیا تھا تو نیشنلسٹوں کے کئی جتہوں میں اس منصوبہ کے متعلق عہد و پیمان ہو گئی تھے +

ایتھنز کی تازہ رپورٹ کے بموجب کریٹ کا نیا سکہ جلدی ہی رواج پانیوالا ہی۔ اسپر پرنس جارج کے سر کا نقش ہی۔ ابتک جزیرہ یونان۔ اٹلی۔ فرانس وغیرہ کے نقرئی سکے جاری ہی۔ ترکی روپیہ یہاں بالکل دیکہنی میں نہیں آتا +

کراچی سے حاجیوں کا آگبوٹ ۲۳ جنوری کو روانہ ہوا +

سیٹھ حاجی محمد مولیڈنہ صاحب ٹرکی کونسل مقرر ہوئی +

مصری شاعری سب سے قدیم تسلیم کیگئی ہے +

ایک بیچاری کی بیماری اور آہ وزاری

(دو دن رات برابر بن دانہ بن پانی)

نوٹنگھم کا حصہ موسوم بہ "دی میڈوز" وہ علاقہ ہے جسمیں صرف ریلوے پر کام کرنے والے محنتی مزدور ہی بستے ہیں اور جو گویا بنا ہی اس لئے ہے کہ تیز رفتار توسیع دستکاری و صنعت کی ضروریات کو پورا کرتا رہے۔ وہاں دن رات برابر اسی قسم کے لوگ بازاروں میں آمد و رفت رکھتے ہیں جیسے سگنلر۔ شنٹر۔ ڈرائیور اور گارڈ وغیرہ۔ کوئی اپنی ڈیوٹی پر جاتا ہے کوئی ڈیوٹی سے لوٹ کر آتا ہے غرض آٹھ پہر یہی تانتا لگا رہتا ہے۔ اس علاقہ میں اخبار "نوٹنگھم ڈیلی ایکسپریس" کے ایک وقائع نگار نے ایک انجن پھیرنے والے کی بیوی کے عجیب و غریب بیانات اپنے کانوں سنے۔ یہ عورت ریلوے کے آہنی پلوں کی تعمیر کے کام پر لگی ہوئی تھی۔ اس کا نام مسز میری این وہائٹ ہیڈ ہے۔ مونا کوٹیج نمبر ۲ کنگس لیک سٹریٹ۔ دی میڈوز۔ نوٹنگھم (انگلینڈ) میں رہتی ہے۔ مہینوں سے اسکی زندگی ایسی حالت میں کٹ رہی تھی کہ اس بیچاری کو شہید خنجر امراض کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ مسز وہائٹ ہیڈ نے خود بیان کیا کہ:۔ میں کئی سال سے ایک بڑی مصیبت میں مبتلا تھی پیٹ سوجکر مٹکا ہو گیا تھا اور دن بدن زیادہ زیادہ پھولتا جاتا تھا شکم کے حصہ زیرین پر جدا ورم آگیا تھا۔ کئی ہسپتالوں میں مجھ پر جراحی عمل ہو چکے تھے مگر بے سود۔ میں جیتی کیا تھی گویا یہ سمجھو کہ درد و مصیبت میں مر مر کے دن کاٹتی تھی۔ آخر جان ایسی اجیرن ہو گئی تھی کہ میں نہایت آرزو سے یہ سوچا کرتی کہ "اے کاش موت ہی آکر مجھے اس بلا سے چھڑائے"۔ میرے پہلو اور کمر میں متواتر عرصہ تک شدت کا درد رہتا جسے میرا ہی دل جانتا ہے یا خدا کو خبر ہے کہ کیونکر برداشت کرتی تھی میں اندر ہی اندر گھلتی اور باین خیال کسی سے اپنا دکھ درد کہتی بھی نہ تھی کہ "مصیبت کا احوال ہر اک سے کہنا مصیبت سے ہے یہ مصیبت زیادہ"۔ ٹانگوں میں نام کو طاقت نہ رہی تھی بالکل نراس کر دینے والی کمزوری اکثر اوقات تو مجھ پر ایسی غالب آتی کہ میں ایک کرسی میں پڑ جاتی اور ایک ہی وقت میں گھنٹوں کراہتی اور چیختی چلاتی رہتی۔ بغیر مدد کے کمرہ کی اس طرف سے اسطرف تک بھی نہ جا سکتی تھی۔ گھر کے کام کاج کے لئے ہمسائی کی محتاج یا اپنی بچیوں کی منتظر رہا کرتی تھی کہ کب وہ کام پر سے آئیں اور اٹھ بیٹھ کے کام میں میرا ہاتھ بٹائیں پہر دن تو دن رات کو بھی مجھے گھر میں اکیلا نہ چھوڑ سکتے تھے حالانکہ وہ گھنٹے ایسے ہوتے ہیں کہ انسان ہارا تھکا آکر اک ذرا آرام کرے۔ مگر میرے کارن بچاری تھکی ماندی بچیوں کو رات کو بھی چین نصیب نہ ہوتا تھا کیونکہ پل بھر کل نہ پڑتی تھی۔ میں ساری رات بیل بیل کے کاٹتی تھی۔ اور نیند آتی تو کیسے آتی؟ کھانا پینا تو بالکل قسم تھا۔ اکثر دو دو دن تک لگاتار حرام ہے جو کھیل بھی اڑ کر منہ میں گئی ہو۔ کوئی سات مہینے کی بات ہے کہ میرے گھر میں سے یاد نہیں کون۔ "اخبار نوٹنگھم ایوننگ نیوز" پڑھ رہا تھا۔ اس پرچہ میں ڈاکٹر ولیمز پنک پلز کا بھی تذکرہ تھا کہ ان گولیوں نے فلاں فلاں مہلک امراض میں بیماروں کو عجیب و غریب طور پر شفا بخشی ہے وغیرہ" میرے شوہر نے جنہیں خود بھی ایسی کئی آزمائشوں کا علم تھا جن میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی تھیں۔ مجھے ترغیب دی کہ انکو بھی آزماؤ تو سہی شاید خدا آرام ہی کر دے۔ قبل اس کے کہ میں اپنے شوہر کے مشورہ پر کاربند ہوؤں۔ مجھے خیال آیا کہ جو ڈاکٹر آج کل میرا معالج ہے اس سے بھی تو پوچھ لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اس سے دریافت کیا کہ "ڈاکٹر صاحب! آپ کو ڈاکٹر ولیمز پنک پلز کی تاثیرات پر بھی کچھ عقیدہ ہے؟"

ڈاکٹر بولا:۔ "ہاں۔ کیوں نہیں؟ بیشک میں کہہ سکتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور تمکو فائدہ کرینگی۔ تمہاری حالت جو دن بدن ردی ہوتی جاتی ہے۔ ان گولیوں کے استعمال سے بہت کچھ سنبھل جائیگی۔ اور اگر تم انکا استعمال کرو تو میں بھی آج سے تمہارا نسخہ تبدیل کر دوں؟" چنانچہ میں نے یہ گولیاں کھانی شروع کیں۔ تین چار ہی ڈبیاں کھانے پر میری صحت میں بین فرق پڑ گیا۔ اور میں پھر بدستور خاصی اچھی طرح اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے لگی۔ اب مجھے ڈاکٹر کی کچھ ضرورت نہ رہی۔ اور جب وہ ایک ہمسایہ کو دیکھنے جاتے ہوئے میرے پاس سے گزرے اور مجھ سے مسکرا کر پوچھنے لگے کہ "کیوں بی اب تمہارا کیا حال ہے؟ ان گولیوں نے کچھ فائدہ کیا؟" تو میں نے بعجز و انکسار ان سے عرض کر دیا کہ "اب تو خدا کے فضل سے اچھی ہوں۔ اور آپ کو تکلیف دینے کی چنداں ضرورت رہی نہیں۔ میں باقاعدہ گولیاں کھاتی رہی جن سے میری صحت اور طاقت برابر ترقی کرتی گئی حتیٰ کہ اب میں نہایت ہی تندرست و توانا ہوں"۔

وقائع نگار جو اس خاتون سے ملنے گیا تھا یہ باتیں سنکر مسرور ہوا اور مسز وہائٹ ہیڈ کی عمدہ صحت پر اسکو مبارکباد دی۔ عورت کہنے لگی "یہ ہے میری رام کہانی جسکا دوسروں کو جتا دینا میں اپنا فرض سمجھتی ہوں۔ تاکہ وہ بھی ایسی نازک حالتوں میں اس نادر دوا سے فیض اٹھائیں۔ اتنی تو میں کہتی ہوں کہ میری اس دوا سے بالکل کایا ہی پلٹ گئی ہے میری سابقہ ردی حالت سے ابکی شکل صورت پہچانی نہیں پڑتی اور بقول اپنے شوہر کے میں نے دوبارہ زندگی پائی ہے۔ اب مجھے بھوک کھلکر لگتی ہے۔ نیند خوب آتی ہے۔ دکھ درد کا نام و نشان نہیں۔ بڑی چاؤ سے اپنا گھر کا کام دھندا کرتی ہوں۔ اب بھی میں برابر ان گولیوں کا استعمال کئے جاتی ہوں۔ اور کبھی انکو نہ چھوڑوں اگر کوئی ساری دنیا بھی مجھے ان کے عیوض دے۔

مذکورہ بالا حالات میں سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر ولیمز کی پنک پلز کی سفارش ایک ڈاکٹری پیشہ شخص نے کی ہے۔ ہر چند ان گولیوں کے فائدہ بخش ثابت ہونیکے لئے کثرت سے شہادتیں پہونچی ہیں اور تمام اخبارات بھی انکی سفارش کرتے ہیں مگر ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی ڈاکٹر نے اسکی سفارش کی ہو جیسی مسز وہائٹ ہیڈ سے ڈاکٹر نے سفارش کی تھی۔ ڈاکٹر کی یہ بات قابل تعریف ہے۔ ان گولیوں میں زہریلے اجزا نہیں ہیں ڈاکٹر ولیمز نے انکو عمداً ایسا تیار کیا ہے کہ بغیر ڈاکٹر کی نگرانی کے ہر شخص ان کو کھا سکے نازک سے نازک شخص کو ان سے ضرر نہیں پہونچتا۔ ڈاکٹروں کو ان کے تجویز کرنے میں شاید اس وجہ سے عذر ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ ان گولیوں میں کیا کیا اجزا شامل ہیں۔ ان گولیوں کی تیاری ایک بڑے نازک اور بے مثل طریقہ سے ہوتی ہے۔ ان گولیوں کے موجد ڈاکٹر ولیمز کے جو ایڈنبرا یونیورسٹی کے سند یافتہ ہیں۔ حال نے ایک دواساز کو اسکی ترکیب بتائی ہے۔ ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کا پتہ ہولبرن۔ وائڈکٹ لنڈن ہے۔ چونکہ ڈاکٹر لوگ نہیں جانتے کہ وہ کیونکر بنائی جاتی ہیں پھر دوکاندار کیونکر واقف ہو سکتے ہیں انکا یہ دعوے محض لغو ہے۔ جو چند بے ایمان تاجر کرتے ہیں اور ان کے عیوض میں دوسری گولیاں فروخت کرتے ہیں وہ گولیاں ڈاکٹر ولیمز کی گولیوں سے چھوٹی ہوتی ہیں۔ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور محض ناقص گولیاں بیچکر فائدہ اٹھاتے ہیں وہ گولیاں جو یہ لوگ بیچتے ہیں وہ عام قسم کی دوا کی ہیں اور معمولی طور سے تیار ہوتی ہیں۔ اصلی گولیوں پر قانون کی رو سے پورا نام (سات الفاظ) "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" لکھا ہوتا ہے ان گولیوں سے ان تمام امراض کو فائدہ ہوتا ہے جو کمزوری اعصاب اور کثرت محنت اور سکونت مقامات حارہ سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً عارضہ جگر۔ عارضہ انٹرمیٹنٹ۔ ملیریا اور بخاروں سے جو اثر پیدا ہوتا ہے اور فالج لوکوموٹر اٹیکسی (آخر الذکر مرض کو معمولی ادویہ سے فائدہ نہیں ہوتا) سائٹکا۔ سینٹ وٹس ڈنٹیس۔ ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ درد سر ضعف قلب اور وہ امراض جو ضعف اور خون کی کمی سے لاحق ہوتے ہیں۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ نقرس۔ سوء ہضم۔ ضیق النفس۔ اختناق الرحم اور عورتوں کے امراض جو چہرے کے زرد اور پھیکا پڑ جانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ بہر طور یہ گولیاں زن و مرد دونوں کے لئے عموماً اور عورتوں کے لئے خصوصاً مفید ہیں۔ یہ گولیاں بکس میں فروخت ہوتی ہیں جو دو انچ لمبا اور ایک روپیہ کے برابر مدور ہوتا ہے اس کے اوپر گلابی کاغذ چسپاں ہوتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ (دو روپیہ) ہے۔ یہ گولیاں ہندوستان۔ برہما اور لنکا کے تمام بازاروں میں دوافروشوں کی دوکانوں سے ملسکتی ہیں۔

ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ۔ دموور۔ رتنسی نمبر ۲۷ کالبا دیوی روڈ بمبئی اور ۵۸ کیننگ سٹریٹ کلکتہ سے ملسکتی ہیں

ان کے بجائے اور دوا خواہ کھلی یا بند بکتی ہو بالکل نکمی ہوتی ہے۔

فیروز الدین

ایجاد کردہ

مشہور عالم

عجیب و غریب

مقوی مبہی دوائی

جوب خیری

جوب خیری یا فیروز نروائن ٹانک پلز

انسان کی صحت کی سلہ اور محافظ دوائی ہے

جسکو قریباً تمام ملک نے مفید مانا ہے۔ اس دوائی نے ملک کے

مڈیکل افسران اعلےٰ سے اعلےٰ ڈاکٹران و عہدہ داران سرکار انگلشیہ

مشیران ریاست حکماء یونان اور عام پبلک جاگیرداران وغیرہ سے بڑی

بھاری تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو

مضبوط و طاقتور بنانے کے لئے صرف یہی ایک بے نظیر دوائی ہے +

نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ جریان

سرعت۔ رقت۔ احتلام۔ ضعف دماغ۔ لقوہ

ضعف معدہ۔ ضعف بصر۔ کمی اشتہا

وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوائی ہے جو اپنی آپ نظیر ہے +

جوب خیری خصوصیت کے ساتھ بلا مبالغہ بے نظیر اثر کے ساتھ

جوانی اور بچپن کی غلط کاریوں اور بے احتیاطیوں کے نقص دور

کرنیوالی دوائی ہے اور اُن لوگوں کو دوبارہ جوانی بلکہ شباب کا لطف

دکھاتی ہے جنکو کثرت فواحشات و مسکرات نے بالکل نکما کر دیا ہو +

جوب خیری وکلاء اور عام مطالعہ کرنے والے حضرات اور امتحان کے

امیدواروں۔ طالب علموں۔ سکول ماسٹروں اور دماغی محنت سے

کام لینے والوں کے لئے ایک نادر اور قیمتی تحفہ ہے +

جوب خیری تین بکس کا ایک کورس ہوتا ہے۔ جو

مگر معمولی کمزوری صرف تین روز میں

دور ہوئے لگتی ہے۔ قیمت فیبکس

۴۸ گولی ڈیڑھ روپیہ عہ

روغن طلا

ایام جوانی کی غلط کاریوں کے کل نقائص بغیر کسی قسم

کی تکلیف دہ پرہیز کے دور کر کے دوران شباب دکھلاتا ہے

نامردی اور سستی اعصاب کے لئے یہ روغن اکسیر ہے۔ ایسے مریض کو

اسکی ہمراہ جوب خیری کا استعمال ضروری ہے تاکہ جلد فائدہ ہو فیشیشی (عا)

جوب خیری کے فائدوں کا اس سے بڑکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ملک کے میڈیکل افیسر اور دیسی حکیم ہم سے منگا کر اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کرتے ہیں

جوب خیری کی تاریخ ایجاد سے اسوقت تک ملک کا کوئی صوبہ یا ضلع ۔ ن نہیں رہا جہاں اس کے فائدوں کا چرچا اور شہرہ نہ ہو +

جوہر عشبہ فیروزی

امراض ذیل کے لئے مفید مانا گیا ہے۔ آتشک کسی درجہ میں ہو بڑھ۔ درد اعضا۔ درد زانو و شانہ آتشک کے باعث گنٹھیہ بھگندر۔ ناسور۔ جسم کا سیاہ ہونا۔ فساد خون وغیرہ +

اس جوہر میں ہمنے اپنے ملک کی بہت سی بوٹیاں وغیرہ شامل کی ہیں تاکہ طبیعت صفرادی و صفرادی کو بھی موافق و مفید ہو۔ صفائی خون کے لئے یہ جوہر ضرب المثل ہے۔ قیمت شیشی خورد " ۸ عہ شیشی کلاں (عا)

جواہر سوزاک و قرحہ

اسکے پینے سے پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن اور پیپ چھتیس گھنٹے کے اندر کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر حالت کے مریض کے لئے مفید ہے +

قیمت فیشیشی دو روپے (عا)

عرق طحال

یہ بے نظیر عرق تپ تلی کے دفعیہ کے لئے غایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے اکثر لوگ جو ڈاکٹری و یونانی علاج سے مایوس ہو گئے تھے اس عرق سے صحت پا چکے ہیں۔ فیشیشی (عا)

جوب فیروزی

تپ تلی اگر تھوڑے عرصہ کی ہو تو یہ گولیاں اکسیر ہیں۔ اگر تپ یا لف دیرینہ ہو تو پھر یہ جوب اور عرق طحال دونو کا استعمال کریں۔ فیبکس ۴۸ گولی ۱۲

حب بواسیر

ان گولیوں کے استعمال سے بواسیر خونی ہو یا بادی نیست و نابود ہو جاتی ہے +

قیمت بخیال فائدہ عام ۸ عہ

مرہم بواسیر

مسوں پر لگانے سے یہ مرہم فوراً تسکین دیتی ہے مرض سے نجات دیتی ہے +

قیمت فی ڈبیہ (۱۲)

فیروز بام یا پیڈرال بام

دمہ۔ کھانسی خشک و تر۔ نزلہ۔ زکام۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ کالی کھانسی۔ ابتدائی سل وغیرہ کے لئے از حد مفید و زود اثر ہے۔ یہ عرق اپنے عجیب الاثر ہونے کے باعث ملک بھر میں مشہور ہے +

شیشی خورد " ۱۲

شیشی کلاں (عا)

حب ہاضمہ

ان گولیوں کی جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ غذا کے ایک گھنٹہ بعد صرف ایک گولی تازے کھانے سے قبض رفع ہو کر ہاضمہ درست ہو جاتا ہے +

۲۵ گولی ایک روپیہ (عہ)

سرمہ فیروزی

اس سرمہ کی جس قدر تعریف کی جاوے مبالغہ نہ ہوگا۔ جالا دہند۔ عنبار۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ ضعف بصارت کے لئے از حد مفید ہے اسکا استعمال کرنے والا کبھی مرض چشم میں مبتلا نہ ہوگا +

قیمت فیتولہ ایک روپیہ عہ

فیروز سیرپ

اسکے استعمال سے شراب چنڈو افیون۔ وغیرہ نشے سب بآسانی چھوٹ جاتے ہیں۔ صرف نباتات سے یہ تیار کیا گیا ہے۔ قیمت شیشی خورد للوہ کلاں

حب وجع مفاصل

گنٹھیہ اگر آتشک کے باعث ہو تو جوہر عشبہ فیروزی اور ان گولیوں کا استعمال کریں ورنہ یہ گولیاں و جوہر و پیٹنٹ

قیمت گولیاں " ۱۲

جوہر ۱۶ پوڑیہ عا

فیروز

اسکے تھوڑے عرصہ کے استعمال سے مرض کا دور دور ہو جاتا ہے۔ ایک شیشی میں ایک چھٹانک سفوف ہے (عا)

صاحب ڈی ڈی ٹی کشمیر بہادر

از مقام B.R اصاطہ مرزا مس آپ کی ایجاد کردہ جوب خیری کی تعریف لکھی ہے دو بکس بھیجدو +

(بذریعہ تار ایضاً) تین بکس جوب خیری وغیرہ اور بھیجدو +

جناب صاحب حیدرآباد دکن

جناب ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب و جناب ڈاکٹر شیخ نذیر الدین صاحب چیف سول سرجنان نے بارہا اپنے زیر علاج مریضوں پر جگر کے کارخانہ کو مضبوط کرنے کے لئے جوب خیری کو طلب فرمایا اور آپ کی جوب خیری کا واقعی ہمارے ملک میں کوئی ثانی نہیں ہے خدا حافظ و مددگار رہے +

جناب ڈاکٹر سید جلالشاہ صاحب

از مقام عدن

ہمارا جوب خیری کا پرچہ ختم ہو چکا ہوں۔ اگر جوب خیری کا پرچہ موجود ہو تو بھیجدیں قیمت ہمارے ذمہ ہے +

جناب صاحب

(پونہ) آپ کی جوب خیری کا جیسا کہ آپ نے جوب خیری کا پرچہ میں لکھا تھا اس کا استعمال سے مفید پایا ۶ گولی کے استعمال سے حسب فائدہ ظہور میں آیا +

جناب ڈاکٹر سید جلالشاہ صاحب

از مقام عدن

ہمارا جوب خیری کا پرچہ ختم ہو چکا ہوں۔ اگر جوب خیری کا پرچہ موجود ہو تو بھیجدیں قیمت ہمارے ذمہ ہے +

جناب صاحب

(پونہ) آپ کی جوب خیری کا جیسا کہ آپ نے جوب خیری کا پرچہ میں لکھا تھا اس کا استعمال سے مفید پایا ۶ گولی کے استعمال سے حسب فائدہ ظہور میں آیا +

جناب

از مقام شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

صاحب حکیم عبدالرحمن صاحب

آپ کی جوب خیری کا پرچہ میں لکھا تھا اس کا استعمال سے مفید پایا ۶ گولی کے استعمال سے حسب فائدہ ظہور میں آیا +

جناب

از مقام عدن

صاحب عیسیٰ خیل ضلع میانوالی

آپ کی جوب خیری کا پرچہ میں لکھا تھا اس کا استعمال سے مفید پایا ۶ گولی کے استعمال سے حسب فائدہ ظہور میں آیا +

جناب

از مقام ڈیرہ غازیخان

صاحب حکیم عبدالغنی

آپ کی جوب خیری کا پرچہ میں لکھا تھا اس کا استعمال سے مفید پایا ۶ گولی کے استعمال سے حسب فائدہ ظہور میں آیا +

جناب

از مقام ڈیرہ غازیخان

صاحب حکیم محمد

اے میری قدردان علم و ہنر | غور سے کیجئے ادہر بھی نظر | اعنی ہو حقیقین ہر بشر کے پسر | لعل و در یتیم سے بڑھ کر | ہم لٹاتے ہین آج لعل و گہر | نہ رہے کوئی لاولد مضطر

دنیا میں لاثانی اشتہار قیام اولاد و فرزند

نرینہ کا یادگار

مجھ کو خودنمائی و خودستائی سے سخت عار ہے لہذا صرف اصل مدعا کا اظہار ہے کہ گو کثرت اشتہارات سے کذب و راستی میں فرق کرنا دشوار ہے لیکن اگر عقل و دور اندیش سے کام لیا جاوے تو راستی کا نشان آشکار ہے صداقت کو پائیگا اگر سوچ سمجھ کر جستجو کرنیوالا ہے سچائی کو پائیداری ہے اور صداقت ہی کا بول بالا ہے۔ جب کوئی اپنی جان عزیز اور گرانمایہ صحت بلا امتیاز انجام و آغاز ایسے مشتہرون کے سپرد کرے جو نہ بید ہیں نہ ڈاکٹر نہ طبیب دانشور صرف دوا فروش اور انمین بہی گندم نما جو فروش تو کیونکر کامیاب ہون مینے چالیس سال علم طب کے تعلیم و تعلم میں صرف کئے اور متواتر تجربات کے بعد اکثر امراض مہلکہ خصوصاً امراض کے بارہ میں دستگاہ کامل حاصل ہوئی صدہا مایوسین نے میرے پاس آکر دوبارہ زندگی پائی اور ہزاروں کے اولاد ہوئی فرزند نرینہ کی صورت نظر آئی۔ کتاب اسناد۔ نقول کامل فہرست ایک ٹکٹ بہیجکر منگوائیے اطمینان کیجئے آزمائیے۔ (۱) **کم مقدور والے صرف خرچہ ادویہ مندرجہ (۲) تونگر عہدہ دار اسکے دو چندان** رقم سے معالجہ کرائین مراد دلی پائین مزید بران انکے لئے رعایت صاف ہے کہ نذرانہ حق الخدمت مابعد بہی معاف ہے (۳) **شرطیہ پیشگی آمد ایکماہ** علاوہ صرف ادویہ دے رسید دستخطی لکہالے بشرط برآمد امید اندر میعاد معینہ بندہ کا حق الخدمت نذرانہ ہو ورنہ واپس لو (۴) **شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر** اقرارنامہ دو چند تنخواہ یا آمد دو ماہ دیدے بشرط پیدایش فرزند نرینہ بمیعاد معینہ ادا کردے ورنہ خرچ دوا بہی بذریعہ رسید واپس لے (۵) **زر تصفیہ شدہ** فیمابین معتبر اشخاص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدے بشرط کامیابی بندہ ورنہ واپس لیا جاوے (۶) **اگر بصورتہائے مندرجہ بالا** ہزارہا اسناد صحت و وصول اقرارنامجات اولاد مولود بمدت معہود بذریعہ نالش عدالت بہی اطمینان نہ ہو تو یہ احقر البریہ مچلکہ شرطیہ بفضلہ لکھ سکتا ہے بشرط کامیابی و تولد فرزند آمدنی چہار چند واجب الوصول ورنہ جرمانہ حرجانہ حسب قرارداد قبول۔ والیان ریاست و امرایان حسب منشاء خود شرائط مندرجہ بالا سے مستثنیٰ ہیں کامل تشخیص کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے طریق استعمال دوا و غذا پرہیز ڈبیہ کے لیبل سے واضح ہوگا۔ غرض فضل خداداد کی منادی چارونطرف کرادی اقرارنامہ مابعد سے جہوٹے اشتہارون کی بنیاد ڈہادی اطمینان کرلو تجربہ دیکھ لو آخر پچھتاؤ گے ہاتہہ ملتے رہجاؤ گے صحت پانے مراد برانے پر دنیا کسکو گران ہے فرزند نرینہ لاکہون سے ارزان ہے

امراض مندرجہ ذیل کے سوا بہی شرطیہ معالجہ ہو سکتا ہے نادار مفلوک سے خاص سلوک ہوگا

نام ان صاحبونکے جنسے روپیہ بذریعہ عدالت وصول ہوا

بابو ہرسا سنگہ اوورسیر محکمہ میونسپل کمیٹی امرتسر
بابو رادہا کشن ملازم نہر امین امرتسر
پربھ دیال عرف کوڈو سکنہ ویرووال ضلع امرتسر
حافظ محمد قاسم ڈپٹی انسپکٹر تہانہ رامباغ امرتسر
مولراج لیسنسدار شراب دیسی مغلدروازہ امرتسر
گوپالداس کہتری دکان ہنڈی بازار گورو امرتسر
ماہی درگر بازار کہلونیان امرتسر کٹرہ دولو
گلاب خان ملازم سفری ڈاکخانہ راولپنڈی
امام الدین سکنہ بٹالہ ضلع گورداسپور
سندہی راجپوت سکنہ امرتسر دروازہ چوہڑیان
محمد عبدالحق سب اوورسیر ضلع بدایون محلہ شیخ پٹی
باوا جیمل سنگہ ولد اننت رام سکنہ بٹالہ
ٹہاکر داس سکنہ لیہ محرر پولیس سرحد بلوچستان
حال واصل باقی نویس کلاچی
کھڑک سنگہ ولد نہال سنگہ سکنہ تلونڈی بختہ ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ
الہ داد خان نمبردار محلانوالہ ضلع امرتسر
خان محمد ملک سکنہ چہاپہ ضلع امرتسر

دمہ کے صحت یافتہ

امیر بخش ذیلدار آوہ تحصیل شکرگڈہ
عمر بخش شیخ از ساہدہا نوالی تحصیل بٹالہ
بہالی گلگو سکنہ مجہوڑہ ضلع منٹگمری

تپ دق کی صحت یافتہ

فتحدین چیف نمبردار میلو سیلو ضلع گورداسپور
حافظ غلام رسول کٹرہ ست سنگہ امرتسر
غلام محمد کلرک ڈاکخانہ صدر امرتسر
بہگوانداس عطار نمک منڈی امرتسر
نانک چند داروغہ غریب خانہ امرتسر
کالی شاہ مقام چھالیہ ضلع گورداسپور

نام ان صاحبونکے جنکے فرزند نرینہ پیدا ہوئے

رتن سنگہ جٹ سکنہ مکہی تحصیل قصور ضلع لاہور
سعد اللہ خان راجپوت سکنہ ویرووال ضلع امرتسر
شام چند فارسٹر محکمہ جنگلات بہمبر ریاست جموں
دیوان چند ساہوکار کوٹ فتوحی ضلع ہوشیارپور
سردار جہنڈا سنگہ صوبیدار پنشنخوار ضلع گورداسپور
گوردت سنگہ ملازم سرکار جموں و پوچہہ
رلدو رام عرضی نویس ترنتارن ضلع امرتسر
ہرکشنداس عرضی نویس ترنتارن ضلع امرتسر
شیخ امام الدین سکنہ چودہریوالہ ضلع گورداسپور
واسدیو سنگہ رسائیدار ضلع راولپنڈی
مستحسن ونگ کلرک رجمنٹ نمبر ۲۰ میانمیر
منسا رام سیٹہہ کٹرہ اہلووالیان امرتسر
موتیرام کلرک لوکو آفس لاہور
جگت سنگہ فوٹوگرافر
سراجدین تحصیلدار سکنہ باغبانپورہ
راجروپ پسر جمعدار رام کشن سکنہ نکیریان
کہڑک سنگہ اہلووالہ دروازہ بانسانوالہ سیالکوٹ
سینوا رام ٹہیکہ دار سود سکنہ نوشہرہ پنوان
طالعمند ملازم محکمہ نہر دواب ڈویژن دوم
شمس الدین خان ذیلدار کوٹلہ افغانان
مرزا بیگ خان نمبردار ہنڈتالہ بالا
جوایا آتشباز ساکن شکرگڈہ خاص
ساون شاہ ساہوکار شکرگڈہ خاص
شیخ امام الدین چودہری والہ ضلع گورداسپور
شیخ شرف الدین چودہریوالہ
شاہدین سید چودہریوالہ
شیخ فتحدین ساکن چودہریوالہ
شیخ الہ دتا ساکن چودہریوالہ
ہیرا منڈالہ گوجران پرگنہ شکرگڈہ
گنگا دیوی پرگنہ شکرگڈہ خاص
وزیر ولد چند چیف نمبردار ببرال پرگنہ شکرگڈہ

نام مرض	پیشگی	نام مرض	پیشگی	نام مرض	پیشگی	نام مرض	پیشگی	نام مرض	پیشگی	نام مرض	
جسکے اولاد نہ ہو	عہ	تپ دق	عہ	جریان	عا	لقوہ	عا	لپہہ	صہ	نزلہ و زکام	عا
جسکی اولاد چہوٹی مرجاوے	صہ	ضعف	صہ	غلط کاری	صہ	بہگندر	عا	آتشک	صہ	تسہیل ولادت	عا
جسکا حمل ۳-۶-۸ ماہ گرجاوے	صہ	ضعف جگر	عا	گٹھیہ	عا	ناسور آنکہہ	عا	آتشک کلبدن	عہ	ہیضہ مجرب المجرب	عا
جسکے لڑکیان ہون لڑکا نہ ہو	صہ	قولنج دوری	صہ	سفیدی آنکہہ	عہ	بواسیر خونی و بادی	صہ	نل اترنا	صہ	خنازیر	صہ
کمزوری	عہ	سوزاک	صہ	ضعف بصر	عا	ادھرنگ	عہ	طول عرض و عمق کو زاید	صہ	ضعف ہضم	عہ
مرگی والا	صہ	سرعت	عا	سبل	عا	ضیق النفس	عہ	خضاب سالانہ	عا	سرسام	عا

شیخ نظام الدین حکیم یونانی امرتسر چوک ڈیوڑھی کرمون

مفصل سندات دیکھنے ہوں تو ایک آنہ کا ٹکٹ بہیجکر ملاحظہ فرماویں

عرق ماء اللحم انوری دواخانہ

مولد خون صالح مصفی خون درجہ اول طراحت | افزاء عم ربا مصدق کیمیکل اگزامینر ممالک

کیا آپکی یہ حالت ہے؟

اگر ان میں سے کوئی بات پائی جاتی ہے تو جلد مجھ کو بتلایئے۔ گرد اب مرض سے نکالنے کا ذریعہ بتلاؤں جس سے ہزاروں نا امید از صحت صحت یاب ہوتے ہیں وہ ہمارا بشرت تقوی اعصاب ہو۔ کیا خدا ایسے نالائق والدین سے مواخذہ نہ کریگا؟ جو شہوانی لذات میں مبتلا ہو کر اپنی آئندہ نسلوں کو کمزور۔ ناتواں بیکار بناتے ہیں۔ اور ان کی حفاظت کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو کثرت مشکرات وغیرہ) خراب کرتے ہیں۔ وہ نادان نہیں جانتے۔ کہ مادہ حیات جسم سے نکلا۔ نہ تو عقل درست رہتی ہے۔ نہ یاد کام آتی ہے شعدہ ہضم درست کرتا ہے جسم دبلا اور منہ پھیکا پڑ جاتا ہے ہر وقت کرنے لگ جاتا ہے چلنے میں ٹانگیں بدلگام اور منہ سے کچھ کا کچھ نکل جاتا ہے۔ اور چہرے کی رونق کو سوں دور بھاگتی ہے۔ دل کو کوئی چیز پسند نہیں آتی۔ آنکھوں کا نور دور ہو جاتا ہے۔ غرض تمام جسم کا ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ آخر یہ دنیا کے کسی کام کے لائق نہیں رہتے۔ آخر خاک چھانتے پھانتے سخت بے لطفی میں پڑ جاتے ہیں۔ اسی کشمکش میں سے خدا ہی ملائے وصال صنم۔ نا دھر کے رہے نا ادھر کے رہے۔ دنیا میں روتے پیٹتے بھار کے ٹٹو بنکر دن گزارتے ہیں۔ اور آخر وقت سے پہلے عدم کی راہ لیتے ہیں

اگر آپ ان بلاؤں سے

نکلنا چاہتے ہیں تو ہمارا بشرت مقوی اعصاب منگوا کر استعمال کیجئے۔ اور تمام خوش کن مرادیں نئے سرے سے پیدا کریگا۔ بوقت سرعت کو دور کرنے جوانمرد بنا دیگا۔ قیمت فی شیشی ۔ ۔ ۔ (للہ)

حب دافع مادہ آتشک

جب جسم میں مادہ سوزاک داخل ہوتا ہے تو اس میں صحت کا دور دورا قائم نہیں رہتا۔ ان گولیوں کے استعمال سے بلا میزہ دستے دوست زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ آئندہ کبھی مرض نہیں پیدا ہوتا۔ یہ شرطیہ دوا الشک کی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (للہ)

حب قبض کشا

ایک گولی رات کو کھانے سے پاخانہ کھل کر باقاعدہ آجاتا ہے۔ طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے۔ دردسر۔ درد کمر۔ پیٹ کا بھاری ہونا دور ہو کر اشتہا صادق پیدا ہوتی ہے درم جگر۔ بواسیر۔ جو دائمی قبض کا نتیجہ ہے ہونے نہیں پاتا۔ قیمت درجن (عہ)

سرمہ ممیرا کرامانی

مقوی بصر۔ حافظہ بینائی عمدہ ہے اسکی مداومت سے امراض چشم پیدا نہیں ہوتے۔ نزول الماء۔ رمد۔ دھند غبار۔ پانی جانا رک جاتا ہے موتیا نہیں اترتا۔ قیمت ایک تولہ معہ سلائی سنگ لیشب ۔ ۔ (عہ)

حب مقوی اعصاء عجلیہ

طالبعلموں کی جان اور کمزوروں کا امان اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہی تو پہلے اسے خرید و۔ اسکے استعمال سے دماغ کو طاقت۔ اعضا مقلوجہ کو حرکت اور پٹھوں میں زور پیدا ہوتا ہے کمزوری جسم کی وجہ درد سر۔ درد کمر۔ پراگندگی خیالات فاسد۔ ہولدل۔ وحشت۔ ضعف معدہ۔ اور کمی اشتہا دور ہو کر قوت پیدا ہوتی ہے جو شاید دبار۔ جوانی کی غلط کاریوں نے جب بحت کمی ہے سب قسمیں دور ہو کر ۔ ۔ (عہ) ازمائیں۔ ۱۲ درجن (عہ)

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی جو یا بادی ریحی ہو یا سادی ان گولیوں کے استعمال سے یکلخت و شرطاً دور ہو جاتی ہے۔ خون بند اور مسے خشک ہو جاتے ہیں۔ ۱۲ گولی ۔ ۔ (عہ)

سرخرو

بعد از غسل دوا کے دو قطرے لے شے پہر بار دق۔ چھریاں دور کلیم ساہو جاتا ہے سرشتی ۔ ۔ (عہ)

سیلان الرحم

یہ عارضہ جن مستورات کو ہوتا ہے ان کا چہرہ زرد۔ صحت خراب اور دائم المریض رہتی ہے۔ اول تو اولاد ہوتی ہی نہیں۔ اگر ہو بھی جیتی نہیں۔ اگر زندہ رہے۔ تو دائم المریض رہتے ہیں۔ موجب صورت۔ خارش وغیرہ امراض میں مبتلا رہے۔ آئے دن بیمار رہے۔ اس دوا کے کھانے سے اور متعاقبی علاج سے تمام رطوبت منفصلہ خشک ہو کر نسوں کا درد بے قاعدگی رحم دور ہو جاتی ہے۔ قیمت دوائی داشتنی دو روپے ۔ ۔ (عہ)

حب دافع ہیضہ و مقوی دماغ

دلربا مشہور کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا بیوقت ۔ ۔ (عہ)

ستون مستحکم دندان

یہ خوشبودار منجن دافعہ بدبو بلغم دانتوں کو خوبصورت کرتا ہے۔ میل۔ سیاہی دور کر کے دانت موتی کی طرح چمکدار بنا دیتا ہے۔ کیڑا لگنا۔ گوشت خورہ۔ خون جاری ہونا دور ہو کر آئندہ کبھی نہیں ہوتا۔ قیمت فی ڈبیہ ۔ ۔ (عہ)

مدر ایام معمولہ

اگر مقررہ ایام تو اس سے عورات کی صحت معرض خطر میں ہوتی ہے۔ اس سے ایام معمولہ باقاعدہ آتے ہیں۔ ۲ ہفتہ کی خوراک دو روپے (عہ)

سفوف روگرد و رنگ منانہ

کنکری کی وجہ سے درد گردہ ہوتا ہے اور منانہ میں ریگ جمع ہو جانے سے پتھری ہونیکا ڈر ہوتا ہے۔ اسلئے اس مرض کا علاج جلد کرنا چاہئے۔ اس سفوف کے استعمال سے ریگ نکل کر آئندہ درد نہیں ہوتا خوراک ایک ماشہ چار تولے (عہ)

آشوب چشم

سے اگر آپ بچنا یہ دوائی حاصل کریں۔ آنکھ میں ڈالنے سے سرخی۔ درد چبک۔ جلن فی الفور جاتی رہتی ہے۔ خالی دو تین دفعہ ڈالنے سے آشوب۔ پانی جانا رک جاتا ہے ایک تولہ بیس تیس مریضوں کے لئے کافی ہے۔ ہر ایک صاحب اولاد کے گھر میں اس دوا کا موجود ہونا ضروری ہے۔ فیتولہ (عہ)

حب قائم مقام افیون

ان کے استعمال سے افیم یا چنڈو کی بری عادت بلا کسی تکلیف کے چھوٹ جاتی ہے۔ رنگ درد سرد ہو جاتا ہے۔ فی تولہ ۔ ۔ (عہ)

خارش خشک و تر

صرف تین روز کی مالش سے کیسی ہی خارش خشک و تر ہو دور ہو کر آرام ہو جاتا ہے۔ ۲ تولہ ۔ ۔ (عہ)

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اس کے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے درد بدبو زائل اور ناصور۔ بدھ۔ پھوڑ گدر۔ تالو کا سوراخ۔ کارنکل زخم خنازیر کے گھاؤ وغیرہ جلد دور کرنا چاہو تو اسے آزماؤ۔ قیمت دو تولہ ۔ ۔ (عہ)

نعمت دنیا

اگر کسی شکل شاں وغیرہ دور کرتا ہے۔ قیمت (عہ)

تریاق السعال

کھانسی اخراج بلغم۔ درد سینہ۔ خارش حلق۔ نزلہ چھاتی پر گرنا بند ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ ۔ ۔ (عہ)

حب دافع جریان احتلام

جریان سے دور کر۔ درد سر طبیعت کا خراب رہنا۔ کسی کام کو دل نہ لگنا۔ شکنی۔ کمی قوے اور ضعف اعضاء نسیان۔ فکر و غم وغیرہ کو دور کرتا اور جریان کا قلع قمع ہو جاتا ہے دو ہفتہ کے لئے ۔ ۔ (عہ)

حب دافع دیابیطس

بار بار پیشاب کا آنا ان گولیوں سے اور شکر کا آنا بند کیا جاتا ہے ضعف و لاغری دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ کاربنکل کے حملہ سے بچنا چاہیں وہ اسے استعمال کریں۔ فی تولہ ۔ ۔ (عہ)

طلائے نادر

خلاف احکام فطرت افعال کا نتیجہ نہ صرف اعضاء کو بیکار کر دیتا ہے بلکہ ان غلط کاریوں سے زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ مقامی نقص۔ نہ صرف اس کو تباہ کرتا ہے بلکہ آلات ہضم۔ آلات برق۔ آلات خون کے بگڑنے سے تمام زندگی کے اعضاء خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ ایسی غلطی کر چکے ہیں جس سے اس شعر کے مصداق ہوں ؎ زندگی لاچار صائب در گلو افتادہ است بد شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن ۔ یہ ان عوارض کو دور کر دیتا ہے جو اپنی بانکھوں خرید کئے گئے ہوں۔ مردہ خلایا کو تازہ کرتا ہے۔ رجولیت پر سے بدنما دبیز اٹھا دیتا ہے یہ دعوی علمی اصول پر مبنی ہے۔ تولہ (للہ)

چورن ناضم طعام و مقوی معدہ

اگر اشتہا صادق ہے اور معدہ درست تو آپ خوش قسمت ہیں۔ معدہ قلعہ جسم کا دروازہ ہے۔ اگر وہ تمہارے قابو میں ہے تو مجال نہیں۔ کہ دشمن (مرض) تمہارے جسم میں داخل ہو سکے۔ اسی معدہ سے دل۔ دماغ۔ جگر و اعصاب وغیرہ غذا پاتے ہیں۔ اگر یہ بگڑ جائے یا بیقاعدہ کام کرے تو تمام حواس ظاہری و باطنی رفتہ رفتہ بگڑ جاتے ہیں اس کم مقدار دوا کھانے سے جو کھانا ہضم ہوتا ہے۔ اور جن کو بھوک نہیں لگتی۔ ان کو اچھی بھوک لگاتا ہے۔ عجیب خوش مزہ دوا ہے۔ ایک تولہ کا ایک روپیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (عہ)

بچاروں کا شرطیہ علاج

ہندوستان میں سب سے زیادہ ہلاک کرنے والا نوع انسان کو بخار ہے ملیریں بخار اور موسمی تپ اس دوا کے چار رتی بھکھانے سے اتر جاتا ہے۔ قبض رفع ہو جاتی ہے تپش دور اور درد سر وغیرہ کافور ہو جاتا ہے قیمت دو تولہ ایک روپیہ۔ (عہ)

کرم شکم کی دوائی

جب کیچوے۔ کدو دانے پیٹ میں بڑھ کر بے چین کریں۔ تو یہ دوا پیٹ سے ان کا اخراج کرتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ ۔ ۔ ۔ (عہ)

زود کن

ڈاڑھی مونچھ کے کر بال اسکے لگانے سے لمبے اور بہت گھنے پیدا ہوتے ہیں قیمت ۲ تولہ ۔ ۔ (عہ)

ببر الساعۃ

دانت کا درد نہ ہو۔ ایک شیشی چار سو مریضوں کو کافی۔ ایک تولہ ۔ ۔ ۔ (عہ)

کلانی فوطہ

ان کے لگانے سے جبکہ بہت بڑھ جائیں۔ بہت سے عوارض مرد کو بیکار بنانیوالی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ دوا حالت اصلی پر لے آتی ہے۔ دو تولہ دو روپے (عہ)

رجع المفاصل

گنٹھیا جب ہاتھ پاؤں جکڑ جاویں۔ ہڈیاں۔ پسلیاں درد کریں۔ جوڑ۔ شانے وغیرہ درد کریں اور جوڑوں میں درم ہو۔ تو ان گولیوں کے کھانے سے یہ سب قسمیں دور ہو جاتی ہیں قیمت دو روپے (عہ)

زہرہ الحکماء حاجم ڈاکٹر غلام نبی موچی دروازہ لاہور

جنتری ۱۹۰۶ء مفت تذر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خواص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ (پنجاب)

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟ — تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھندھ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے۔ اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ڈی۔ ایم سانگلی صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرتسر۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ مریضہ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال۔ سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانہ نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا۔ کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں۔ صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند غبار اور کمزوری نظر ہو۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے ممیرے کا سرمہ۔ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ اپنے زیر علاج ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا۔ میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور۔

پانچہزار روپے کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپا۔

حیدرآباد محمڈن ریلیجس ٹرکٹ سوسائٹی

یا

انجمن اظہار الحق

یہ انجمن اسلامی مضامین کو مختصر مگر مدلل طور پر بیان کرنے اور تمام معاندین اسلام کے شبہات کو دور کرنے کے لئے قایم کی گئی ہے۔ اس انجمن نے ٹرکٹ سیریز کے طور پر اسلامی مضامین کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جن میں مقدس اسلام کے فضائل اور خوبیاں مخالفین کے اعتراضات کے تحقیقی اور الزامی جواب نہایت تہذیب اور شائستگی سے تحریر کئے جاتے ہیں

چونکہ یہ کام جمہور اہل اسلام کے فائدہ پر مشتمل ہے۔ لہذا قانون فطرت کے موافق بغیر مدد جمہور اس کا قایم رہنا بھی محال معلوم ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی یہ انجمن چندے اور ایسی مدد کے خواہان نہیں ہے کہ جس سے بیجا بدگمانیاں پیدا ہوں۔ بلکہ اسنے اپنی راے کے موافق اس کار خیر کی تائید کے لئے ایک ایسا کتب خانہ کھولدیا ہے۔ جس میں ہر قسم کی کتابیں یعنے دینی علمی۔ تاریخی و قانونی وغیرہ۔ مطبوعہ مصر۔ بیروت۔ استنبول و ہندوستان وغیرہ نہایت ارزاں اور تھوڑی کمشن پر فروخت ہوتی ہیں۔ اور جو منافع کمشن وغیرہ سے ہوتا ہے۔ اس سے ایک معقول رقم ہو جانے کے بعد اسلامی مضامین کے سلسلہ میں ایک مفید مضمون اضافہ کر دیا جاتا ہے

کتب خانہ قابل توجہ اہل اسلام

صرف جلد کی قیمت ✤ داستان ترکتازان ہند ✤ موقع کو غنیمت جانو

تاریخی کتابیں تو آپنے بہت سی مطالع کی ہونگی۔ مگر جس کتاب کا ہم ذکر کرتے ہیں۔ اسکی خوبیاں احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہیں۔ یہ تاریخ ہندوستان کے شہنشاہان اسلام کے متعلق ہے۔ مسلمانوں کے ابتدائی ورود سے ابو ظفر بہادر شاہ کے زمانہ تک جس کے بعد ہندوستان کی زمین بے تخت و تاج ہو گئی۔ ہر ایک خاندان اور شہنشاہ کے مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہیں۔ اسکے مولف عالیجناب معلے القاب نواب دولت یار جنگ بہادر مرحوم و مغفور سابق کمشنر دار الضرب دولت آصفیہ ابد قرار تھے۔ جن کو فن تاریخ میں اعلے درجہ کی دستگاہ حاصل تھی۔ آپ ایک معزز ایرانی خاندان کے ممبر تھے۔ آپنے یہ کتاب پانچ جلدوں میں موجودہ فارسی زبان میں لکھی ہے۔ زبان کی شستگی تاریخ کی خوبی طبع کی صفائی کاغذ کی چکنائی جلد کی عمدگی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ پانچوں جلدیں علیحدہ علیحدہ مجلد ہیں۔ جلدوں پر مغربی طرز کا سنہری کام ہے۔ ہر ایک جلد کتب خانوں کی زینت ہے۔ یہ کتاب جو نواب صاحب کی زندگی میں پادشاہی کتب خانوں کے لایق خیال کی جاتی تھی۔ افسوس ہے کہ ان کے بعد عدم واقفیت کی وجہ سے پبلک اس کی کچھ قدر نہ کر سکی۔ اب جنابہ بیگم صاحبہ نے اس کتاب کو انجمن اظہار الحق کے سپرد کر دیا ہے۔ اور فرمایا کہ جو لاگت جلد کے تیار کرانے میں صرف ہوئی ہے۔ وہی قیمت مقرر کر کے پبلک کی نظر میں پیش کرو۔ تاکہ نواب صاحب کی یادگار قایم رہے ✤

جلد اول میں وصال خلیفہ دویم سے خاندان لودھی تک مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہیں تعداد صفحات (۵۸۵) مجلد طلائی قیمت ہے، جو صرف جلد کی قیمت ہے ✤

جلد ثانی میں عہد بابر سے عہد شاہجہان پور جہانگیر تک کل حالات تفصیلی طور سے ضبط کئے گئے ہیں۔ تعداد صفحات (۶۲۶) قیمت ہے، جو صرف جلد کی قیمت ہے ✤

جلد ثالث میں عہد اورنگ زیب سے عہد رفیع الدرجات تک کل حالات احاطہ تحریر میں لائے گئے ہیں تعداد صفحات (۴۹۰) قیمت ہے، جو صرف جلد کی قیمت ہے۔

جلد رابع میں جلوس محمد شاہ سے ابو ظفر بہادر شاہ تک کل کوائف تحریر کئے گئے ہیں۔ تعداد صفحات (۵۰۴) قیمت ہے، جو صرف جلد کی قیمت ہے ✤

جلد خامس۔ ان چاروں جلدوں کا فرہنگ ہے کیونکہ موجودہ فارسی زبان کے محاورات اور لغات سے اکثر ہندوستانی فارسی دان واقف نہیں ہیں۔ لہذا فرہنگ لکھا گیا ہے۔ تاکہ مطلب سمجھنے میں دقت نہ ہو ✤

دیوان غزلیات فدائی

یہ بھی نواب صاحب موصوف ہی کا دیوان ہے آپ اعلے درجہ کے فارسی زبان کے شاعر تھے اور فدائی تخلص کرتے تھے۔ اس کی تعداد صفحات (۴۱۰) ہیں اور جلد کی لاگت للعہ روپیہ ہیں۔ مگر بحکم جناب بیگم صاحبہ قیمت معہ جلد ہے، رکھی گئی ہے ✤

فرہنگ آصفیہ

(مصنفہ جناب سید احمد دہلوی) جلد اول و دویم و سویم

یہ نئی جامع۔ ضخیم۔ مبسوط۔ مکمل اور مطول اردو لغات یا خلاصہ ارمغان دہلی جس میں ہندوستانی مروجہ خاص و عام زبان کے تقریباً کل الفاظ۔ یعنی عربی۔ فارسی ترکی۔ ہندی سنسکرت بلکہ لغات انگریزی مخلوط بہ اردو۔ عدالتی و بیگماتی محاورات اہل پیشہ و اہل حرفہ کی ضروری اصطلاحات۔ داخل روزمرہ ضرب الامثال خاص خاص اشارے۔ کنائے۔ تاریخی واقعات۔ مناسب حال مادے۔ تذکیر و تانیث کے فیصلے طبعیات و فلسفہ کے حسب موقع مسئلے۔ علم زبان یعنی فلولجی کے نکتے۔ اردو صرف و نحو کے نامعلوم قاعدے۔ ملک کی متداولہ رسمیں قدیم و جدید تحقیقات کے اختلافات مع نظایر نظم و نثر و کثرت معانی اور وجہ تسمیہ وغیرہ قلمبند چون ہزار مندرج و مندمج ہیں۔ جو بحکم قدردان علم و ہنر۔ فیض رسان فیض گستر۔ جناب معلے القاب۔ حضور پر نور۔ اعلے حضرت۔ والا شوکت۔ رستم دوران۔ افلاطون زماں۔ سلطان ابن السلطان آصف جاہ۔ مظفر الملک۔ نظام الدولہ۔ حضرت بندگان عالی متعالی نواب والا خطاب میر محبوب علی خان بہادر۔ فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آصف جاہ سادس خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم فرمان فرمائے مملکت حیدرآباد دکن لکھی گئی قیمت عہ

جنگ ٹرنسوال } مصنفہ فاضل عالیجناب شمس العلما مولٰنا سید علی صاحب بلگرامی بی اے۔ ایل ایل۔ بی اف جی ایس وغیرہ وغیرہ معتمد تعمیرات عامہ و ریلوے و معدنیات و صفائی وغیرہ ممالک محروسہ سرکار نظام و تمدن عرب جسمیں جنوبی افریقہ کے گذشتہ ساٹھ برس تک کے مفصل حالات بیان کر کے جنگ کے اسباب اور وجوہات پر نہایت دلچسپ بحث کی گئی ہے ✤ قیمت معہ نقشہ عہ

تمدن عرب۔ کی قیمت شمس العلماء نے ۱۲ سے ۱۰ کر دیئے ہیں جو شائقین کے لئے باعث مسرت ہے

شمائل الرسول } یہ کتاب وسائل الوصول کا ترجمہ ہے۔ جسکو علامہ عصر و فہامہ دہر فاضل یوسف بن اسمٰعیل رئیس محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات فخر موجودات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ میں محدثانہ تحقیق و تدقیق سے عربی زبان میں لکھا ہے۔ قیمت صرف عہ

عروج الاسلام } یہ تاریخ کامل ابن اثیر کی پہلی جلد کا نہایت عمدہ اور بامحاورہ ترجمہ ہے اور مطبع آگرہ میں نہایت صفائی سے طبع ہوئی ہے۔ قیمت عہ

سیر ظلمات } اس سے زیادہ پر مذاق اور بہتر ناول آج تک انگریزی سے ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ پلاٹ کی خوبی زبان کی شستگی میں آپ ہی اپنا نظیر ہے۔ واقعات بھی ایسے مہذب قلمبند کئے گئے ہیں کہ اردو جاننے والے مرد و عورت دونوں اسکو پڑھ کر خیالات کی پاکیزگی اور روحانی مسرت حاصل کر سکتے ہیں۔ واقعی ایسے ناولوں کی ملک کو اشد ضرورت تھی۔ جسکو مولوی ظفر علی خان صاحب۔ بی۔ اے صدر مترجم ہوم سکرٹری نے رائیڈر ہگرڈ کی مصنفہ ناول سے ترجمہ کر کے پورا کیا۔ قیمت عہ

میرا پہلا جرم } یہ ایک نہایت ہی دلچسپ مفید اور مشہور کتاب مائی فرسٹ کرایم کا ترجمہ ہے۔ اسمیں فرانس کے طرز تمدن اور پولیس و عدالتی کارروائیوں کا سچا فوٹو ہے۔ قیمت عہ

جعفر و عباسہ } ہارون الرشید کے زمانے کا ایک پُر درد واقعہ۔ حسن و عشق کی جیتی جاگتی تصویریں قابل دید ہیں۔ قیمت عہ

تنبیہ المخالفین } یہ اُس ناپاک کتاب کا جواب ہے جو ایک شقی ازلی پادری نے آنحضرت کی مقدس شان میں اپنی شقاوت قلبی سے ناشائستہ الفاظ میں لکھ کر اہل اسلام میں مفت تقسیم کی تھی۔ تحقیقی جواب کے لحاظ سے جتنے جوابات ابتک شائع ہوئے ہیں۔ اُسکو سب پر فوقیت ہے۔ مصنفہ جناب مولانا سید فیض حسین۔ قیمت عہ

رسالہ عید اضحیٰ } اس رسالہ میں حضرات ابراہیمؑ کی سوانح عمری نماز عیدین اور قربانی کے کل مسائل نہایت ہی وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں اور ماسوا اسکے حضرت ذبیح اللہ کی قربانی اور مسیح مصلوب کے کفارے کا مقابلہ کر کے دکھایا گیا ہے کہ انسان کے ایک چھوٹے بچے نے خدا کے نوجوان بیٹے کے کفارے کی وقعت کو کیسے خاک میں ملا دیا ہے۔ اور یسوع ناصری کے شرمناک تجرد کی بھی قلعی کھولی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

کلمۂ فضل رحمانی (بجواب) اوہام غلام قادیانی } اس کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہبی خوفناک خیالات کی معقولیت اور مستند واقعات سے تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

الحق الصریح (فی اثبات) حیات المسیح } یہ وہ مناظرہ ہے جو حامی سنت سید المرسلین فاضل عدیم النظیر مولانا محمد بشیر سہسوانی دام برکاتہم اور مرزا غلام احمد قادیانی مسیح کاذب کے مابین حیات و وفات مسیح کے باب میں بمقام دہلی واقع ہوا۔ اور مسیح کاذب بوقت شب دہلی سے بھاگ گئے قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر محصولڈاک

اردو قانونی ڈکشنری } جسمیں کل لغات۔ اصطلاحات۔ تعریفات قانونی۔ والفاظ محمڈن لا۔ ہندو لا مع معانی متعلقہ قانون و مضامین و دفعات ایکٹ ہا و تشریحات۔ و نکات تحقیقات قانونی۔ بحوالہ سرکلرات فیصلجات ڈائجسٹ ویکلی رپورٹ انڈین لا نافذ الوقت درج ہیں۔ گویا کل قانون دیوانی فوجداری و مال کا مشرحہ مجموعہ ہے۔ مصنفہ عالیجناب مولوی فاضل حضرت محمد جلیل الرحمٰن۔ قیمت للعہ کاغذ ڈمئی

نظام التحقیق } اس رسالہ میں عالیجناب مولانا مولوی سید محمد نادر الدین صاحب پروفیسر دار العلوم حیدرآباد نے فلسفہ کے ادق اور مشکل مسائل یعنے مسئلہ وجود مسئلہ جعل مسئلہ تشکیک وغیرہ کو جو بڑے بڑے فلاسفروں کے دماغ کو چکر میں لانے والے ہیں اُردو زبان میں اس خوبی اور وضاحت سے حل کر دیا ہے کہ بلا اُستاد کی مدد کے ہر لیاقت کا آدمی صرف مطالعہ سے سمجھ سکتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

تزئین العبارۃ لتحسین الاشارۃ } جس میں علامہ محقق و فہامہ مدقق سلطان العلماء ملا علی قاریؒ نے مسئلہ اشارہ بالمسبحہ کی جو حالت قعدہ میں سنت ہے۔ نہایت عمدہ تحقیقات کی ہے۔ یہ رسالہ ملا علی قاری کے تبرکات میں سے بزبان عربی ہے۔ قیمت ۴ر

المرأۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ } اس کتاب میں موافق اکتشافات جدیدہ علم جغرافیہ طبعیہ و وصفیہ کو بزبان عربی نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ مصنفہ ڈاکٹر کرنیلیوس فانڈیک مجلد مطبوعہ بیروت قیمت صہ

الخلاصۃ الصافیہ فی اصول الجغرافیہ } یہ کتاب۔ بزبان عربی اصول جغرافیہ میں موافق معلومات جدیدہ لکھی گئی ہے ملک شام کے مدارس میں باجازت مجلس معارف درس میں داخل ہے۔ مجلد مطبوعہ بیروت قیمت ۳ر

النفحۃ الاجملیہ فی الصلات الفعلیہ } چونکہ ہمارے ملک کے اکثر علماء عربی تحریر میں صلہ کی غلطیاں کر جاتے ہیں۔ اس کمزوری کو مٹانے کے لئے مولانا شیخ محمد طبیب مکی نے بزبان عربی فن اصول صلات افعال کو علیحدہ طور پر مدون کر دیا ہے۔ عربی دان طلباء و علماء کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت ۵ر

رفیق العثمانی } یہ ترکی زبان کا مکمل قاموس ہے۔ بارہ ہزار الفاظ کے معنی عربی میں بیان کئے گئے ہیں مطبوعہ بیروت مصنفہ امین خوری مجلد قیمت ۳ر

تذکرہ شیخ محی الدین ابن عربی۔ اس میں انجناب کے مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہیں قیمت عہ

انوار احمدیہ ہدیہ مجددیہ۔ یہ کتاب حضرات نقشبندیہ کے قابل دید ہے۔ قیمت عہ

کتاب بوذ آسف و بلوہر۔ مترجمہ مولوی سید عبد الغنی صاحب عظیم آبادی بہاری قیمت عہ

سائنس اور اسلام۔ انگریزی خوان طلباء اور کالج کے گریجویٹ اشخاص کو اسکی ضرورت ہے قیمت عہ

تاریخ یمینی } یہ تاریخ حضرت یمین الدولہ سلطان محمود غزنوی کی ہے۔ عربی۔ قیمت عہ

توجیہ التنزیہ۔ مصنفہ مولوی محمد صفدر حسین صاحب۔ اسمیں استوی علی العرش کا بیان ہے قیمت عہ

رباعیات عمر خیام۔ مطبع سرکاری علاقہ صرف خاص میں طبع ہوئی ہے۔ قیمت عہ

عربی کی پہلی کتاب۔ اس میں خصایص مبنیات کا بیان ہے قیمت ۴ر } ان ہر دو کتب سے چھ ماہ میں

عربی کی دوسری کتاب۔ اس میں معربات کا بیان ہے قیمت ۸ر } عربی آسکتی ہے۔

علم و عمل و فن جراحی حیوانات۔ قیمت للعہ } یہ دونوں کتابیں خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب

علم و عمل و فن طب حیوانات۔ قیمت للعہ } آسسٹنٹ سرجن نے ترجمہ کی ہیں

الف لیلہ و لیلہ چار جلدوں میں مکمل مطبوعہ مصر ..... قیمت للعہ

قرآن شریف انگریزی۔ مترجمہ ڈاکٹر سیل صاحب ..... قیمت عہ

سلسلہ آصفیہ جلد اول۔ دکن میں جے۔ بی ٹیورنر ایک فرانسیسی تاجر کی سیاحت ۱۶۴۵ء میں قیمت عہ

" جلد دوم۔ دکن موسیو تھیونو ایک فرانسیسی کی سیاحت ۱۶۵۵ء میں قیمت ۱۳ر

" جلد سوم۔ تاریخ دکن " " " ۸ر

" جلد چہارم " " " " للعہ

" نظام اکبری + اس میں دربار اکبر اور اُسکے عہد کے مفصل حالات ہیں قیمت عہ

نوٹ۔ یہ کل سلسلہ سرکار آصفیہ نے باہتمام عالیجناب شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی دام اقبالہ تالیف و ترجمہ کرایا ہے۔ نہایت مفید کتابیں ہیں۔ اور قیمت بھی ارزان ہے۔

تمام فرمایشیں بنام مولوی غلام محمد صاحب سکرٹری انجمن اظہار الحق واقع ترپ بازار حیدرآباد دکن آنی چاہئیں